رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۲۷

العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث)

زیر سرپرستی: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ العالی

ٹیلیفون نمبر

سہ روزہ

ترجمان اسلام

لاہور

قیمت ۲ آنے

اسلامی لائبریری ... نور

جلد ۲ ○ ۲۰-۲۴ شعبان المکرم ۱۳۷۸ھ مطابق یکم و ۵ مارچ ۱۹۵۹ء ○ نمبر ۴۱/۴۲

دونوں ملکوں کے لئے لمحہ فکریہ

آج مشرق ومغرب کے بڑے بڑے مدبرین ومفکرین جس زور شور سے اخلاقی اور روحانی اقدار کا پرچار کر رہے ہیں۔ وہ ان کے اندرونی خوف ودہشت کا آئینہ دار ہے۔ جو سائنس کی برق رفتار ترقی کے ساتھ موجودہ تمدن کی مادہ پرستی اور مادی حظ پسندی نے پیدا کر دیا ہے۔ گذشتہ مہینہ دلی میں آل انڈیا سائنس کانگرس کا عظیم الشان اجلاس ہوا۔ جس کا افتتاح پنڈت نہرو نے کیا تھا۔ اس کے بعد بنگلور میں انڈین انسٹی ٹیوٹ آف سائنس کا جشن زریں بڑے تزک واحتشام سے منایا گیا۔ اور اس کا افتتاح صدر جمہوریہ کے ہاتھوں ہوا۔ اس کے علاوہ متعدد تعلیمی کانفرنسیں ہوئیں۔ متعدد یونیورسٹیوں کے کانووکیشن ہوئے۔ اور ان میں صدارتی خطبے پڑھے گئے۔ ہر جگہ اور ہر مقام پر صرف ایک ہی چیز ہے۔ جس پر زیادہ سے زیادہ زور دیا گیا ہے۔ اور وہ ہیں اخلاقی اور روحانی اقدار۔

عجیب بات یہ ہے کہ اب روحانیت کی اہمیت کا چرچا ان لوگوں کی زبان سے بھی ہونے لگا ہے۔ جو نہ خدا کو مانتے ہیں۔ اور نہ مذہب کے قائل ہیں۔ حالانکہ واقعہ یہ ہے۔ کہ اخلاق تو شاید مذہب کے بغیر بھی پائے جا سکتے ہیں۔ لیکن روحانیت کا تو خدا اور مذہب کے بغیر کوئی کسی قسم کا کوئی تصور ہی نہیں ہو سکتا۔ بہرحال مادی عقلیت کے ساتھ روحانیت کا نام لینا اور اس کی اہمیت پر زور دینا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ خدا اور مذہب کے انکار کی وضع قدیم پر بظاہر کیسے ہی قائم ہوں لیکن اندرونی طور پر وہ زندگی میں ایک خلا محسوس کرنے لگے ہیں۔ یہ خلا وہی ہے۔ جہاں سے انسان کو روحانیت کا سراغ ملتا ہے۔ اور آخر کار اس کو خدا کا قائل ہونا پڑتا ہے۔ کہ درحقیقت سکون وطمانیت کے حصول کا واحد ذریعہ اسی کے ساتھ وابستگی ہے۔ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب۔ اس بنا پر امید ہے کہ آج یہ لوگ روحانیت کا نام لے رہے ہیں۔ تو کل خدا اور مذہب کے بھی قائل ہو جائیں گے۔

مذہبی تعلیم کی اہمیت اور ضرورت کو لوگ تو اب کبھی مان رہے ہیں۔ لیکن کلکتہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر اور ملک کے مشہور ماہر تعلیم ڈاکٹر ایس۔ ان بینرجی نے ۲ رفروری کو جمشید پور کی ایک تعلیمی کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے جو کچھ کہا ہے۔ اس پر گورنمنٹ کو خاص طور پر توجہ کرنی چاہئے۔ موصوف نے فرمایا۔ "کوئی تعلیم اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتی۔ یا بالفاظ صحیح وہ تعلیم ہی نہیں کہلا سکتی۔ جب تک کہ اس تعلیم کے ساتھ مذہبی تربیت بھی نہ ہو۔ جو تعلیم مذہب کی تعلیم کے بغیر ہو اس کی مثال اس عمارت کی سی ہے جو ریت پر کھڑی ہو۔" موصوف نے آگے چل کر صاف صاف کہا۔ کہ "اگر تعلیم کا مقصد انسان بنانا ہے۔ تو اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ اسکولوں۔ کالجوں اور یونیورسٹیوں میں مذہبی تعلیم کو لازمی قرار دیا جائے۔"

ڈاکٹر بینرجی کے اس حقیقت افروز بیان کی روشنی میں غور کیجئے۔ کہ آج ہمارے ملک کی تعمیر وترقی کے لئے منصوبے یکے بعد دیگرے بن رہے ہیں۔ اور اربوں روپیہ لوگوں کے خون پسینہ کی کمائی کا ان پر خرچ ہو رہا ہے۔ لیکن جن کے لئے یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ مذہبی تعلیم سے محرومی کے باعث اگر وہ "انسان" ہی نہیں ہوئے۔ تو پھر اول تو ان منصوبوں کا خاطر خواہ طور پر کامیاب ہونا مشکل ہے۔ اور اگر کامیاب ہو بھی گئے۔ تو ان سے ایک صرف حیوانی زندگی کی پرورش کا سامان ہوگا۔ انسانیت کو ان سے کیا فائدہ پہنچے گا؟ اور کیا یہ سب کچھ ہندوستان کی دیرینہ روایات کے مطابق ہوگا۔ آہ! انسان کی غفلت وخود فراموشی۔ کہ وہ اپنا گھر بنانے کی فکر میں شب وروز غلطاں وپیچاں ہے مگر خود اپنے آپ کو بنانے کا اسے ذرا خیال نہیں۔

مرد کامل

سیدی عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

وہ مرد کامل نہیں ہے۔ جو گدھے کی طرح کھانا اور سونا ہی جانتا ہے

درویش اللہ تعالے کا بھید اور روح سے بھی پاکیزہ ولطیف ہوتا ہے۔

درویش بس وجود حق تعالے کی تجلی کا پرتو ہوا کرتا ہے۔ اس کا مقام تو عرش سے بھی برتر اور یہ کرسی سے بھی زیادہ فراخ۔ درویش کا مقام بہت بلند ہے فہم انسانی میں یہ کب سما سکتا ہے۔

درویش ہر وقت ذات خداوندی کے ذکر وفکر میں مست رہتا ہے۔

درویش اس جہان کے بحر وبر سے فارغ ہوتا ہے۔ درویش کی نظر میں ہوا نہ ہوا برابر ہے۔ دل ہر وقت بارگاہ خداوندی میں حاضر اور آنسوؤں سے پلکیں ہمیشہ تر۔ درویش ہمیشہ دن رات عبادت میں رہتا ہے۔

وہ درویش نہیں جو گدھے کی طرح کھاتا اور سوتا ہی رہے اور آخرت کا فکر نہ ہو۔

کاشر جیولرز - لاہور

ہمارے ہاں نئے ڈیزائن کے زیورات ہر وقت تیار ملتے ہیں

نیز

آرڈر دینے پر حسب منشاء زیورات تیار کئے جاتے ہیں۔

پروپرائیٹر منظور الحسن ظہور الدین بٹ صراف سوہا بازار لاہور

(غازی خدا بخش پرنٹر پبلشر نے پنجاب پریس لاہور میں چھپوا کر دفتر سہ روزہ ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ سے شائع کیا)

تقدیر

(از مولانا غلام [illegible])

(قسط [illegible])

پہلا سیدھا سادہ جواب جو ہر مسلمان کے شایانِ شان ہے یہ ہے کہ اگر کمہار کو اس کا اختیار ہے۔ کہ جس برتن کو چاہے شاہی محل کے لئے تیار کرے۔ اور جسے چاہے توڑ دے جسے چاہے اس کو اچھی جگہ رکھے۔ اور جسے چاہے اس کو ذلیل جگہ استعمال کرے۔ حالانکہ کمہار کی مٹی اپنی بنائی ہوئی نہیں ہے نہ پانی اس کا مخلوق ہے نہ ہاتھ پاؤں کی طاقت اس کی اپنی ہے یہ سب اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ چیزیں ہیں پھر بھی جب اس کو اپنی بنائی ہوئی چیزوں کے بارہ میں مکمل اختیار حاصل ہے۔ اور اس پر کسی قسم کا اعتراض نہیں ہو سکتا۔ تو اللہ تبارک تعالیٰ جس نے ہر چیز کو نیست سے ہست کیا عدم کو وجود بخشا۔ اس کو کیوں اپنی مصنوعات مخلوقات میں ہر طرح کا اختیار حاصل نہ ہو۔ وہ مالک و خالق ہے۔ جو چاہے اور جیسے چاہے اپنی بنائی ہوئی مخلوق میں تصرف کرے کون ہے جو اس سے پوچھے لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ (کہ اللہ تعالیٰ سے اس کے کاموں کے بارہ میں نہیں پوچھا جا سکتا اور لوگوں سے پوچھا جا سکتا ہے اور پوچھا جائے گا) وہ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ ہے جو چاہے کرے۔

دوسرا جواب دوسرا جواب یہ ہے کہ بے شک تمام افعال کا خالق اللہ تعالیٰ ہے ہمارے ہاتھوں سے جو کام ہوتے ہیں دراصل ان کا پیدا کرنے والا بھی وہی ہے۔ ہم کو قدرت اور طاقت بھی اسی نے دی ہے۔ مگر پھر بھی رعشہ کے مریض کے ہاتھ ہلنے اور تندرست آدمی کے ہاتھ ہلانے میں کچھ فرق تو ہے رعشہ کی حرکت میں مریض کے ارادے اور نیت کو کوئی دخل نہیں ہے لیکن تندرست آدمی جب ہاتھ ہلاتا ہے اگرچہ اس حرکت کو خدا پیدا کرتا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ تب پیدا کرتا ہے۔ جب پہلے یہ اس کا ارادہ کرتے ہیں بندہ اپنے ارادے کی بنا پر سزا و جزا کا مستحق ہے۔

یہاں یہ سوال کیا جا سکتا ہے کہ بندے کا ارادہ بھی تو اسی نے پیدا کیا۔ مگر یہ مغالطہ ہے اس لئے کہ ایک ارادہ کلی ہے۔ ایک ارادہ جزئی کلی ارادہ تو یہ ہوا۔ کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے جیسے اور بہت سی صفات عنایت فرما دی ہیں۔ قوتِ ارادہ بھی دے دی۔ جب چاہے کسی چیز کا ارادہ کرے چاہے بری کا جیسے تلوار ہاتھ میں دے دی ہے مگر مجبور نہیں کیا کہ بے گناہ قتل کرو۔ جب یہ اس تلوار کو بے جا استعمال کرے گا۔ مستوجب سزا ہو گا۔ اسی طرح جب بندہ خدا داد ارادے کو غلط جگہ استعمال کرے تو پھر یہ اپنے فعل کا ذمہ دار گردانا جاتا ہے۔ اس صفت ارادہ کو جب یہ بعض کاموں سے متعلق کرتا ہے۔ تو یہ جزئی ارادہ ہوا۔ یہ جزئی ارادہ اس کا اپنا ہے۔ جب یہ ایسا کرتا ہے۔ قدرت فوراً اس کے ارادے کے مطابق اس فعل کو پیدا کر دیتی ہے۔ دوسرے الفاظ میں یوں سمجھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے بندہ کو اختیار بخشا ہے۔ یعنی پسند کرنے کی قوت۔ خیر و شر اس کو بتا دیا۔ پھر اختیار دیا۔ کہ جس کو چاہو اختیار کرو۔ فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا۔ جب اس کی قوت دو کاموں میں سے ایک کی طرف ذرا سی جھکتی ہے بس یہی اس کے کاسب کہلانے اور ذمہ دار ٹھہرنے کی بنیاد ہے۔ قرآن پاک کی آیت سے بھی یہی مفہوم ہوتا ہے۔ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ کہ جدھر پھرے ہم اسی طرف اس کو پھیر دیتے دو کاموں میں سے ایک کام کو کرنے کا میلان اللہ تعالیٰ نے اس کے اختیار میں دے دیا۔ اختیار کا معنیٰ ہی قوتِ پسند ہے۔ یہی تحقیق حضرت علامہ امام ابن ہمام شارح ہدایہ نے اپنی کتاب مسامرہ میں لکھی ہے۔ اور آثار فعل بندے کا تجویز کیا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے اس کو اس لئے عطا فرمایا ہے۔ کہ اس پر سزا و جزا کا ترتب ہو سکے۔ یہاں پھر بھی کوئی کوڑ مغز پوچھ سکتا ہے۔ کہ اس کا چاہنا بھی اللہ تعالیٰ کے چاہنے کے بغیر ناممکن ہے۔ وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ (یعنی تم چاہ بھی نہیں سکتے مگر جب اللہ چاہے) اس کا جواب تیسرے جواب کے ضمن میں آ رہا ہے۔

تیسرا جواب تیسرا جواب وہ ہے جو خود حضرت شارع علیہ السلام کی زبان مبارک سے صادر ہوا۔ جب تقدیر کا مسئلہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے سامنے بیان ہوا۔ انہوں نے عرض کی۔ فَفِيمَا الْعَمَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ (اے اللہ کے رسول تو پھر عمل کرنے سے کیا فائدہ ہے۔ یعنی جب جنت میں جانا ہے۔ وہ جا کر رہے گا۔ اور جسے دوزخ میں جانا ہے وہ جا کر رہے گا۔) سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والتحیات نے اس عقدہ لاینحل کو دو جملوں میں حل فرما دیا آپ نے ارشاد فرمایا۔ اِعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ (عمل کئے جاؤ اس لئے کہ ہر کسی کو انہی کاموں کی توفیق ہوگی جن کے لئے پیدا کیا گیا ہے) اس جواب کا ایک اجمالی مطلب تو یوں ہو سکتا ہے۔ جب سائل نے کہا کہ جب ایک شخص جنت یا دوزخ کے لئے پیدا فرما دیا گیا ہے۔ تو اس کو ادھر ہی جانا ہے۔ پھر ہم عمل کیوں کریں۔ یعنی جنت جانا ہے تو نمازیں کیوں پڑھیں روزے کیوں رکھیں۔ جب جنت مقدر ہی ہے ضرور مل جائے گی۔ اور اگر دوزخ میں جانا ہی ہے تو اس سے بچنے کی تدابیر کیوں کریں۔ نفسانی خواہشوں اور لذتوں کو کیوں ترک کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جواب کا خلاصہ یوں ہوا۔ کہ تم کون نمازیں پڑھنے والے اور روزے رکھنے والے۔ اور تم کون گناہوں سے بچنے والے۔ تم کو یہ کام کرنے پڑیں گے جس کے لئے بنایا گیا ہے وہی کام تمہارے لئے آسان ہوتے چلے جائیں گے۔ وہی کرتے چلے جاؤ گے۔ نہ کرنا چاہو گے پھر بھی نہ بچ سکو گے۔ تو یہ سوال ہی لایعنی ہوا۔ کہ پھر ہم عمل نہیں کرتے۔ گویا آپ نے فرما دیا۔ نہیں کرتے تو نہ کرو۔ مگر تمہاری یہ حیثیت نہیں ہے اگر تمہارے مقدر میں جنت ہے۔ تو جنت کے کام کرائے جائیں گے۔ اور دوزخ ہے۔ تو وہ کام کرائے جائیں گے۔ تم کسی طرح گریز نہیں سکتے۔ پھر یہ سوال ہی فضول ہے کام کرنا ہو گا کرتے چلے جاؤ۔ انہی کاموں کے کرنے کے سامان پیدا ہوں گے۔ جو مقدر ہیں۔ یہی کام عاقبت کے آثار و علامات ہیں۔ جو اچھے کاموں میں مشغول ہیں یہ علامت ہے کہ اس کے مقدر میں جنت ہے جو برے کام کرتے ہیں یہ برے مقدر کی نشانی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ کے جواب کو دوسرے رنگ میں یوں بھی بیان کیا جا سکتا ہے۔ کہ ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا اس کو اچھا اور برا راستہ بتایا۔ پھر اس کو اختیار دیا کہ ان میں سے جس راہ پر چاہے چلے وہ جنت کو جاتا ہے یہ دوزخ کو۔ اس کو عقل دی۔ قوت فیصلہ دی۔ اور اختیار دیا۔ اس نے نفسانی لذت کی خاطر جان بوجھ کر ایک غلط کام کر ڈالا اب اس کو لذت کا چسکہ لگ گیا۔ اور عادی مائل ہو گیا۔ یہاں تک کہ اب اس کو ان برے کاموں کو چھوڑنا خاصا مشکل ہو گیا۔ سوسائٹی اور ماحول کی وجہ سے برائی میں اور ترقی ہوئی۔ اور اب وہ اس دلدل سے نکل ہی نہیں سکتا۔ گناہ اب اس کی فطرت ثانیہ بن چکی ہے۔ نیکی کی طرف جانا اس کو موت معلوم ہوتی ہے۔

ایک دوسرا شخص ہے۔ یہی عقل۔ قوت فیصلہ اور اختیارات خدا نے اس کو بھی عنایت کیا ہے۔ اس نے بھوکے پڑوسی کو دیکھ کر رحم کھایا۔ اس کو روٹی دینی چاہی مگر نفس پہ شاق گزرا کہ اپنی ضرورت سے کم ہو جاتی ہے مگر نفس پہ پاؤں ڈال کر اس نے پڑوسی کی امداد کر دی۔ اب دوسری بار ایسا موقع آیا۔ تو اب پڑوسی کی امداد کرنا پہلے سے ذرا آسان تھا۔ ایک جگہ حرام مال تھا۔ ہر چند نفس نے زور دیا کہ قبضہ کر لو عمر بھر فارغ البال ہو جاؤ گے۔ مگر اس نے سوچا اور بڑی مشکل سے نفس کی خواہش کو رد کر کے حرام سے اجتناب کیا۔ اس کے بعد ایسے اور مواقع بھی پیش آتے گئے۔ مگر اب اس کو ایسا کرنے میں کوئی دشواری محسوس نہیں ہوتی بلکہ حلال کمانے میں لذت محسوس ہوتی ہے برائی سے بچنا اور نیکی کرنا اس کی فطرت بن چکی ہے اکثر اوقات آدمی پر اس کے اچھے یا برے ماحول سوسائٹی یا ماں باپ کا اثر پڑتا رہتا ہے اس کی نظروں میں اسی سوسائٹی کے کام اچھے ہیں اور اسی قسم کے کام وہ کر سکتا ہے۔

ایک تیسرا شخص ہے گناہوں میں تھڑا ہوا ہے اچانک ایک مجلس وعظ میں حاضر ہوا۔ اس کا اثر ہوا۔ حرام کاری کا وقت آیا۔ فوراً تیار ہو گیا۔ مگر وعظ کا اثر بھی باقی تھا کشمکش و پیچ میں پڑ گیا۔ آخر کار قوت فیصلہ نے گناہ سے روک دیا۔ اس دفعہ کا رکنا اس کے لئے موت سے کم نہ تھا۔ انتہائی صدمہ محسوس کیا۔ مگر فیصلہ یہی کیا۔ کہ مروں یا جیوں اب نہیں کرنا۔ اس کے بعد دوسرا موقعہ گناہ کا پیش آیا۔ اب بھی نفس سے مقابلہ ہوا۔ لیکن پہلے کی نسبت آسانی سے بچ نکلا۔ اس کے بعد دن بدن اس کو گناہ سے بچنے میں آسانی محسوس ہوتی گئی حتیٰ کہ پھر ترک گناہ میں لذت اور گناہ میں پہاڑ جیسے بوجھ محسوس ہونے لگا۔ سوسائٹی اچھی تھی۔ ماحول اچھا تھا۔ تبلیغی جماعت بھی مل گئی تھی۔ اب دن بدن ادھر ہی کھنچتا چلا گیا حتیٰ کہ قابل تقلید نیک انسان بن گیا۔ ان تینوں قسموں پر نظر رکھ کر اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جواب پر غور کریں۔ کہ میاں جو مقدر ہے اس کے سامان پیدا ہوتے چلے جائیں گے ویسے کام کرنے پڑیں گے۔ اب کے کام کرنے یا نہ کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے اس سے پہلے سوال کا جواب بھی سمجھ میں آ گیا کہ اللہ تعالیٰ نہ چاہے تو تم چاہ بھی نہیں سکتے۔

(مقدم خورشید ہزاروی)

سہ روزہ ترجمان اسلام !
یکم ـ ۵ ـ مارچ ۱۹۵۹ء

انگریزوں کی پرانی عادت روباہی

عالمگیر جنگ سے بچنے کی تدابیر

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اللہ کے خلق میں تبدیلی نہیں ہوسکتی۔ جو عادت پیدائشی طور سے طبیعت میں ودیعت فرمادی وہ آخر تک رہتی ہے۔ حدیث شریف سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ پہاڑ کے ٹلنے کی خبر پر یقین کیا جاسکتا ہے۔ مگر عادت بدلنے پر نہیں۔ انگریز ہندوستان میں تاجرانہ طور پر آئے۔ مگر یہاں روباہی سے حقوق حاصل کرتے کرتے ایک طاقت بن گئے۔ دنیا کی تاریخ میں شاید یہ پہلی مثال ہو کہ ایک تجارتی کمپنی لاکھوں میل طویل و عریض ملک پر حکومت کر رہی ہو۔ ۱۸۵۷ء کے بعد ملکہ انگلستان کی حکومت کا اعلان ہوا۔ اتنی بڑی حکومت کس طرح ہتھیائی گئی۔ یہ دھوکہ فریب غداری بے ایمانی ـ پالیسی ـ ڈپلومیسی ـ منافقت اور شرارت کی طویل داستان ہے۔ اس ملک کے باشندوں کو خوب لڑایا گیا۔ ہندوؤں کو مسلمانوں سے پھر ہندوؤں کو ہندوؤں سے اور مسلمانوں کو مسلمانوں سے سازشیں کی گئیں۔ شاہان و برادران اسلام کو قتل کرایا گیا۔ بغاوتیں کرائی گئیں۔ دکن کا غدار صادق اور بنگال کا غدار جعفر کو ابھی تک دنیا نہیں بھولی۔ مرزا اسکندر بھی اسی مؤخر الذکر غدار کے خاندان سے تھا۔ جھوٹے وعدہ کئے گئے۔ سبز باغ دکھائے گئے۔ نوابوں کو شرابی بنایا گیا۔ رنڈیوں کا چسکہ لگایا گیا۔ غرضیکہ بے ایمانی کے تمام ہتھیاروں سے کام لے کر درہ خیبر سے سنگاپور تک کو گورہ شاہی نظام میں جکڑا گیا۔ پھر اس کے بل بوتہ پر دنیا بھر کی جمعداری حاصل کی گئی۔

انقلاب زمانہ

اس دنیا پر کسی کو بقا، نہیں کسی کو تھوڑی مہلت ملی۔ کسی بے ایمان کی رسی ذرا دراز ہوگئی۔ یہاں بالآخر تغیر و تبدل ہوتا ہے۔ اس عالم کی فطرت ہی یہ ہے انگریز کے مظالم عذاب الٰہی کی شکل میں اس کے سامنے آئے۔ آج نہ برطانوی شہنشاہیت ہے نہ متحدہ ہندوستان کی حکومت۔ نہ تجارتی شاہراہ نہر سویز کا قبضہ نہ دول عالم کی جمعداری۔ بیچارے انگریز انقلاب روزگار کے شکار ہیں۔ اگر اس کے مصنوعات کے لئے منڈی نہ ملے۔ بھوکے مر جائیں۔ دماغ ہی وہی شاہی ہے مگر پوچھتا کوئی نہیں۔ امریکہ کے سہارے جیتے ہیں۔ لیکن امریکہ کی دوستی بھی مہنگی پڑ رہی ہے۔ روسی بلاک کی دشمنی مول لینی پڑتی ہے۔ مگر واہ رے برطانیہ ڈپلومیسی یا روباہ بازی میں کمال ہے یہی اس کا اوڑھنا بچھونا اور یہی اس کی غذا ہے۔ اسی کے بل بوتے جینا اور دنیا میں رہنا ہے۔

انگریز دو کشتیوں میں سوار ہے

کتنا مشکل کام ہے۔ جو برطانیہ سرانجام دے رہا ہے۔ وہ دو کشتیوں میں سوار ہے۔ اور پھر بھی نہیں ڈوبتا۔

انگریز اور امریکن ہم قوم ہیں۔ گزشتہ دو عظیم لڑائیوں میں بھی یہ یکجا رہے ہیں۔ بلکہ سچ پوچھیں۔ تو لڑائی میں کامیابی کی وجہ ہی امریکہ کی طاقت تھی۔ اس کے تعلقات بھی پرانے ہیں۔ لین دین کا معاملہ بھی ہے۔ اور اب تک برطانیہ روسی بلاک کی مخالفت ہی کے نام سے امریکہ سے کھاتا رہا۔ اور امریکہ بھی اسی وجہ سے اس کو اہمیت دیتا اور پرورش کرتا رہا۔ پاکستان کے اندر مراعات کے سبز باغات دکھانا۔ اور ہمارے مفادات کا امریکہ پر رہن ہونے کا خیال بھی برطانیہ ہی کا ممنون احسان ہے۔

اب انگریزی حلقہ جات اقتدار میں امریکہ کا طوطی بول رہا ہے۔ اور برطانیہ دیگر ممالک کی طرح امریکہ بلاک کا ایک معمولی سا رکن ہے۔ بلکہ سچ پوچھیں تو اس کی اہمیت پاکستان سے بھی کم ہے کچھ بھی ہو۔ اس کے لئے راہ نجات امریکہ سے انسلاک ہی ہے۔ لیکن اٹیمی زمانہ میں اس کو یہ بھی خطرہ ہے کہ جنگ کی حالت میں پہلا ایٹم بم انگلستان پر ہی گرنا ہے۔ جس سے یہ جزیرہ نقشہ سے مٹ جائیگا یہ خیال اب اس کے لئے سوہان روح ہے۔ اس لئے اب وہ اپنی اص[illegible] کے عین مطابق جوڑ توڑ میں [illegible] دماغ لڑانے اور دلوں کو ٹٹولنے میں مشغول ہے۔ دو کشتیوں میں سوار کی طرح ہے۔ کہ اگر وہ کشتیاں دور ہوں تو اس کے چر جانے کا خطرہ ہے

امریکہ پٹھان یا شتر کینہ

امریکہ کی روس سے مخالفت ہے۔ تو علی الاعلان اور خم ٹھوک کر۔ سارے اشتراکی بلاک سے امریکہ کو لازمی ہے۔ جیسے پٹھان کسی بات پر اڑ جائے۔ یا جیسے کوئی شتر کینہ آدمی کینہ پروری سے کبھی باز نہ آئے۔ امریکہ کی ضد یا پختہ کاری کی حد ہوگئی۔ چین کی اشتراکی حکومت کو آج تک تسلیم نہیں کیا۔ فارموسا کو چین کہنا قبول کر لیا۔ لیکن چین کو چین کہنے پر آمادہ نہیں۔ جنوبی کوریا میں ڈٹ گیا۔ تو اپنے ساتھ ترکوں کی جانیں بھی ضائع کرادیں۔ مگر پرواہ نہیں۔ یہودیوں کی امداد کرنے سے تمام عرب ممالک بگڑ بیٹھے۔ مگر امریکہ یہود پروری پر قائم ہے روس سے مقابلہ ہے تو کوئی شت شت نہیں۔ ڈنکے کی چوٹ۔ سلامتی کونسل میں مخالفت۔ جنرل کونسل میں مخالفت۔ معاہدات میں مسابقت۔ اقتصادیات میں مقابلہ۔ ناکہ بندیوں اور گروہ سازیوں میں مقابلہ۔

انگریز کی روباہی

انگریز نے ایک بار تو انگڑائی لی اور عظمت کے حصول کے لئے ایک تدبیر چلی۔ امریکہ کو نظر انداز کر کے یہود نامسعود اور فرانس سے خفیہ گٹھ جوڑ کر کے اس شیطانی تثلیث نے مصر اور سویز پر حملہ بول دیا۔ یہودیوں کو مزید سبز باغ دکھائے ہوں گے۔ فرانس کا بھی بھلا اسی میں تھا۔ کہ مصر کی طاقت ختم ہوجائے۔ تو پھر شمالی افریقہ کے حریت پسندوں کی سرکوبی آسان ہوجائے۔ انگریز نے سوچا کہ مصر پر قبضہ ہو اور سویز پر پھر اقتدار قائم ہوجائے۔ تو عدن کے قبضے کے دوام عرب ممالک کے ناک میں نکیل اور ہندوستان و پاکستان۔ لنکا اور برما وغیرہ تمام مشرقی ممالک کی جمعداری کا انتظام ہو کر برطانوی بالادستی کا راستہ صاف ہوجائیگا مگر اللہ تعالیٰ کی شان تھی کہ ان تینوں کو اس مہم میں خائب و خاسر ہونا پڑا۔ مغضوب علیہ یہودی اپنے ساتھ سبھو دیا۔ فیروز خانوں کا بیڑا بھی لے ڈوبے۔

اب انگریزوں کے سامنے دو باتیں ہیں ایک یہ کہ اس کے مصنوعات کے لئے منڈیاں میسر ہوں۔ تاکہ وہ کما کھا کر زندہ رہ سکیں دوسرے وہ آئندہ ایٹمی جنگ سے کسی طرح بچ نکلیں۔ تاکہ جزیرہ برطانیہ نیست و نابود ہونے سے بچ جائے۔ اس نے امریکہ کے بالکل برعکس چین کی اشتراکی حکومت کو تسلیم کر لیا۔ چین سے تجارتی معاہدہ بھی کر لیا۔ اب آئندہ چین کے اندر برطانوی مصنوعات کی نمائش کا پروگرام زیر غور ہے۔ ہندوستان سے بھی برطانیہ کے تعلقات بہ نسبت امریکہ کے زیادہ ہیں۔ اب مصر سے بھی معاہدہ ہوا۔ برطانیہ کی ہرجائی اب یہاں تک آ پہنچی کہ اس کا وزیر اعظم میک میلن ماسکو (روس) جا کر خروشیف سے دوستی کی پینگیں بڑھا رہا ہے۔ آپ کا اعلان ہے کہ میں روسیوں کے دل ٹٹولنے جا رہا ہوں۔ آپ نے وہاں یہ خیال بھی ظاہر کیا ہے کہ برطانیہ نو آبادیاتی نظام کو چھوڑے جا رہا ہے۔ (انگور کھٹے ہیں) بہرحال گفتگو کا انداز یہ ہے کہ وہ روس و امریکہ ممالک کو جنگ سے بچانے اور امن عالم کی تدابیر سوچنے کے مبارک مشن پر تشریف لے گئے ہیں۔ ہمارا خیال ہے کہ آنے والا عذاب الٰہی (جنگ عظیم) ٹلے یا نہ ٹلے برطانیہ اپنی غیر جانبداری کے لئے راہ ہموار کر ہی لیگا۔ تاکہ دو عظیم طاقتیں ٹکرا کر جب تباہ ہوجائیں تو جمعداری کا تاج پھر برطانیہ کے سر پر ہو۔

اور اگر معتبری کا تاج نہ بھی ملے۔ جان بچی۔ لاکھوں پائے۔ اگر مادی دنیا کی مادہ پرستی کے ہولناک تصادم میں جزیرہ برطانیہ فنا کے گھاٹ اترنے سے ہی بچ جائے۔ پھر بھی سستا سودا ہے۔

ہم یہاں تک لکھنے پائے تھے۔ کہ ۲۴ فروری کو ہمارے اندازے کے عین مطابق لنڈن اور ماسکو دونوں جگہ سے یہ اطلاع آگئی۔ کہ برطانیہ اور روس دونوں عدم جارحیت (یعنی جنگ نہ کرنے کا معاہدہ کرنے کو تیار ہیں۔ دوسری طرف روسی وزیر اعظم نے مغربی طاقتوں کو دھمکی دی ہے۔ کہ اگر برلن میں ہوائی بری یا بحری کسی طرح بھی دخل دیا تو اس کا معنی جنگ ہوگی گویا ان نازک گھڑیوں میں برطانیہ اپنی تاریخی روباہ بازی سے اپنے وطن کو بچانے اور لڑائی میں غیر جانبدار رہنے میں کامیاب ہوگیا۔ اور بہت ممکن ہے کہ اس کی یہ دوڑ دھوپ

[illegible]

صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانہ کے ایمان افروز حالات

(قسط نمبر ۳)

(از حضرت مولانا حبیب الرحمان صاحب مرحوم مہتمم دار العلوم دیوبند)

آپ کے مبارک نام کے ساتھ مجھ سے صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ مگر اس نے بھی صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ زبان سے ادا کئے۔ بعد میں مجھ سے کہا کہ دل صاف ہونا چاہئے پھر کسی جگہ بیٹھنے میں کیا حرج ہے قاصد کہتے ہیں کہ اس کی زبان سے صلی اللہ علیہ وسلم سنا تو مجھے اس کے مسلمان بن جانے کی طمع ہوئی۔ میں نے کہا جبلہ تم مسلمان کیوں نہیں ہو جاتے۔ کہا کیا ان حرکتوں کے بعد بھی مسلمان ہو سکتا ہوں۔ میں نے کہا ایک فزاری شخص نے اس سے بھی بڑھ کر جرم کیا تھا مسلمانوں پر تلوار چلائی تھی۔ پھر وہ مسلمان ہو گیا۔ میں اس کو مدینہ میں مسلمان چھوڑ کر آیا ہوں جبلہ نے کہا اتنی بات پر تو مسلمان نہیں ہوتا۔ اگر حضرت عمرؓ اپنی بیٹی کا نکاح مجھ سے کر دیں۔ اور اپنے بعد مجھے ولی عہد خلافت بنا دیں۔ تو بیشک مسلمان ہو جاؤں گا۔

راوی کہتے ہیں میں نے نکاح کی ذمہ داری تو کر لی۔ مگر ولی عہدی کی ذمہ داری نہ کی۔ اس کے بعد جبلہ نے ایک خادم کو اشارہ کیا۔ فوراً ہی چاندی کی رکابیوں میں کھانا آنا شروع ہوا۔ اور ایک سونے کے خوان میں میرے سامنے بھی رکابیاں رکھی گئیں۔ میں نے ہاتھ کھینچ لیا۔ اس نے سبب پوچھا۔ میں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے چاندی کے برتنوں میں کھانے سے منع فرمایا ہے۔ اس نے میرے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ ادا کئے۔ اور پھر یہی کہا کہ دل پاک ہونا چاہئے۔ کسی برتن کے اندر کھانے میں کیا ڈر ہے کھانے سے فارغ ہو کر پھر خادم کو اشارہ کیا تو زرنگار سونے کی مرصع بجڑاؤ کرسیاں دس اس کے داہنی جانب اور دس بائیں جانب بچھا دی گئیں۔ اور پھر بیس خوش گلو گانے والیاں زیور سے لدی ہوئی قیمتی لباسوں میں ناز و انداز سے آکر داہنے بائیں بیٹھ گئیں۔ اور پھر ایک باندی آئی جس کے سر پر ایک خوبصورت چھوٹی سی چڑیا بیٹھی تھی۔ اور دونوں ہاتھوں میں دو پیالیاں تھیں ایک میں مشک اور عنبر باریک پسا ہوا دوسری میں گلاب کا عرق۔ خادمہ نے ایک سیٹی دی۔ جس کو سنکر وہ چڑیا اڑی اور گلاب کے عرق میں غوطہ لگا کر دوسری پیالی میں لت پت ہو گئی۔ اور جبلہ کے تاج پر جو صلیب تھی۔ اس کے اوپر جا کر بیٹھی اور اپنے پروں کو اس خوبصورتی سے ہلایا۔ کہ مشک و عنبر کے چھینٹے جبلہ کے چہرے اور داڑھی پر گرے۔ جبلہ نہایت سرور سے ہنستا اور ان باندیوں کو گانے کا اشارہ کیا۔ داہنی طرف کی جماعت نے اس خوبی سے گایا۔ کہ جبلہ پر سرور کی کیفیت طاری ہو گئی پھر دوسری جماعت کو اشارہ کیا۔ ان کے گانے سے اس پر گریہ طاری ہوا۔ یہ حالت تھی یہ جاہ و جلال تھا۔ یہ احترام و اکرام تھا۔ قیصر کو جو بات نصیب نہ تھی۔ وہ جبلہ کو تھی۔ جبلہ خود بھی بادشاہ تھا اور قیصر کو ایسے با اعزاز شخص کا نصرانی بن جانا ہیبت یا عزت کا باعث تھا۔ اس نے اپنی ذات سے بھی اس کو مقدم سمجھا تھا۔ مگر جبلہ اسلام کی ایک جھلک دیکھ چکا تھا۔ مسلمانوں کے معاملات ان کے اخلاق اور برتاؤ کا خود تجربہ کیا تھا۔ رہ رہ کر اپنی حرکت پر پشیمان ہوتا تھا۔ اور اسلام کو چھوڑ کر عیسائیت میں داخل ہونے سے سخت بیزار تھا۔ سفیر اسلام کو سب کچھ اپنا ترک و احتشام دکھلانے کے بعد نہایت حسرت و اندوہ کے ساتھ اشعار ذیل اس کی زبان پر جاری ہوئے۔

تَنَصَّرَتِ الْأَشْرَافُ مِنْ خَوْفِ لَطْمَةٍ
وَمَا كَانَ فِيهَا لَوْ صَبَرْتُ لَهَا ضَرَرْ

خاندانی شریف تھپڑ کے خوف سے نصرانی بن گئے اگر میں اس پر صبر کرتا تو کچھ نقصان نہ تھا۔

تَكَنَّفَنِي فِيهَا اللَّجَاجُ وَنَخْوَةٌ
وَبِعْتُ بِهَا الْعَيْنَ الصَّحِيحَةَ بِالْعَوَرْ

نخوت اور ہٹ نے مجھ کو گھیر لیا۔ اور میں نے تندرست آنکھ کو عیب ناک کے بدلے فروخت کیا۔

فَيَا لَيْتَ أُمِّي لَمْ تَلِدْنِي وَلَيْتَنِي
رَجَعْتُ إِلَى الْأَمْرِ الَّذِي قَالَ لِي عُمَرْ

اے کاش میری ماں مجھ کو نہ جنتی اور کاش میں حضرت عمرؓ کو مان لیتا۔

وَيَا لَيْتَنِي أَرْعَى الْمَخَاضَ بِقَفْرَةٍ
وَكُنْتُ أَسِيرًا فِي رَبِيعَةَ أَوْ مُضَرْ

اور کاش میں کسی جنگل میں اونٹ چراتا اور ربیعہ اور مضر میں غلام بنا ہوتا

وَيَا لَيْتَ لِي بِالشَّامِ أَدْنَى مَعِيشَةٍ
أُجَالِسُ قَوْمِي ذَاهِبَ السَّمْعِ وَالْبَصَرْ

اور کاش ملک شام میں تھوڑا سا روزینہ ہوتا اور اپنی قوم کو میں اندھا بہرا ہو کر گذار دیتا

ہر شخص جبلہ کی اس حالت اور اشعار کے مفہوم کو ملا کر اندازہ کر سکتا ہے کہ شاہی جاہ و جلال میں بھی اس کو اسلام کی سادگی اور برتری رہ رہ کر یاد آتی تھی۔ اور اس کے دل میں حسرت اور یاس کے نشتر چبھوتی تھی وہ پشیمان تھا۔ ایک تھوڑی سی بات پر میں نے اسلام کی لازوال دولت کو ہاتھ سے کھو دیا۔ اور دنیا کی یہی حقیقی راحت اور کامل خوشی کو جو حریت و مساوات کے سوا کہیں حاصل نہیں ہو سکتی۔ برباد کر کے اس چند روزہ عیش و آرام اور تزک و شان کو خرید لیا مسلمانوں کے اخلاق و اوصاف خلیفہ سے لیکر ادنیٰ رعیت تک ایک رنگ میں رنگے ہونا اور تفوق و امتیاز کا نام تک نہ ہونا آنکھوں میں پھرتے تھے۔ اور وہ چاہتا تھا کہ کسی طرح پھر ان میں جا ملوں۔ مگر بدبختی سد راہ تھی۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے واپس ہو کر سب حال حضرت عمرؓ کی خدمت میں عرض کیا آپ نے ارشاد فرمایا۔ تم نے اس کی تمام شرطیں کیوں نہ مان لیں۔ وہ اسلام لے آتا۔ ہوتا وہی جو اللہ کو منظور تھا۔ دوسری مرتبہ جب پھر حضرت عمرؓ نے قیصر کے پاس قاصد کو بھیجا۔ تو اس کو ہدایت کر دی کہ جبلہ جو شرطیں کرے ان کو مان لیا جائے۔ مگر جب یہ قاصد قسطنطنیہ پہنچے۔ تو لوگ جبلہ کو دفن کر کے واپس آ رہے تھے۔ شریشی نے شرح مقامات میں جبلہ کے واقعہ کو اسی طرح لکھا ہے۔ مگر آغانی کی روایات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ قیصر روم کے یہاں قاصد کا بھیجنا اور جبلہ سے ملاقات کا ہونا متعدد بار رہا ہے۔ حضرت امیر معاویہ نے بھی ولایت دمشق کے زمانہ میں قاصد بھیجا ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی بھیجا ہے۔ اور جبلہ سے دونوں قاصدوں کی گفتگو ہوئی ہے۔ حضرت عمرؓ نے جثامہ ابن مساحق الکنانی کو بھیجا تھا اور حضرت معاویہؓ نے عبداللہ بن مسعدۃ الفزاری کو۔ ایک دوسرا فرق شریشی اور آغانی کی روایات میں یہ ہے کہ مذکورہ بالا شرائط کی گفتگو جو جبلہ نے اپنے اسلام کے لئے پیش کی تھیں۔ شریشی نے حضرت عمرؓ کے قاصد کے ساتھ بیان کیا ہے اور آغانی میں حضرت عمرؓ کے قاصد کا سارا واقعہ ملاقات اسی طرح لکھا ہے۔ جس طرح شریشی نے مگر شرائط اسلام اور حضرت عمرؓ کی طرف سے اس کے جواب کا تذکرہ اس میں نہیں ہے۔ بلکہ یہ گفتگو حضرت امیر معاویہؓ کے قاصد عبداللہ بن مسعدہ کے ساتھ لکھی ہے۔ اور شرائط بھی وہ نہیں۔ جو حسب بیان شریشی ہم نے اوپر بیان کی تھیں۔ بلکہ حسب ذیل شرائط پیش کی تھیں۔

(۱) بیس گاؤں جو غوطہ دمشق میں واقع اور ہماری ملک تھے۔ ہم کو واپس دیدیئے جائیں۔

(۲) میری تمام جماعت کے لئے بیت المال سے روزینہ مقرر کیا جائے۔

(۳) ہم کو بیش قیمت خلعت و انعامات دیئے جائیں۔

حضرت امیر معاویہ رضؓ نے ان شرائط کو قاصد سے سن کر کہا۔ کہ تم نے کیوں نہ ان شرطوں کو منظور کر لیا۔ میں پورا کرتا۔ اس کے بعد آپ نے اس مضمون کا خط لکھا کہ تمہاری سب شرائط منظور ہیں۔ لیکن اس کا انتقال ہو چکا تھا۔ ان روایات میں اگرچہ بظاہر اختلاف معلوم ہوتا ہے مگر حقیقت میں تعارض نہیں ہے۔ یہ بالکل قرین قیاس ہے۔ کہ حضرت امیر معاویہ رضؓ نے بھی اس وقت جبکہ حضرت عمرؓ کی جانب سے ولایت دمشق کے گورنر اور سرحد روم و شام کے محافظ تھے قیصر روم سے مراسلت کی ہو۔ اور ان کے قاصد سے جبلہ سے ملنے کی نوبت آئی۔ اور اس کی طرف سے ایسی شرائط پیش کی گئی ہوں جو حضرت امیر معاویہ رضؓ کے حد اختصار میں ہوں اور جو گو مالی اعتبار سے بھاری ہوں مگر ان کے تسلیم میں بظاہر عذر و انکار کی کوئی وجہ نہ ہو۔ اور حضرت عمرؓ کے قاصد کے سامنے ایسی سخت شرائط پیش کیں جن کا تسلیم کرنا بظاہر ممکن نہ تھا۔ مگر حضرت عمرؓ نے بکمال دور اندیشی و شفقت ان کو منظور کر لیا ہو اور دونوں کی طرف منظوری کی اطلاع اس وقت پہنچی ہو کہ اس کا انتقال ہو چکا تھا۔ ہاں اگر ہم حضرت امیر معاویہؓ کی مراسلت کو اس زمانہ کے واقعات میں درج کریں جس وقت وہ مستقلاً دمشق کو دار الخلافت بنا کر مسند خلافت پر متمکن تھے۔ تو یقیناً دونوں روایتوں میں سے ایک کو غلط کہنا پڑتا ہے۔ مگر یہ احتمال خلاف واقعہ ہے کیونکہ جبلہ کا انتقال ۲۰ھ یعنی خلافت عمری میں ہو چکا تھا۔ آغانی کی روایت میں اگر حضرت عمرؓ کے قاصد کے ساتھ کسی قسم کی شرائط اور ان کے جواب کا تذکرہ نہیں ہے تو کچھ حرج نہیں۔ راوی اکثر روایات میں اختصار کر دیتے ہیں۔ آغانی کے اس ایک ہی واقعہ میں مختلف روایات ہیں بعض روایات مجمل ہیں اور بعض مفصل۔

دارالعلوم محمدیہ تسٹری جنوبی ضلع ڈیرہ غازیخان کا قیام

اور

مسلمانان پاکستان سے اپیل

ضلع ڈیرہ غازیخان کی پسماندگی محتاجِ بیان نہیں۔ ضلع کا ہزاروں میل علاقہ ریگستانی غیر آباد ہے۔ جہالت کے بادل شب تاریک کی طرح چھائے ہوئے ہیں۔ مسلمان علاقہ میں دینی اہمیت کا فقدان ہی فقدان ہے۔ ایسے علاقہ میں دینی تڑپ رکھنے والے انسان کا فرض ہو جاتا ہے کہ جبینِ نیاز کو اللہ برتر کے آگے رکھ دے۔ اور اپنی تمام تر قوتیں بے راہ و رد عوام کی راہ دہی کے لئے خرچ کر ڈالے۔ چنانچہ توکلاً علی اللہ ایسے ریگستانی علاقہ تسٹری جنوبی میں بحکم سیدنا و مولانا مفتی محمود صاحب اور آپ ہی کے مبارک ہاتھوں سے دارالعلوم محمدیہ کا قیام وجود میں آیا۔ بحمداللہ حضرت کی دعا اور خداوند قدوس کی رحمت سے امسال قریباً تیس مقامی و غیر مقامی طلباء زیر تعلیم رہے۔ تعلیمی فرائض مولانا حافظ قادر داد صاحب فاضل مدرسہ عربیہ قاسم العلوم نے انجام دیئے۔ معاوضہ کا مطالبہ سوائے اللہ برتر کے نہ کسی سے ہے اور نہ کیا گیا۔ جزاہم اللہ۔ مدرسہ مذکور کے تمام اخراجات مخیر حضرات سے امداد حاصل کر کے پورے کئے جاتے ہیں لہذا پھر تمام مسلمانان پاکستان سے پر زور اپیل ہے کہ زکوٰۃ و صدقات۔ خیرات و عطیات سے امداد کر کے اراکین مدرسہ کو ممنون فرمائیں۔ بعینہٖ ماجور ہوں۔ غلام یٰسین خادم دارالعلوم محمدیہ تسٹری جنوبی تحصیل

دارالعلوم کامل پور موسیٰ

۲۲ر فروری دارالعلوم تعلیم الاسلام کامل پور موسیٰ کا سالانہ امتحان حسب سابق ۲۲ فروری بروز اتوار ہوا۔ امتحان کے لئے مولانا عبدالحنان صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم عثمانیہ اوکاڑہ و مولانا عبدالقدیم صاحب ناظم تعلیمات جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک و مولانا موسیٰ خان صاحب صدر مدرس مدرسہ انوار العلوم گجرانوالہ کو مدعو کیا گیا تھا۔ ممتحنین حضرات نے طلباء کی استعداد کا بہت اچھے الفاظ میں اعتراف کرتے ہوئے علماء کی انتھک کوششوں کو سراہا۔ امتحان کے بعد مہتمم دارالعلوم۔ حاجی عبدالاحد صاحب نے الوداعی دعوت تمام طلباء کرام و عملہ کو دی۔ دارالعلوم میں ۲۳ فروری سے تعطیل ہوگئی۔ ان شاء اللہ آئندہ شوال کو نیا داخلہ کیا جائیگا۔ اراکین نے دارالعلوم کی روز افزوں ترقی سے متاثر ہو کر عملہ میں ترقی کا فیصلہ کیا۔ اللہ تعالیٰ امداد فرمائیں۔ نائب ناظم محمد غوث دارالعلوم تعلیم الاسلام کامل پور موسیٰ

حضرت مہتمم صاحب دیوبند کی تقریر

دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے عظیم الشان سالانہ اجلاس ۱۳۷۷ھ میں حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند نے جو تاریخی تقریر ایک تاریخی اجتماع میں ارشاد فرمائی تھی۔ وہ حضرت مدظلہ کی نظر ثانی کے بعد چھپ کر تیار ہوگئی ہے۔ حضرت قاری صاحب نے اس بصیرت افروز خطاب میں رموز نکات، اسرار و حکم کی نئی شاہراہ کھول کر کئی گھنٹوں تک مجمع کو متحیر کر دیا تھا۔

طباعت و کتابت بہترین۔ صفحات ایک سو سے زائد۔ قیمت ایک روپیہ۔ دس یا دس سے زیادہ خریدنے والے کے ساتھ ۲۵ فی صدی رعایت کی جائیگی۔

ملنے کا پتہ: ادارہ نشر و اشاعت دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع پشاور۔

دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ کے سالانہ امتحانات اور تقریب ختم بخاری شریف

چارسدہ۔ مولانا میاں محمد شفیق صاحب نائب مہتمم و ناظم تعلیمات دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ اطلاع دیتے ہیں۔ کہ امسال دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ کے سالانہ امتحانات ملک کے مقتدر و جید علماء کرام نے لئے۔ جن میں مولانا فضل ربانی صاحب متھرا۔ مولانا محمد جان صاحب قلعی کنڈا خیل۔ مولانا شہزادہ صاحب ترنگزئی۔ مولانا محمد اللہ جان اکنزئی۔ مولانا ذکی الدین صاحب الحق آباد۔ مولانا قاضی انوار الحق صاحب ابڑہ۔ مولانا رحمان الدین صاحب پڑانگ۔ مولانا محمد صاحب پڑانگ۔ مولانا منظور شاہ صاحب پڑانگ۔ مولانا فضل اکرم صاحب پڑانگ۔ مولانا محکم الدین صاحب پڑانگ۔ مولانا عبدالجلیل صاحب پڑانگ۔ مولانا محمد اللہ صاحب چارسدہ۔ مولانا فضل مولیٰ صاحب کوٹ۔ مولانا سعید اللہ جان صاحب صرزع قابل ذکر ہیں۔ الحمدللہ نتیجہ امتحانات تسلی بخش رہا۔ اور ممتحنین حضرات نے بہترین ملاحظے قلمبند کئے۔ امتحانات سے فراغت کے بعد حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمان صاحب نے دورہ احادیث شریف کے اکاون طلبہ کو بخاری شریف ختم کرایا۔ اور شیرینی تقسیم کی گئی۔ اختتام پر مولانا محمد اللہ جان صاحب نے مختصر مگر جامع و بہترین تقریر کی دعا پر یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ دارالعلوم میں اب سالانہ تعطیلات ۵ شوال تک تعطیل کر دی گئی۔ جس کے بعد دوبارہ داخلہ شروع ہوگا۔

علمائے امرتسر

مکرمی! گزشتہ سو سال کے طویل عرصے میں امرتسر کی مردم خیز سرزمین سے اہل علم اٹھے۔ جن میں ایسے بھی تھے۔ جو غیر منقسم بھارت سے نکل کر اطراف عالم میں پہنچے۔ ان میں کئی ایک صاحب درس و تدریس تھے۔ کئی بلند پایہ مصنف تھے۔ اور ایسے بھی تھے۔ جن کو بجا طور پر "علماء ربانی" کہا جا سکتا ہے۔ ابھی تک ان کے اخلاف، تلامذہ اور عقیدتمندوں میں ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو ان میں سے اکثر کی صحبتوں سے فیض یاب ہوئے ہیں اور جن بزرگوں کو زیادہ زمانہ گذرا۔ ان سے متعلقہ روایات کئی سینوں میں محفوظ ہیں۔ اب یہ معمر لوگ بھی دنیا سے رخصت ہوتے جا رہے ہیں۔ اندیشہ ہے کہ چند سال تک ان گرامی قدر ہستیوں کا کوئی دیکھنے والا یا جاننے والا نہ مل سکیگا۔ اس خیال کے پیش نظر بعض امرتسری اصحاب اس پر آمادہ ہوئے ہیں۔ کہ جہاں جہاں سے بھی ان بزرگ ہستیوں کے حالات فراہم ہو سکیں۔ ان کو حاصل کر کے ایک مرتب تذکرہ علماء امرتسر شائع کر دیا جائے۔ جو اصحاب اس سلسلے میں تعاون کا ہاتھ بڑھائیں۔ وہ مندرجہ ذیل پتے پر اپنے معلومات ارسال فرمائیں۔ حکیم محمد مرزئی۔ امرتسری۔ راوی گلی انار۔ لاہور

جامعہ اسلامیہ اکوڑہ کے امتحانات

اکوڑہ خٹک۔ کل پاکستان کے عدیم المثال اور ممتاز مذہبی یونیورسٹی جامعہ اسلامیہ کے امتحانات ختم ہوئے۔ سالانہ امتحانات ایک ہفتہ تک جاری رہے۔ امتحان کے سارے پرچے چھاپ شدہ تھے۔ جامعہ کے اپنے پریس پر پرچے چھاپے گئے تھے۔ حضرت مولانا قاضی عبدالرقیب صاحب مہتمم جامعہ اسلامیہ نے نہایت منظم اور باقاعدہ طریقے سے دوران امتحان میں نگرانی فرمائی۔ آپ کی نگرانی میں جامعہ کے منتہی اکابر علماء کرام بھی دوران امتحان میں طلباء کی نگرانیوں پر مامور تھے۔ حضرت شیخ الجامعہ الحاج سید بادشاہ گل صاحب نے بروز اختتام امتحان پر اساتذہ جامعہ اور مہتمم جامعہ کا شکریہ ادا کیا۔ کہ انہوں نے گزشتہ پورے سال اپنے فرائض نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دئیے۔ سالانہ کانفرنس کے بعد طلبہ جامعہ کے والدین کے نام جامعہ کی طرف سے نتیجہ ارسال کیا جائیگا۔

احقر لطف اللہ ناظم جامعہ اسلامیہ۔

دارالعلوم عربیہ حمایت الاسلام رجڑ

دارالعلوم عربیہ رجڑ کے سالانہ امتحانات تکمیل

چارسدہ۔ آج دارالعلوم عربیہ رجڑ کے سالانہ امتحانات ہوئے۔ جن کے سلسلہ میں حضرت مولانا عزیز اللہ جان صاحب سابق امیر ضلع جمعیۃ حضرت مولانا صاحبزادہ صاحب سابق ناظم اعلیٰ حضرت مولانا قاضی فضل ربان صاحب حضرت مولانا قاضی انوار الحق صاحب حضرت مولانا الحاج زکی اللہ صاحب مہتمم دارالعلوم عربیہ رجڑ مولانا فضل مولیٰ صاحب سابق امیر جمعیۃ شبقدر مولانا عبدالصمد صاحب سابق نائب امیر شبقدر حضرت مولانا الحاج محمد اسرائیل صاحب صدر جمعیۃ علماء اتمان زئی مولانا عبدالجلیل صاحب استاد دارالعلوم حقانیہ مولانا مولوی قاضی سعید الحق صاحب مولانا سعید اللہ جان صاحب حضرت مولانا صبیح الدین صاحب اور حضرت العلامہ مولانا مولوی حمد اللہ جان صاحب وغیرہ علماء کرام کا مبارک اجتماع ہوا۔ مولانا کرام نے آخر میں مجاہد ملت حضرت مولانا مولوی غلام غوث صاحب کی صحت یابی کے لئے دعا کی۔

مدرسہ حزب الاحناف دولت خیل لکی مروت

مدرسہ عربیہ ۱۴ر فروری تا ۱۱ر شعبان بمطابق ۲۰ فروری علاقہ مروت کے جید علماء حضرت مولانا عبدالعزیز فاروقی صاحب اور حضرت مولانا محمد شمس عالم جان صدیقی صاحب نے لیا۔ طلباء نے امتحان میں کافی متانت اور ذہانت کا اظہار کیا۔ جس سے ہر دو علماء کرام بہت محظوظ ہوئے۔ اور مولانا خانگل صاحب مہتمم مدرسہ ھذا اور مولانا سکندر رحمان ناظم مدرسہ ہذا کی کوششوں کو سراہا۔ رجسٹروں کی پڑتال کی۔ آخر میں دعا فرمائی کہ خداوند کریم مدرسہ حزب الاحناف کو روز افزوں ترقی دے۔ آمین

جامعہ اسلامیہ اکوڑہ پاکستان کا سالانہ اجلاس

اکوڑہ خٹک کی کل پاکستان عظیم الشان دینی درسگاہ کا سالانہ جلسہ دستاربندی ۴-۵ مارچ ۱۹۵۸ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ جو سابق روایات کے مطابق ایک عدیم المثال اجتماع ہوگا۔ اس عظیم الشان کانفرنس میں پاکستان بھر کے علماء کرام تشریف فرما ہوں گے۔ اور قرآن و حدیث کے اعلیٰ مضامین توحید۔ رسالت۔ حجیت حدیث۔ اصلاح الرسوم۔ جیسے اہم موضوعات پر عوام سے خطاب فرمائیں گے۔ اس جلسہ میں جامعہ اسلامیہ کے بیس مستند فضلاء کو دستار فضیلت اور اسناد فراغت پیش کی جائے گی۔ مہتمم صاحب جامعہ اسلامیہ سال گزشتہ کا رپورٹ پیش کریں گے۔ جامعہ اسلامیہ کے اس تاریخی موقعہ پر حکومت پاکستان کے ریلوے حکام کی طرف سے عام ریل گاڑیاں اپ اور ڈاؤن سٹیشن اکوڑہ پر ٹھہرا کریں گی۔

Scanned with CamScanner

عہد فاروقی کا ایک عبرت آموز واقعہ

از حکیم عبدال... محدث گوجرانوالہ

اس وقت میرے سامنے حضرت ... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد مسعود کا ایک واقعہ ہے۔ اہل اسلام اس ... صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے حقیقی عمل۔ جذبۂ مساوات و مروت۔ ایفائے عہد۔ اور اخلاق کا اندازہ لگا سکیں گے۔ ان کے کردار نے تاریخ کے اوراق پر جو عبرت آموز نقوش چھوڑے ہیں۔ وہ آج بھی سفر زیست کے ہر موڑ پر راعی۔ رعیت اور معاشرہ کے لئے بہترین رہنمائی کے ضامن ہیں۔ (مدیر)

خلیفہ ثانی حضرت فاروق اعظمؓ کے دربار کا ایک درخشندہ واقعہ ہے۔ آپ بیٹھے ہیں اکابر صحابہ کرام اور اراکین شوریٰ موجود ہیں اچانک دو نوجوان ایک ملزم کو پکڑے دربار میں حاضر ہو جاتے ہیں۔ ادب و سلام کے بعد یوں داد خواہی کرتے ہیں۔

مدعیان۔ یا امیر المومنین اس شخص نے ہمارے بوڑھے باپ کو مار ڈالا ہے۔ ہمیں اس سے قصاص دلائیے۔

امیر المومنین۔ (ملزم سے مخاطب ہو کر) کیا تم نے ان کے والد کو قتل کیا ہے؟

ملزم نوجوان۔ (پوری داستان سنانے کے بعد) جناب طیش میں آکر ایک پتھر مارا۔ تو ان کا باپ مر گیا۔

امیر المومنین۔ (قاتل سے) اگر ارتکاب قتل کا اقرار ہے۔ تو آپ کو شریعت سزائے موت کا حکم دیتی ہے۔

قاتل نوجوان۔ (ذرا تامل کے بعد) جناب کا حکم سر آنکھوں پر۔ مگر ایک سوال .....

امیر المومنین۔ کہو کیا کہتے ہو۔

قاتل۔ میرا ایک چھوٹا بھائی ہے۔ آخری سفر کے وقت ہمارے باپ نے اس کے لئے کچھ سونا بطور امانت میرے سپرد کیا تھا۔ میں نے زمین میں ایسی جگہ دبا رکھا ہے۔ کہ کسی کو اس کا علم نہیں اگر اجازت ہو تو ..... صرف تین دن کی رخصت میں وہ نکال کر حوالہ کر دوں۔

امیر المومنین۔ (تعجب سے) تو پھر

قاتل۔ حاضر ہو کر خود کو پیش کر دوں گا۔

امیر المومنین۔ کوئی ضامن۔

قاتل۔ (حاضرین مجلس پر نظر انتخاب دوڑاتا ہوا) میرے ضامن یہ شخص ہیں ..... حضرت ابوذر غفاریؓ

امیر المومنین۔ (حضرت ابوذرؓ سے) آپ اس کی ضمانت دیتے ہیں۔

حضرت ابوذرؓ۔ (امیر المومنین سے) جی ہاں میں اس کا ضامن ہوں۔ امیر المومنین (قاتل سے) آپ کو حضرت ابوذر غفاریؓ کی ضمانت پر تین دن کی رخصت دی جاتی ہے۔

اب قاتل نوجوان جا چکا ہے۔ ... اور ایام رخصت کا آج آخری دن ہے۔ مجلس عدل و انصاف اسی طرح قائم ہے۔ وہی صحابہ موجود ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جلوہ افروز ہیں۔ مدعیان بھی آ چکے ہیں۔ صحابہ کرام قاتل کے انتظار میں تشویش کا اظہار کر رہے ہیں۔ ہر آن صحابہؓ کی پریشانی بڑھتی جا رہی ہے۔

ایک صاحب۔ اگر وہ قاتل نہ آیا۔ تو پھر کیا ہو گا۔

ایک جلیل القدر صحابی۔ تو پھر اس کی جگہ ابوذر غفاری۔

دو معزز صاحب۔ مدعیان سے سفارش کیجئے۔ کہ وہ اپنے باپ کا خون بہا معاف کر دیں۔

اس پر حاضرین کا اتفاق ہوا تو انہوں نے مدعیان سے التجا کی۔ کہ آپ خون بہا معاف کر دیں۔

مدعیان۔ (حاضرین مجلس سے) ہم اپنے باپ کا خون ہرگز معاف نہیں کر سکیں گے۔

امیر المومنین۔ (حضرت ابوذرؓ سے) کہو جناب اگر قاتل نہ آیا۔ تو پھر ....

حضرت ابوذرؓ۔ (امیر المومنین سے) میں بحیثیت ضامن اپنا خون پیش کروں گا۔

اب مجلس میں کہرام سا دکھائی دے رہا ہے ہر شخص آبدیدہ ہے۔ حضرت ابوذر غفاریؓ۔ نوجوان اپنے باپ کا خون معاف کرنے کو تیار نہیں حضرت ابوذرؓ ایک رفیع الشان صحابی چند گھڑیوں کے مہمان نظر آ رہے ہیں۔ آدھا دن ختم ہونے کو ہے کہ اچانک قاتل سانس پھولا ہوا پسینہ بدن سے بہ رہا ہے دربار میں حاضر ہوا۔

قاتل (امیر المومنین سے) جناب میں اپنے بھائی کو ماموں کے سپرد کر کے سونا بھی ان کے امانت دے آیا ہوں۔ اب حاضر ہوں۔ آپ حکم صادر فرمائیے۔

ایک صاحب: (قاتل سے) جناب کا سانس کیوں پھول رہا ہے۔ اور پسینے سے بدن کیوں شرابور ہے۔

قاتل۔ (حاضرین مجلس سے) دو گھنٹے کی میرا ... آتے ہوئے ... مجھے تیز رفتاری پر مجبور کر دیا تھا۔ لہٰذا یہ مجھے اس دوڑ دھوپ کے ... ہیں۔

حضرت ابوذرؓ (امیر المومنین سے) یا امیر المومنین خدا کی قسم میں اس شخص کو نہیں جانتا تھا۔ اور نہ ہی میں اب تک اسے جانتا ہوں۔

امیر المومنین (حضرت ابوذر غفاریؓ سے) تو آپ نے ایک اجنبی آدمی کی ضمانت کیوں دی؟

حضرت ابوذرؓ۔ جب اس نے ساری مجلس سے بطور ضمانت مجھے انتخاب کیا۔ تو میں نے اس کا انکار مروت کے خلاف سمجھا۔ اس کا چہرہ مجھے صدق دکھائی دیتا تھا۔

یہ گفتگو سن کر مدعیان حیران ہو گئے۔ اور احسان و مروت کے اس جذبے نے مجبور کیا کہ انہوں نے ... ہو کر کہا۔

مدعیان: یا امیر المومنین! ہم نے اپنے باپ کا خون معاف کر دیا۔ ساری مجلس میں فرحت و مسرت ... ہوئے۔ اب مجلس میں خوشی دکھائی دے رہی ہے۔

امیر المومنین: میں بیت المال سے تمہارے باپ کا خون بہا ادا کر دوں گا۔

مدعیان: آپ پر ہمارا کوئی حق نہیں ہے۔

آؤ۔ ہم اس واقعہ سے رہنمائی حاصل کریں۔ اور ایام زیست میں اس سے سبق لیں۔

دار العلوم ضلعی کے امتحان

۲۹ مئی (مرفرندی)۔ دار العلوم حمایت الاسلام ضلعی کے سالانہ امتحانات ملک کے مقتدر اور جید علماء نے لئے۔ جن میں مولانا عبدالسلام ... مولانا محمد صاحب ... مولانا محمد حسین صاحب ... مولانا حسن گل صاحب ... محمد صدیق صاحب ... مولانا فضل ... صاحب ... مولانا امین الحق صاحب ... مولانا عبدالواحد صاحب ... اور مجاہد اسلام حضرت مولانا مولوی حمداللہ صاحب فاضل دیوبند ... خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ الحمد للہ نتیجہ امتحانات شاندار رہا۔ آخر میں حضرت شیخ الحدیث مولانا میاں محمد جان صاحب نے دورۂ حدیث شریف کے کثیر طلبا کو بخاری شریف کا ختم کرایا۔ اور شیرینی تقسیم کی گئی۔ اختتام پر مجاہد اسلام حضرت مولانا مولوی حمداللہ جان صاحب فاضل دیوبند نے اسلامی علوم کی اہمیت

... ختم ہوئی۔ ... صاحب ... حضرت مولانا ... صاحب ... صاحب کی ... گئی۔

صدر ناصر کا مجاہدانہ نعرہ

... صدر ناصر نے ... تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہم ... کے حملوں کا ... نہیں کریں گے ... ہماری ... ہے۔ یہ تقریر ... کے اجتماع میں کی۔

انڈونیشیا میں انقلاب

... میں عام انقلاب نہیں ہوا۔ ... نے اعلان کر دیا ہے ... کیبنٹ قائم ہو گی۔ جس میں آدھی تعداد فوجی افسروں کی ہو گی۔

حضرت مولانا احمد علی صاحب کی تقریر

انجمن حمایت اسلام کے سالانہ جلسہ میں حضرت مولانا احمد علی صاحب مفسر قرآن نے تقریر فرمانا منظور کر لیا ہے۔

دار العلوم ... ڈیرہ کا جلسہ

ڈیرہ اسمٰعیل خان کا سالانہ جلسہ بڑی شان سے منعقد ہوا۔ حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب مردان حضرت مولانا فقیر محمد صاحب ... اور حضرت مولانا عبدالحنان صاحب راولپنڈی تشریف لائے۔ ضلع اور علاقہ کے سینکڑوں علماء دین بھی شریک تھے۔ ... باوجود ضعف کے پہنچ گئے تھے۔ اجلاس کے انتظامات عمدہ تھے۔ اہل اسلام نے اسلامی علوم و معارف نہایت دلچسپی سے سنا۔

قبائلی امور کا محکمہ توڑ دیا

لاہور ۲۰ مارچ۔ حکومت مغربی پاکستان نے قبائلی امور کا محکمہ توڑ کر اس کا کام ہوم ڈیپارٹمنٹ کے سپرد کر دیا ہے۔ اس محکمے کے حکام کو دوسرے محکموں میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔

خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں

حکماء کا صفحہ

اطباء اور غیر ملکی ادویات

حکیم شیخ قمر الدین ۔ نصرت طبی ریسرچ لیبارٹری لاہور

بعض اطباء یہ مطالبہ بار بار دہرا رہے ہیں ۔ کہ جدید ادویہ کے استعمال کی اجازت ہونی چاہئیے ۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ادھر تو یونانی اطباء ڈاکٹروں پر اپنی برتری یا کم از کم ہمسری کا دعوے کرتے ہیں اور دوسری طرف ڈاکٹری ادویہ پر پابندی سے بے چاروں کی نیند کیوں حرام کر رکھی ہے ۔ بڑے بڑے اکابر اطباء اس پابندی سے حواس باختہ نظر آتے ہیں ۔ اور اپنی ہر مجلس ، ہر نشست ، ہر جرگہ ہر سانس میں ادویۂ جدیدہ کا مطالبہ کر رہے ہیں ۔ طبیہ کالجوں میں ڈاکٹری ادویات کے ذرائع پریکٹیکل پا کر طلباء کو "اطبائے جدید" بنا رہے ہیں ۔ اور اس پر دعوے یہ کہ "ہمچو ما دیگرے نیست" ۔ اگر ملک کا زرمبادلہ ہی ضائع کرنے کا شوق ہے تو پہلے ہی یورپ کی ایجنسیاں اور ایجنٹ کون سے کم ہیں کہ آپ مزید کمی کو پورا کرنے کی کوشش کریں گے ۔ ادھر آپ کے دعوے کہ یہاں کی جڑی بوٹیاں یورپ والے صورت تبدیل کر کے آپ پر فروخت کرتے ہیں چنانچہ کسٹرائل ۔ کیروٹن آئل نکس وامیکا ۔ وجیلپ وغیرہ کی مثال سے آپ ثابت کرتے ہیں ۔ کہ یہ ہمارے ملک کی ادویات ہیں ۔ لہذا ہمیں ان کے استعمال کا حق ہے ۔ لیکن سوال یہ ہے کہ متذکرہ یا دیگر ایسی اشیاء اس معیار کی بلکہ اس سے بہتر یہاں بنائی جا سکتی ہیں کہ نہیں اسی طرح سفوف ۔ ٹنکچر ۔ ست و جواہر و عرقیات کی صورت میں بند کر کے دواخانوں کے ذریعہ عام فروخت کریں تو کس قدر قومی و ملکی فوائد حاصل کئے جا سکتے ہیں کمال کی بات یہ ہے کہ یورپ تو اپنی اکثر ادویات اور فارمولوں کو حکماء متقدمین سے منسوب کرتا ہے اور ہمارے اطبائے جدید یورپ کو موجد تسلیم کئے ہوئے ہیں ۔

اطباء حضرات کو یہ معلوم ہونا چاہئیے کہ ٹنکچر ۔ ست و جواہر جس طریق سے یورپ بنا رہا ہے یہ تمام طرائق جابر ابن حیان کی ایجادات ہیں الکوحل وغیرہ بھی حکماء کے دریافت کردہ ہیں ۔ یہ اشیاء اس وقت سے حکماء استعمال کرتے رہے ہیں جبکہ یورپ تاریکی و جہالت میں گھرا ہوا تھا ۔ الکحل کے فوائد پر افلاطون ہی نے صفحات کے صفحات سیاہ کر دیئے تھے ارواح و صدیق الروح تک الفاظ حکماء نے تحریر کئے ۔ خشک ادویات کے عرق شراب میں تیار کر کے اعمال صنعت انبیق میں استعمال کئے ۔ اطباء کی اکثریت حیران ہو گی کہ مجھے کوئی چیز الوپیتھی میں نئی نظر نہیں آتی ۔ یورپ نے محض تجارتی رنگ دیکر آپ کی آنکھوں کو خیرہ کر دیا ہے ۔ آپ اپنے مقفل مکان کھول کر نہیں دیکھ رہے ورنہ آپ کی جدیدہ سراپا قدیم ہے ۔ بسوائے چند نئی ادویات کے بقیہ تمام آثار قدیم ہیں ۔ ہمارے اطباء کی ناواقفیت کی محض یہ وجہ ہے کہ مندرجہ بالا طرائق کتب طبیہ میں نہیں ۔ بلکہ صنعت انبیق کے زیر عنوان ہیں ۔ اگر اطباء کی خواہش ہوئی تو میں اس پر مفصل لکھ کر اطباء کی تشفی کر دوں گا ۔ بلکہ ان اعمال پر حکماء قدیم نے مذکورہ طرائق استعمال کئے ہیں ۔ بطور نمونہ چند اعمال بھی صفحہ قرطاس پر لے آؤں گا ۔ البتہ ٹھیک آپ کو قدیم علوم کا تجسس ہو ۔

اصل منشا یہ ہے کہ پاکستان کو ادویات میں خود کفیل کر کے جس قدر ممکن ہو زرمبادلہ بچایا جائے اطباء کرام خود تحقیق کریں اور جدید ادویہ کے بدل اپنے ہاں تیار کریں ۔ ہمارے ہاں جڑی بوٹیوں کی کوئی کمی نہیں ۔ اور بدلے ہوئے ملکی حالات کے مطابق اطباء کرام کو بھی اپنے پاؤں پر کھڑا ہو کر ملک اور فن کی ترقی و استحکام کے لئے حکومت کا ہاتھ بٹانا چاہئیے ۔

حضرت مولانا عبدالحی صاحب مرحوم

مولانا عبدالحی صاحب جو خاندانی طور اور علاقہ بھر میں بڑے مشہور حکیم یعنی کیمبل پور تحصیل حسن ابدال میں قصبہ برہان کے خطیب بھی تھے صرف خطیب نہیں بلکہ مدرس عالم تھے یہاں کا مدرسہ بھی بڑا پرانا ہے ۔ سنا ہے کہ حضرت پیر صاحب مرحوم گولڑہ شریف بھی اس مدرسہ میں پڑھتے تھے ۔ یہ مولانا عبدالحی صاحب حکمت و طبابت سے زیادہ دینی خدمات کو سرانجام دیتے اور تمام دینی تحریکوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں ۔ ان کے بھائی محترم مولانا قاضی شمس الدین صاحب اور ان کے فرزند ارجمند مولانا احمد حسن صاحب بھی فارغ التحصیل عالم اور اچھے حکیم ہیں اور کامیاب مطب کے مالک ہیں ۔ اور باوجود اس کے ان کا زیادہ تر اشتغال مقصد حیات یعنی دینی خدمات میں ہے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور اخلاص و عمل میں زیادتی عطا کرے ۔ آمین ۔

نکسیر کا علاج

ایک رتی چونا ان بجھا پسا ہوا ۔ چینی کے تازہ شربت سے کھالیں خیال رہے کہ چونا منہ میں ڈالتے ہی بہت جلد شربت پی لیں تا کہ چونے سے منہ جلے نہیں ۔ یہ ایک خوراک کافی ہے ۔ ورنہ دو چار گھنٹہ کے بعد دوسری خوراک دیدیں ۔ خون انشاء اللہ تعالیٰ بند ہو جائے گا ۔

(۲) پرانی نکسیر میں ہمارا تجربہ ہے کہ بادام ۔ چار مغز کا شیرہ صبح و شام کامیاب رہا ہے ۔

(۳) ملیریا بخار میں صرف نوشادر ایک ماشہ پانی سے بخار چڑھنے سے دو دفعہ کھلا دیں ۔ انشاء اللہ تعالیٰ رک جائے گا ورنہ دوسرے دن بھی استعمال کریں

(۴) عام بخاروں کو اتارنے کے لئے یہ نسخہ مجرب ہے اتر لو نوشادر اور شورہ قلمی ہر تولہ بھر پانی میں حل کر دیں اور دو دو گھنٹہ کے بعد دو گھونٹ پلا دیا کریں ۔ بخار انشاء اللہ تعالیٰ یقیناً کم ہو جائے گا ۔ (مدیر)

قبض کے لئے

[illegible] صبر [illegible] لیں ایک تولہ [illegible] ۔ (مدیر)

مرکزی طبی بورڈ سے

علاوہ اطباء کے لئے اس وقت یہ بحث اہمیت اختیار کرتی جا رہی ہے کہ حکماء کو انگریزی ادویہ کے استعمال کی کلی ممانعت کیوں تک قرین انصاف ہے ۔ کیا یہ حکیموں کے حقوق میں مداخلت نہیں ہے کیا اس پر پورا کنٹرول ہو سکتا ہے ۔ کیا طبی مدرسہ سے ہوں تین میں ٹریننگ کے بعد یہ ممانعت صحیح ہے کیا سوڈا بائی کارب کونین کسٹرائل گلیسرین ۔ اس پر ہمارے لئے تجربہ ضروری ہے ۔ کیا یہاں کی جڑی بوٹیوں کا ست یا جوہر یا ان سے بنی ہوئی دوائیں ہمارے لئے حرام ہیں اگر کسی ان چیزوں کو ولایت بھیجنا بند کر دیا جائے گا ان ادویہ کی خود اپنے ملک میں تیاری ضروری نہیں ۔ اور ایسی صورت میں ان کے استعمال کی عام اجازت مناسب نہیں ۔

کیا اس پابندی کی کوئی خاص حد مقرر ہونی چاہئیے ۔ کیا بڑے سے تجربہ کار اور تیس سال تک ان ادویہ کو استعمال کرنے والوں کو کسی معمولی دوا کے استعمال کی اجازت بھی نہ ہو گی ۔ کیا اس حق تلفی کے خلاف احتجاج کرنے کا معنی یہ ہے کہ یونانیوں کے پاس ادویہ کی کمی ہے ۔ کیا واقعی کسی حکیم کو یورپ امریکہ کی کوئی دوا استعمال نہ کرنی چاہئیے ۔ مرکزی طبی بورڈ اس سلسلہ میں واضح اور تسلی بخش بیان جاری کرے یا کم از کم اس مشکل کو حل کرنے کے لئے بطور ضروری انتظام کرنے کا وعدہ کرے ۔

برائے تمام امراض شکم

اجزاء: نمک سیاہ ۔ اجوائن دیسی مقشر اجمود ۔ فلفل دراز ۔ زنجبیل ۔ ہلیلہ زرد نوشادر ہموزن ۔ خوراک ایک ماشہ سے تین ماشہ تک ۔ جملہ امراض شکم کا حکمی علاج ہے ۔

متفرق خبریں

ایران کو روس کی [...]

ایران کو دھمکی دیتے ہ[...]
شاہ عراق امیر فیصل سے [...]
ہے۔ اور یہ بھی کہا ہے کہ ایران کے عوام ہی ایران کی مخالفت کریں گے۔

پاکستان جنگ نہیں کرے گا

ہندوستان کے وزیر دفاع کرشنا مینن نے تقریر کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان اپنے مسائل حل کرنے کے لئے ہندوستان سے جنگ نہیں کرے گا۔ خدا جانے مینن کو یہ الہام کہاں سے ہوا۔ یہ فیصلہ کرنا تو پاکستان کا کام ہے۔ نہ کرشنا مینن کا۔ اور اگر پاکستان حکومت نے یہ اطمینان دلا دیا ہو تو یہ خبر پاکستان میں کسی کو معلوم نہ ہوئی۔ مینن کو کیسے معلوم ہو گئی۔ ابھی ۲۴ رفروری کی بات ہے کہ لاہور میں پاکستان کے صدر جنرل محمد ایوب خان صاحب نے عظیم پبلک اجتماع کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ مسئلہ کشمیر ہماری زندگی اور موت کا مسئلہ ہے مینن کا کیا خیال ہے وہ ہمیں زندہ رہنے کا حق نہ دے۔ اور مار ڈالنے پر تلا ہوا ہو۔ تو ہم گاندھی کے عدم تشدد پر عمل کرتے رہیں گے؟

جلسہ مدرسہ اسلامیہ کلر کوٹ

۲۱ رفروری اور ۲۲ رفروری کو مدرسہ اسلامیہ کلر کوٹ ضلع میانوالی کا سالانہ جلسہ ہوا۔ جس میں حضرت مولانا عبدالحنان راولپنڈی، حضرت مولانا حامد میاں صاحب مدنی مدرسہ لاہور۔ مولانا محمد شریف صاحب بہاولپور۔ اور احقر غلام غوث بھی شریک ہوا۔ صدارت مولانا صاحبزادہ محمد جان صاحب موسیٰ زئی شریف دریا خان نے فرمائی۔ عید گاہ میں جہاں مدرسہ واقع ہے۔ بہترین اجتماعات میں علماء کرام کی تقریریں ہوئیں۔ مدرسہ کے لڑکوں نے بہترین قرأت سے قرآن پاک کی تلاوت فرمائی۔ مہمانوں کے لئے محترم ملا سلیمانی صاحب کے مکان میں انتظامات تھے۔ جو نہایت ہی اخلاق سے پیش آتے۔ اور خدمت کرتے۔ محترم حافظ محمد طیب صاحب اور حافظ سراج الدین صاحب اور مولانا حکیم عبید اللہ صاحب جن کی توجہات سے دینی کام میں بڑی مدد مل رہی ہے۔ مصروف انتظامات تھے۔ مولانا لیٰسین صاحب نے تمام علماء کی تواضع مکلف چائے اور دوپہر کے کھانے سے فرمائی۔

جلسہ مدرسہ تبلیغ الاسلام میانوالی

۲۷ ۔ ۲۸ فروری کو میانوالی کے مدرسہ تبلیغ الاسلام کے سالانہ اجلاس جامع مسجد میں زیر صدارت حضرت سید پیر منعقد ہوئے۔ ۲۷ رفروری کو افتتاحی تقریر احقر غلام غوث نے قبل از جمعہ کی۔ نماز جمعہ حضرت مولانا محمد رمضان صاحب مہتمم مدرسہ نے پڑھائی۔ نماز کے بعد حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری نے عصر تک علم دین اور سلوک پر نہایت بلیغ تقریر فرمائی رات کو آدھ گھنٹہ احقر غلام غوث نے تقریر کی پھر ۹½ بجے سے ۱۱ بجے تک استاد العلماء حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی نے عالمانہ انداز میں عام فہم تقریر کی۔ جس سے اس عظیم اجتماع نے اسلام کے مقاصد کو صحیح طور پر سمجھا۔ ۲۸ کو صبح مسجد زرگراں میں مولانا محمد رمضان صاحب نے درس قرآن دیا۔ ۲ بجے ظہر کو مولانا عبدالکریم صاحب چھاؤنی شاہ پور نے پرمغز اور مؤثر تقریر کی۔ اور رات کو حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال نے اپنے مواعظ سے اجلاس کو محظوظ کیا۔

حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ جھنگ میں

مفسر قرآن حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری جھنگ صدر تشریف لے گئے۔ جامعہ رحیمیہ شیخ لاہوری میں مدرسہ کے فارغ التحصیل طلباء محمد فاروق۔ غلام محمد اور محمد لیٰسین کی دستار بندی فرمائی تشنگان معرفت کو بیعت فرمایا۔ اور پونے چار بجے تک تقریر ارشاد فرما کر اسی دن واپس لاہور تشریف لے گئے۔

سابق سرحد کا دورہ

احقر ۲۸ رفروری کو میانوالی میں رہا۔ یکم مارچ کو وہاں سے روانہ ہو کر لکی مروت دارالعلوم الاسلامیہ حاضر ہوا۔ جس کا سالانہ جلسہ نہایت کامیابی سے سرانجام ہوا۔ اس علاقہ میں اس مدرسہ کی موجودگی سے بڑی کمی پوری ہوئی۔ لکی مروت سے بنوں کے مدرسہ معراج الاسلام کے سالانہ جلسہ میں حاضر ہوا جو حضرت مفتی [illegible] صاحب کے اہتمام میں تمام سرحدی علاقوں کے تشنگان علوم کو سیراب کر رہا ہے۔

مسلمانوں کو ہندو بنایا جائے گا

۲۶ فروری بنارس میں ہندو مہاسبھا کے جلسہ میں نیز عام ہندو غنڈوں کی ٹولیوں میں یہ کہا جاتا رہا۔ کہ مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ وہ سروں میں چوٹیاں رکھ لیں۔ ورنہ ان کو زبردستی ہندو بنا لیا جائے گا۔ اور اس شاہی مسجد کو مسمار کر کے یہاں مندر بنایا جائے گا۔ مسلمانوں میں دہشت خوف و ہراس پھیلا ہوا ہے۔ (انا للہ و انا الیہ راجعون) پہلے مسلمانوں میں جوش و خروش پھیلا کرتا تھا۔ اب خوف و ہراس پھیلتا ہے۔

بحری فوج کا نیا کمانڈر انچیف

حکومت پاکستان نے حافظ محمد صدیق کی جگہ یکم مارچ سے بحری فوج کا کمانڈر انچیف کموڈور اے۔ آر۔ خان کو مقرر کر دیا ہے

عرب جمہوریہ کی فوجی تیاری

مشرقی یورپ کے یہودیوں کے فلسطین میں آباد کاری کے پیش نظر حکومت متحدہ عرب جمہوریہ نے سیاسی اور فوجی منصوبہ پر عمل شروع کر دیا ہے۔

سفیر تیونس کا اسلامی جوش

ٹیونس کے سفیر نے کہا ہے کہ اگر فرانس الجزائر کا مسئلہ اسی طرح طاقت سے حل کرنے کی کوشش جاری رکھیگا۔ تو شمالی افریقہ کے فرانسیسی اڈوں کو نقصان پہنچے گا۔

مسٹر کھوڑو کو سزا

سندھ کے مسٹر ایوب کھوڑو کو پانچ سال قید اور لاکھ روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی۔

روس کے مزے

ناروے سویڈن اور ڈنمارک کی حکومتوں نے روس کے وزیر اعظم خروشیف کو اپنے ہاں دورہ کرنے کی دعوت دی ہے برطانیہ کا وزیر اعظم پہلے سے ماسکو بیٹھا ہوا ہے۔ ان حرکات سے امریکی سیاست کو سخت دھکا لگ رہا ہے۔ انگریز قوم پر اعتماد کرنے کا نتیجہ ہمیشہ ایسا ہی ہوتا رہا ہے۔

روس کے بلند حوصلے

روس کے وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے۔ کہ میں امریکہ کے وزیر اعظم آئزن ہاور اور فرانس کے صدر جنرل ڈیگال سے ملاقات کرنے اور فرانس سے جنگ نہ کرنے کے معاہدے کے لئے تیار ہوں۔ ڈیگال سے اس قسم کی ملاقات سے امن عالم کی کوششوں کو بڑا فائدہ پہنچے گا۔

دیکھا آپ نے۔ برطانیہ کے میکملن کے جانے اور جنگ نہ کرنے کے معاہدے کے لئے تیار ہونے کا کیا اثر ہوا۔ اب روس امریکہ کے سینے پر مونگ دلنے کے لئے کیا کیا باتیں کرنے لگا۔ فرانس نے بھی جنگ نہ کرنے کا معاہدہ ہو جائے۔ تو پھر امریکہ یورپ میں وحدہ لاشریک رہ جائے گا۔ گویا ایک ایک ساتھی اس سے کٹ جائے گا۔ کیا اس کا باقی عالمی سیاست پر اثر نہ پڑیگا خدا جانے برطانیہ امریکہ کو کس جرم کی سزا دے رہا ہے۔

۵ لاکھ مہاجر بے گھر

پاکستان میں ابھی ۵ لاکھ مہاجرین کو گھر نہیں ملا۔ ۷۵ لاکھ مہاجرین آباد ہو چکے ہیں۔ ۳۲ لاکھ آباد کرنے ہیں۔

برطانیہ اور مصر میں سمجھوتہ

مسٹر بلیک عالمی بینک کے صدر کی کوششوں سے مصر اور برطانیہ میں مالیاتی معاہدہ ہو جائیگا۔ لندن میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ہفتہ کے دن ۲۸ رفروری کو اس پر فریقین کے دستخط ہو جائیں گے۔

امریکہ اور پاکستان

دفاعی معاہدے پر آج دستخط ہو جائیں گے

کراچی ۲ رمارچ۔ ایک اعلیٰ ذریعے نے آج بیان دیا کہ پاکستان اور امریکہ کے دو طرفہ دفاعی معاہدے پر آئندہ دو روز میں دستخط ہو جائیں گے۔ اسی ذریعہ نے کہا کہ اول تو کل نہیں تو پرسوں ضرور دستخط ہو جائیں گے۔ امریکہ ایران اور ترکی سے بھی ایسے معاہدے کر رہا ہے۔ ان کی رو سے معاہدہ بغداد کے تینوں ممالک اور امریکہ کے درمیان فوجی معاملات میں اور زیادہ گہرے روابط قائم ہو جائیں گے۔

دو سیاسی نظر بندوں کی رہائی

لاہور ۲ مارچ آج لاہور ڈسٹرکٹ جیل سے دو سیاسی نظر بند کاکا جی خوشحال خان خٹک اور سابق ہاری کمیٹی کے رہنما عبد الخالق آزاد رہا کر دیئے گئے ہیں۔

Scanned with CamScanner

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۲۰۱ — العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث) — ٹیلیفون نمبر

زیر سرپرستی شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ العالی

سہ روزہ

ترجمان اسلام

لاہور

قیمت ۲ آنے

اسلامی لائبریری

جلد ۲ ○ ۲۸ شعبان و ۲ رمضان المبارک ۱۳۷۸ھ مطابق ۹-۱۲ مارچ ۱۹۵۹ء ○ نمبر ۷۳-۷۴

عراق کا قابل تقلید فیصلہ

پاکستان کے لئے لمحہ فکریہ

بغداد ۳ مارچ کی اطلاع ہے کہ عراق کے وزیراعظم عبدالکریم قاسم نے تجویز پیش کی ہے کہ جب تک الجزائر آزاد نہ ہو جائے تمام عرب ممالک فرانس کا سیاسی اور اقتصادی بائیکاٹ کریں۔ عراق نے یہ فیصلہ بھی کیا ہے کہ الجزائریوں کی امداد کے لئے بھاری رقم منظور کی جائے۔ اور ان کو اسلحہ سپلائی کیا جائے۔ ہمیں دوسرے ملکوں کی سیاسیات سے بحث نہیں۔ اور نہ ان کے کسی غلط کام کی حمایت کرنی ہے۔ ہماری قطعی یہ رائے ہے کہ صدیوں کے بعد عرب ممالک میں جو روح اتحاد پیدا ہوئی ہے وہ بہت ہی قابل قدر ہے خاصکر مصر و شام کی حقیقی یک جہتی پھر یمن وغیرہ عرب ممالک کا ان سے اتحاد، یہ تاریخ کا بہت بڑا انقلاب ہے اور سچ تو یہ ہے کہ اس عرب اتحاد۔ عوام کی یکخیالی نے مصر کے صدر ناصر کے حوصلے اتنے بلند کر دیے کہ آج وہ دنیا کی بڑی سے بڑی حکومت کی پروا نہیں کرتا۔ امریکہ سے بے نیازی تو ظاہر ہی ہے۔ روس کے کمیونزم کو بھی نہ اپنے ہاں پنپنے نہیں دیتا۔ اور اسی لئے روس بہ نسبت اس کے عراق سے زیادہ قریب ہے۔

بہرحال ہم کو ہر صحیح بات کی حمایت کرنی ہے۔ کون نہیں جانتا کہ سالہا سال سے الجزائر کے عرب باشندوں پر فرانس کے درندوں نے قیامت ڈھا رکھی ہے۔ روزانہ سینکڑوں کی تعداد میں مسلمان جہاد آزادی میں شہید ہوتے ہیں۔ خون مسلم کی ارزانی کی مثال اس سے بڑھ کر تاریخ عالم میں نہیں پیش کی جاسکتی۔ اور بڑا ظلم یہ ہے کہ آزادی اقوام کے مدعی چودھری حکومتیں جو امن عالم کا خدائی سائن بورڈ دکھا دکھا کر اپنی شیطنت کی پوجا کر رہی ہیں۔ سالہا سال سے اس قتل عام کا تماشا دیکھتی اور بالکل خاموش ہیں۔ الحمدللہ تعالیٰ کہ مصر، ٹیونس اور عرب ممالک تک مقدور موافق ان کی امداد کر رہی ہیں۔ اب عراق کے وزیراعظم نے جو اعلان کیا ہے یہ صرف عرب ممالک کا فرض نہیں ہے۔ یہ تمام عالم کا مسئلہ ہے۔ الجزائر کی آزادی کے بعد بحر اوقیانوس سے خلیج فارس کے ساحلوں بلکہ بحر ہند تک کے ممالک اسلامیہ کی اتنی بڑی طاقت بن جاتی ہے جس کے تصور سے مغربی دنیا ابھی سے کانپ رہی ہے اور یہی وجہ ہے کہ وہ فرانس کی پشت پناہی کر رہی ہے ہمیں ان سے نہ گلہ ہے نہ ان سے توقع ہمیں اپنی معزز حکومت کی خدمت میں عرض کرنا ہے کہ آبادی کے لحاظ سے دنیا میں سب سے بڑی حکومت پاکستان ہے۔ اس کی وسعت، اسکی آبادی، اس کے ذرائع، اس کا محل وقوع سب کو برتری حاصل ہے۔ اگر محدود ذرائع اور الگ تھلگ خطۂ زمین میں رہنے والا ناصر ہیرو بن سکتا ہے تو جنرل محمد ایوب خاں کیوں نہیں بن سکتا افسوس کہ ہمارے سہروردیوں۔ فیروز خاں نونوں اور محمد علیوں نے پاکستان کی شان و حیثیت کی کوئی پروا نہیں کی۔ ان کو بیرونی سرپرستی سے اپنی چودھراہٹ کو ابدالآباد تک قائم رکھنے کے روا داری کوئی بات ہی نہیں سوجھتی تھی۔ اب سب سے بڑی اسلامی حکومت ہونے کی حیثیت سے سب سے زیادہ ذمہ داری بھی پاکستان پر عائد ہوتی ہے۔ ہم اپنے نوجوان حکمرانوں سے ان کی جہادی اسپرٹ کی وجہ سے اپیل کرتے ہیں کہ آپ محض اللہ تعالیٰ کی خاطر الجزائری مظلوموں کی حمایت میں اپنے شایان شان اقدام کریں اللہ تعالیٰ تمام پاکستانی مسائل میں آپ کی غیبی امداد فرمائیں گے۔ اس طرح عالم اسلام میں ایک وجہ اتحاد بھی پیدا ہوگی۔ برکات بھی نازل ہوں گے اور ملی فرض بھی ادا ہوگا۔ یہ امر ہم خود ارباب حکومت پر چھوڑتے ہیں کہ فرانس کو سبق دینے اور الجزائری مسلمانوں کی موثر حمایت کرنے کا کونسا بہترین طریقہ ہے۔

اگر اور کچھ نہیں تو کم از کم روٹھ جانا تو آسان ہے۔ پھر ہم فرانس سے بائیکاٹ کی تائید ہی کر دیں۔ ایجابی نہ سہی سلبی طریقہ ہی سہی سہ

سودا قمار عشق میں خسرو سے کوہکن
بازی اگرچہ لے نہ سکا سر تو دے سکا

(مدیر)

نوٹ

ترجمان اسلام لاہور کے کسی خریدار کا چندہ مبلغ چھ روپے بذریعہ منی آرڈر ۲۱ فروری کو وصول ہوا ہے۔ مگر چندہ بھیجنے والے نے اپنا نام رسید پر نہیں لکھا۔ مہربانی فرما کر چندہ بھیجنے والے بزرگ اپنا نام جلدی لکھ بھیجیں تاکہ ان کے نام اخبار جاری رہے۔

(مینجر)

دنیا جہان کی سب سے بڑی کتاب —— دنیا جہان کے سب سے چھوٹے سائز میں

قرآن مجید لاکٹ

پورے تیس سپارے معہ زیر و زبر، لمبائی ایک انچ۔ چوڑائی پون انچ وزن ۹ ماشہ۔ صفحات ۶۰۰ معہ مکمل پالش قبضہ کنڈا والی خوبصورت ڈبیہ کے، جس میں قرآن شریف ہذا تلاوت کرنے کے لئے۔ ۱ پاور کا شیشہ فٹ ہے دنیا جہان کو تسخیر کرنے کیلئے ہر وقت اپنے پاس رکھئے۔ آپ جس جگہ بھی جائیں گے لوگ سر پر بٹھائیں گے۔ دشمن زیر ہوں گے، حاکم مہربان — بیمار اپنے پاس رکھے شفا پائے۔ گھڑی کی زنجیر میں لٹکائیں، بچے کے گلے میں ڈالیں انصاف کیلئے عدالتوں میں جیب میں رکھ کر جائیں۔ دنیا بھر کے تعویذ اس کی موجودگی میں ہیچ ہیں۔ یقیناً آج تک ہر معجزہ نما تحفہ آپ کی نظروں سے نہ گذرا ہوگا — یہ زمانہ حال کی نمائشوں اور صنعتی میلوں میں دکھانے کی چیز ہے۔ بطور تحفہ اپنے دوستوں ہمعصروں اور بزرگوں کو پیش کریں گے۔ بہت کم تعداد میں رہ گئے ہیں لہٰذا جلد ہدیہ بذریعہ منی آرڈر بھیجکر یا وی۔ پی پی سے طلب فرمائیں۔ ہدیہ صرف چار روپے آٹھ آنے۔ علاوہ محصولڈاک وپیکنگ۔

المشتہر:-

مینجر لشریٰ جہاں عجائب محل منگھو پیر روڈ پوسٹ بکس نمبر ۳۶۰۵ کراچی ۱

زود پشیماں چودھری محمد علی

(از مدیر)

ہمارے وزیروں میں چودھری محمد علی کے بارہ میں بعض لوگوں کو حسن ظن ہے۔ حالانکہ یہ اپنے دوسرے وزارتی بھائیوں سے کسی طرح کم نہ تھے۔ ملک میں بہت سے غیر اسلامی امور ان کے عہد میں پروان چڑھے۔ ان کا سب سے بڑا کارنامہ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے پاکستان کو آئین دیا۔ یہ بھی ان کے خاص حامیوں کا اور غیر ملکی اور غیر اسلامی قسم کے لوگوں کا پروپیگنڈا ہے۔ ورنہ اس آئین میں اسلام نہ تھا۔ اسلام کا نام بہت جگہ استعمال کیا گیا اور اسلام کے نام سے دھوکہ دے کر غیر اسلامی باتوں کو بھی اسلام میں داخل کر دیا گیا تھا۔ اگر وہ آئین بہتر ہوتا تو آج وہ اپنی موت کیوں مرجاتا۔ اس کی خرابیاں مفصل دیکھنی ہوں تو حضرت مولانا مفتی محمود صاحب صدر مدرس مدرسہ قاسم العلوم ملتان، حضرت استاد العلماء علامہ مولانا شمس الحق صاحب افغانی اور مجاہد ملت شیخ حسام الدین صاحب کا مرتب کردہ وہ تبصرہ پڑھیں جو اس پر تنقیدات کے نام سے شائع کیا گیا تھا۔

لیکن اسی غلط پروپیگنڈے کی وجہ سے بہت سے لوگ ان چودھری صاحب کو اسلامی ذہن کا وزیر قرار دیتے ہیں، اور بعض مذہبی اجتماعات میں ان کو بلا لیتے ہیں۔ انجمن حمایت اسلام کے سالانہ جلسہ میں بھی آپ پہنچے۔ آپ نے وہاں بڑے متقیانہ انداز میں بیان فرمایا۔ (آپ کی تقریر کے چند جملے یہ ہیں)

"قوم میں خود اعتمادی اور اپنی قسمت آپ بنانے کی صفات پیدا نہیں ہوئیں۔ بلکہ اس کے برعکس یہ جذبہ پیدا ہو گیا ہے کہ ہم ڈنڈے کے لوگ ہیں اور ڈنڈے ہی سے سیدھے ہوں گے۔ جب تک ہم خارجی قوتوں سے بے نیاز نہیں ہو جائیں گے۔ اور اسی انتظار میں رہیں گے کہ کوئی دوسرا ہم پر سوار ہو کر ہمیں سیدھی راہ پر لگائے۔ معاشرہ کی اصلاح نہیں ہو سکتی۔ اگر قوم غیر قوموں اور خارجی قوتوں کا سہارا تلاش کرے تو پیچھے رہ جاتی ہے"۔ اس قسم کی تقریر ہے جو ہر دنیا دار وزیر عموماً اپنے اقتدار سے بے دخل ہونے کے بعد کیا کرتا ہے۔

چودھری صاحب سے اب کون پوچھے کہ یہ سب کچھ آپ کا برپا کیا ہوا ہے۔ آپ نے اپنی وزارت میں ملک کو خود اعتمادی کب سکھائی۔ خارجی قوتوں کی پرستش سے کب بچایا۔ غیر اسلامی عناصر کی کرتوتوں کی کب مخالفت کی۔ گندے اور لامذہب آدمیوں کی جگہ کب آپ نے اچھے آدمیوں کو آگے لانے کی سعی کی۔ خود کردہ را چارہ چیست۔ اب آپ کو دوسرے وزیروں کی طرح چپ سادھ کر ملک کی قسمت اور حکمرانوں کی تدابیر کا تماشا دیکھنا ہوگا۔ جو آپ لوگوں کی پیدا کردہ مصیبتوں کو دور کرنے کے دعوے سے مصروف عمل ہیں۔ اگر انہوں نے آپ لوگوں کی غلط کاریوں سے کچھ نصیحت حاصل کی تو شاید ملک کا کچھ بھلا ہو جائے۔

چودھری صاحب نے علامہ ڈاکٹر اقبال کے اس مصرعے پر بڑی تنقید کی ہے:۔

"عصا نہ ہو تو کلیمی ہے کار بے بنیاد"

آپ نے اپنی تقریر میں ڈنڈے کا ذکر چند دفعہ کر کے اس کو غیر موثر ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور بتایا ہے کہ عصا شعبدہ بازوں کا طلسم تو توڑ سکتا ہے۔ مگر اس سے دل نہیں جیتے جا سکتے۔ خوب سمجھے آپ اقبال کو۔ وہ تو کورے عصا کا نہیں کہتے ہیں۔ وہ تو کلیمی کا ذکر کرتے ہیں۔ اور یہ بتاتے ہیں کہ کلیمی اور روحانی اصلاحات کے ساتھ ساتھ عصا کی بھی ضرورت ہے۔ دلوں کی تبدیلی کی کامیاب کوششوں کے بعد بھی تعزیرات کا نفاذ ضروری ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ سے زیادہ تبدیلی کرنے والوں کو ماں نہیں جنی۔ لیکن وہاں بھی مرتد، زنا وغیرہ شرعی سزائیں جاری تھیں۔ ہم آپ کے دور وزارت کے ان کاموں کے تذکرے نہیں کرتے جو قرآن کے مخالف انہوں نے ایجاد کر کے تعزیرات حصہ دوم میں لکھ مارے۔ کہ جب تک سوسائٹی کی اصلاح نہ ہو یہ شرعی سزائیں جاری کرنا ظلم ہے۔ جب بھی تعزیرات جاری کرنے اور عصا استعمال کرنے کی طاقت اور ضرورت ہوگی۔ ایسا کرنا پڑے گا۔ اور ایسا کرنا فرض ہوگا۔ ڈاکٹر اقبال کلیمی کے لئے عصا ضروری قرار دیتے ہیں۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ کلیمی (اصلاح اخلاق و اعلاء کلمۃ اللہ) ہی کے لئے ڈنڈے کا استعمال صحیح ہے۔ اس کے لئے نہ ہو تو جبر و تشدد ہوگا۔ نہ کہ عصائے موسی علیہ السلام۔

مقام نبوت

ایم عبد الرحمن

سرور موجودات خاتم النبیین سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب و احترام کے بیان [illegible] مسلمانوں کو اپنی جان سے عزیز سمجھے۔ ان کا ساتھ دے۔ ان کی اقتدا کے بغیر کسی کام میں سبقت نہ کرے۔ ان کی مجلس سے بلا اجازت اٹھ کر نہ جائے۔ ان کی آواز سے اپنی آواز بلند نہ کرے۔ ان سے اس طرح کھل کر بات نہ کرے جس طرح ایک دوسرے سے کھل کر بات کرتے ہیں۔ ان کے دین کی مدد کرے۔ ان کی تعظیم کرے۔ [illegible] اور ان پر درود و سلام بھیجے۔

امام مالک فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم کا احترام وفات کے بعد بھی وہی ہے جو حالت حیات میں تھا۔ اس لئے آپ کے نام، قرب مقام، کلام اور احکام کی تعظیم واجب ہے۔ نام کی تعظیم یہ ہے کہ جب آپ کا نام لیا جائے درود شریف پڑھے۔ قرب مقام کی تعظیم یہ ہے کہ مسجد نبوی میں بلند آواز سے نہ بولے۔ کلام کی تعظیم یہ ہے کہ حدیث شریف کے درس و تدریس اور تحریر و تقریر کے وقت آواز پست رکھے۔ احکام کی تعظیم یہ ہے کہ عبادات و عادات، خورونوش و جذبات، حرکات و سکنات، معاشرت و معاملات آپ کی سنت و ہدایت کے مطابق ہوں۔ ان میں اپنی طرف سے کمی بیشی نہ کرے۔ خدا کے بعد انہیں بزرگ و برتر اور محبت کے قابل سمجھے۔ انہوں نے جس بات کا حکم فرمایا ہے اسے بلا چون و چرا قبول کرے۔ اور جس سے انہوں نے منع فرمایا ہے اس سے رک جائے۔ اسے محض [illegible] تمسخر و مذاق نہ بنائے۔ ان کے سوا کسی انسان کو حاکم حقیقی نہ بنائے۔ نہ کسی کی اس درجہ ذہنی غلامی قبول کرے۔ نہ ان کو سجدہ کرے اور نہ ان کی عبادت کرے۔

حضور نے ماضی، حال اور مستقبل کے متعلق جو کچھ فرمایا ہے۔ اسے سچ سمجھے۔ اور سچ مانے۔ اس میں شک و شبہ نہ کرے۔ مسلمان کی شان یہ ہے کہ جس امر میں بھی کوئی حدیث وارد ہوئی ہے اس میں اتباع و اقتدا کرے۔ جس طرح بعض کم فہم قرآن کے متشابہات کے مطالب و معانی سمجھنے کی فکر میں زیغ و کجروی کا راستہ اختیار کر لیتے ہیں۔ اسی طرح بعض کج فہم حدیث کی متشابہات کی بحث میں الجھ کر [illegible] میں حدیث [illegible] سمجھا [illegible] پیچھے [illegible] کا حق ہے۔ [illegible]

ایک صحابی نے [illegible] حضور [illegible] ایک شب [illegible] حضرت [illegible] حدیث [illegible] کا تھا۔ حلال حرام کا [illegible] کی بات تھی۔

[illegible]

[illegible] نہیں ہو سکتا۔ (کوہستان)

ترجمان اسلام کا بدل اشتراک

سالانہ —— چھ روپے
ششماہی —— تین روپے آٹھ آنے
فی پرچہ —— دو آنے

(منیجر)

سہ روزہ ترجمان اسلام لاہور
۹-۱۲ مارچ ۱۹۵۹ء

عالمگیر جنگ کے خطرات

وزیر اعظم برطانیہ کی ماسکو سے واپسی - امریکہ کا ردِ عمل

ہم نے گذشتہ اشاعت میں برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر میک میلن کے سفر ماسکو پر تبصرہ اور اس کو متوقع جنگ عظیم سے بچنے کی ایک تدبیر سے تعبیر کیا تھا۔ اس سلسلہ میں ہم نے کہا تھا کہ برطانیہ اپنے یار غار ولی نعمت امریکہ سے طوطا چشمی کر رہا ہے۔ اور اس کا مقصد وحید یہ ہے کہ جنگ ٹالنے کی سعی کی جائے اور اگر ناگزیر ہو تو کم از کم برطانیہ اس ایٹمی جنگ سے بال بال بچ جائے اور اگر اس طرح ہو جائے تو یہ امریکہ کے ساتھ بڑی بے وفائی ہوگی۔ تمام دنیا کی نظریں میک میلن پر لگی ہوئی تھیں۔ آخرکار وہ واپس لنڈن آ پہنچا۔ اس نے کیا کیا، کتنی گتھیاں سلجھائیں۔ روسی ریچھ سے پیچھا چھڑانے میں کہاں تک کامیابی حاصل کی۔ عالمگیر جنگ کو ٹالنے میں کتنے مرحلے طے کئے؟ ان تمام باتوں کا جواب آپ کو ان بیانات سے مل سکے گا جو میک میلن نے واپسی میں لنڈن میں - یا اسکی واپسی کے بعد امریکی ذمہ داروں نے واشنگٹن میں دیئے، یا پھر خروشیف وزیر اعظم روس نے میک میلن کی واپسی کے بعد تقریروں میں ظاہر کئے۔

لنڈن کے میک میلن کا دعوٰی

وزیر اعظم برطانیہ نے لنڈن کے دارالعوام میں بیان کیا کہ میرا دورہ روس میں کامیاب رہا۔

امریکہ کے آئزن ہاور کا بیان

امریکہ کے صدر آئزن ہاور نے کہا ابھی یہ کہنا ممکن نہیں کہ خروشیف کے ساتھ ان کی بات چیت مفید ثابت ہوئی۔

میک میلن کا بیان

روس کے ساتھ تجارتی گفتگو کے لئے برطانیہ کا ایک وفد ایک وزیر کی سرکردگی میں جائے گا۔

آئزن ہاور کا بیان

آئزن ہاور نے کہا کہ اس موقع پر ہم اور ہمارے دوست ممالک کمیونسٹ ممالک سے تجارتی پالیسی پر نظرثانی کرنے کو تیار نہیں۔ اور پھر مغربی ممالک میں ایک شریفانہ معاہدہ بھی ہوا ہے کہ کمیونسٹ ملکوں سے تجارت نہیں کی جا سکتی (گویا برطانیہ کو شریفانہ معاہدہ کا پاس نہیں)

میک میلن

میک میلن نے ماسکو میں کہا کہ جنگ نہ کرنے، ایٹمی تجربات بند کرنے اور تخفیف اسلحہ پر عمل درآمد ہونا چاہیئے۔

آئزن ہاور

آئزن ہاور نے اعتراف کیا کہ ایٹمی تجربات بند کرنے کے سلسلہ میں برطانیہ اور امریکہ میں اختلافات موجود ہیں۔ (اللھم زد فزد)

میک میلن

یہ ایک بڑا کارنامہ ہے کہ دونوں ملکوں نے یعنی روس و برطانیہ نے تسلیم کیا کہ گفت و شنید کے ذریعہ باہمی معاملات طے کئے جا سکتے ہیں۔

امریکہ کا وزیر دفاع

ہم برلن میں اپنے جائز حق سے ایک انچ بھی پیچھے نہ ہٹیں گے۔ پھر یہ بھی کہا کہ ہم کسی بھی امکانی حملہ کا دفاع کرنے کو بالکل تیار ہیں، یہاں تک کہ دشمن کو میزائیلی حملہ کرنے کی جرأت تک نہ ہو (زندہ باد جوان!)

امریکہ کے ڈیموکریٹک لیڈر کا بیان اور دھمکی!

امریکن سینیٹ کے ممتاز ری پبلکن اور ڈیموکریٹک لیڈروں نے جوش کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا کہ سوویٹ لیڈروں کو صاف صاف کہہ دو کہ برلن کے مسئلہ پر تمام ملک آئزن ہاور کے ساتھ ہے (اس کہنے سے خروشیف کانپ اٹھیگا)

روسی خروشیف کی خرمستیاں

ادھر خروشیف مشرقی جرمنی کا دورہ کرکے تقریریں کر رہا ہے اور مغربی جرمنی کو چیلنج دیتا ہے کہ روس سے مصالحانہ معاہدہ کر لو (کہ اتحادیوں کے آلہ کار یا فوجی اڈہ نہ بنوگے، نہ بناؤگے، نہ روس سے لڑنے کا نام لوگے) ورنہ روس صرف مشرقی جرمنی سے معاہدہ کر لے گا (جو تمہیں ناک چنے چبوائیگا اور پھر تمہارے دوست امریکہ تمہارے کام نہ آسکیں گے۔ کیونکہ ہم نے اعلان کیا ہے کہ جو مشرقی جرمنی کو چھیڑے گا ہم اس سے جنگ کریں گے)

امریکہ کی ہمت

امریکہ باوجود اس کے کہ اس کا ایک اہم حلیف برطانیہ اپنی چالوں سے امریکن سیاست پر ضرب کاری لگا رہا ہے۔ اپنی ضد پر اڑا ہوا اور اپنی بین الاقوامی پوزیشن مضبوط کر رہا ہے۔ پاکستان۔ ایران اور ٹرکی سے دفاعی معاہدوں پر آج کل دستخط ہو جائیں گے اور شاید یہ مضمون چھپنے تک ہو چکے ہوں گے۔

روس کے حوصلے

عراقی انقلاب کے بعد روس کی پالیسی میں دھمکیوں کا اضافہ ہو چلا ہے اس نے ایران و پاکستان کو متنبہ کیا ہے کہ دفاعی معاہدے روس کے خلاف ہیں۔ ایران کو تو وہ شاہ عراق کا حشر بار بار یاد دلا رہا ہے

حقیقت حال

جنگ عظیم کے خاتمہ پر فاتحین نے جرمنی کی اس طرح تقسیم کی تھی کہ مشرقی جرمنی پر روس کا اور مغربی پر مغربی طاقتوں کا اور برلن پر دونوں فریق کا اقتدار ہوگا۔ برلن آدھا ادھر اور آدھا ادھر ہوگا۔ اب روس اپنے مشرقی جرمنی کو مکمل آزاد کرنے کا اعلان کر رہا ہے۔ جس کے بعد وہ مغربی جرمنی یا اس کے دوستوں کو برلن میں نہیں آنے دے گا کیونکہ برلن کو آنے کے لئے ان کو مشرقی جرمنی کے علاقہ سے آنا پڑتا ہے اس کو وہ برداشت نہیں کرے گا۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ سارے برلن پر مشرقی جرمنی (روس کے دوست) کا قبضہ ہو جائے گا۔ پھر وہ مغربی جرمنی پر بھی دست درازی کیا کرے گا! اور اگر امریکہ اس کی امداد کریگا تو تیسری جنگ عظیم کا سبب بن جائے گا۔

دراصل روس نے ایران قسم کا ایک ملک مشرقی جرمنی بنانے کا ارادہ کیا ہے۔ کہ کہنے کو تو آزاد ہے جو چاہے کرے۔ مگر اس پر حملہ ہو تو روس آڑے آئے بعینہٖ یہی پوزیشن ایران کی ہے کہ کہنے کو تو وہ آزاد اور اپنی حرکات میں خود مختار ہے۔ لیکن اگر اس پر حملہ ہو تو امریکہ جنگ کرنے پر ادھار کھائے ہوئے ہے۔

ایران کی تشویش

ایران نے روس سے اس معاہدہ کو منسوخ کرنے کا یکطرفہ اعلان کر دیا ہے جو ۱۹۲۱ء میں کیا گیا تھا کہ ایران میں کسی خارجی طاقت کی مداخلت کی شکل میں روس کو حق ہوگا کہ وہ بھی ایران میں فوجیں داخل کر دے۔ اب ایران نے روسی دھمکیوں کے جواب میں اس معاہدہ کی منسوخی کا اعلان کر دیا ہے اور خطرات کے پیش نظر روس و ایران کی دو ہزار میل لمبی سرحدات پر احتیاطی تدابیر عمل میں لائی گئی ہیں۔

اب اس صورت حال نے تمام دنیا کو پریشان کر رکھا ہے اور اسی لئے برطانیہ کا وزیر اعظم امریکہ کی پروا کئے بغیر روس جاتا ہے اور جنگ نہ کرنے کے معاہدہ پر بات چیت کرتا ہے۔ تاکہ اگر جنگ شروع ہی ہو جائے تو انگلستان کسی طرح بچ رہے۔

(غلام غوث ہزاروی)

ضروری گزارش

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دینا ضروری ہے۔ ورنہ تعمیل ارشاد مشکل ہوسکے گی۔ (مینیجر)

Scanned with CamScanner

صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانہ کے ایمان افروز حالات

(قسط نمبر ۳۱)

(از حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب مرحوم - مہتمم دارالعلوم دیوبند)

الغرض جبلہ کے واقعہ میں ہم سرسری کی گہرائیاں کو قابل اعتماد ٹھیرالیں تو کچھ خرابی لازم نہیں آتی جبلہ کے اس مفصل واقعہ سے ہم کو بہت سے اہم نتائج حاصل ہوتے ہیں۔

نتیجہ اول

اسلام نے جو مکمل قانون دنیا کے سامنے پیش کیا اس کی ایک جیتی جاگتی ہوئی اور روشن مثال مساوات و حریت کی بھی تھی۔ اسلام نے اپنے اصول میں شریف۔ رذیل۔ امیر۔ غریب۔ حاکم و محکوم کو ایک سطح پر مساوات پر چلایا اور شیر بکری کو ایک گھاٹ پانی پلایا اس مساوات میں مسلم و غیر مسلم کا امتیاز بھی نہ تھا۔ کیونکہ مسلمانوں کے عہد میں داخل ہو کر غیر مسلموں کے حقوق بھی مسلمانوں کے حقوق کے برابر ہو جاتے تھے اور اسلام کے یہ اصول محض نمائشی نہ تھے۔ بلکہ حقیقی تھے جن پر عملدرآمد کرانا خلیفۂ وقت اور اس کے عمال کا فرض عین تھا۔

نتیجہ دوم

اسلام کے اعلیٰ اور برتر قانون نے جہاں اس کی اجازت نہیں دی کہ کسی کو بزور و جبر مسلمان بنایا جائے وہیں اس نے یہ بھی گوارا نہیں کیا کہ جو شخص قوانین اسلام کو حقارت کی نظر سے دیکھے یا کسی قانون سے اپنے آپ کو مستثنیٰ سمجھے وہ اس کے حلقہ میں رہ سکے۔ اسلام کی حقیقی کسوٹی پر جو پورا اترتا تھا۔ وہی اس کے اندر رہ سکتا تھا۔ ورنہ جبلہ کی طرح نکال باہر کر دیا جاتا تھا۔

نتیجہ سوم

صحابہؓ کو اسلام کی اشاعت کو حکم تھا اور وہ اس حکم کی نہایت رغبت و شوق سے تعمیل کرتے تھے۔ ان کو اس سے زیادہ کوئی امر محبوب نہ تھا۔ ایک شخص بھی ان کے ذریعے سے اسلام میں داخل ہو جائے تو دنیا کی تمام نعمتوں اور دولتوں سے اس کو بہتر اور مقدم سمجھتے تھے۔ لیکن باایں ہمہ شفقت و رغبت احکام اسلام کے بھی اس درجہ پابند تھے (یا آج کل کی اصطلاح میں اس قدر متعصب اور تنگ خیال تھے) کہ اگر دنیا بھی اسلام یا مسلمانوں کے مخالف بن جائے تب بھی کسی ایک حد شرعی کو چھوڑنا یا کسی اسلامی قانون کو بدلنا گوارا نہ کرتے تھے۔ ایک وہ دن تھا کہ جبلہ نہایت احتشام اور عزت کے ساتھ مدینہ منورہ میں داخل ہوا۔ مدینہ کے مرد و عورت بچے بوڑھے اس کے دیکھنے کے لئے گھروں سے نکل پڑے تھے کنواری لڑکیاں بھی جھروکوں میں سے اس اسلامی شان کو دیکھنے کے واسطے چھتوں پر چڑھ گئی تھیں حضرت عمرؓ نے بھی اس کے واسطے وہی معاملہ فرمایا جو ایک بادشاہ کے ساتھ ہونا چاہیئے اس کے استقبال کے لئے جلیل القدر صحابہ بھیجے گئے اور اس احترام و شان کے ساتھ وہ مدینہ لایا گیا اور شایان شان اس کی مہمانی کی گئی۔ لیکن ایک دن وہ آیا کہ اس نے بادشاہی کی نخوت میں غریب مسلمان کو ذلیل سمجھ کر دست تعدی دراز کیا اور حضرت عمرؓ کے ارشاد: لک مالنا (تیرے لئے وہی ہے جو ہمارے مسلمانوں کے لئے) کو یاد رکھ کر اپنی رفعت و عزت کو بڑھانا اور دوسرے جملہ علیک ما علینا (تجھ پر وہی باتیں لازم ہیں جو ہم پر) کو فراموش کر کے اپنی برتری کو قائم رکھنا چاہا تو حضرت عمرؓ نے کچھ بھی پرواہ نہ کی۔ اور اس کے ساتھ مثل عام رعایا کے معاملہ کر کے برسر مجمع قصاص کے واسطے ہوئے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ بدبخت راتوں رات مع اپنے لشکر کے مکہ معظمہ سے نکل بھاگا اور ہرقل کے پاس جا کر نصرانی بن گیا۔ نار کو عار پر ترجیح دی ممکن ہے کہ حضرت عمرؓ کے اس تشدد کو کوئی شخص تعصب و تنگ خیالی پر محمول کرے یا ان کو سوء تدبیر اور ناعاقبت اندیشی کا مجرم بنانے کو تیار ہو جائے اور یہ کہہ گذرے کہ تھوڑے سے تشدد پر ایک بادشاہ اور اس کے ساتھ کے سو مسلمانوں کو اسلام کی دولت سے محروم کر دیا اور مسلمانوں کے مقابلہ کے لئے ایک ایسا دشمن پیدا کر دیا جو ان کا ہم قوم تھا اور جو ان کے رازوں کے طور و طریق اور ان کے خصائل و عادات پر مطلع تھا۔ لیکن سچ یہ ہے کہ اس سے اسلام کو کچھ بھی ضعف نہیں پہنچا۔ بلکہ اس ضابطہ و قانون نے لاکھوں غیر مسلموں کو مائل بہ اسلام کر دیا۔

جبلہ کے مرتد ہو جانے سے جس قدر نقصان متصور ہو سکتا تھا اس سے ہزار گونہ فائدہ پہنچ گیا اور اس وقت سے اس وقت تک اسلام کا قانون مساوات دنیا بھر کے واسطے رہبر بن گیا۔ جو لوگ معاملات دینیہ میں پختہ کاری اور حدود شرعی سے تجاوز نہ ہونے کو تعصب و تنگ خیالی سمجھتے ہیں ان کو ذرا غور و فکر سے کام لینا چاہیئے۔ اس میں شک نہیں کہ حضرت عمرؓ کو جبلہ کے مرتد ہو جانے کا قلق تھا۔ اور جبلہ بھی اسلام کی خوبیوں سے بخوبی آشنا ہو گیا تھا۔ اسی وجہ سے جب جبلہ نے دوبارہ مسلمان ہونے کی خواہش ظاہر کر کے تحت شرائط پیش کیں جن میں ایک یہ بھی تھی کہ حضرت عمرؓ اپنی صاحبزادی کا نکاح مجھ سے کر دیں تو حضرت عمرؓ نے کل ایسی شرطیں کہ جن سے اسلام کے کسی ایک حکم شرعی پر مضر اثر نہ پڑتا تھا۔ اور عام مسلمانوں کی بدنامی نہ ہوتی تھی قبول فرما لیا۔ مگر بدبختی نے جبلہ کا پیچھا نہ چھوڑا اور قبل اس کے کہ اس کو شرائط کی منظوری کی اطلاع پہنچے وہ راہیٔ عدم ہو گیا۔

نتیجہ چہارم

یہ بھی ممکن تھا کہ حضرت عمرؓ فزاری کو مالی معاوضہ لینے یا معاف کر دینے پر آمادہ فرما دیتے اور اس میں ذرا بھی تردد نہ تھا۔ اگر جبلہ ہمت کر کے قصاص دینے پر رضامندی ظاہر کر دیتا تو حضرت عمرؓ اس معاملہ کو بہ تراضی طے فرما دیتے اور نوبت قصاص نہ پہنچتی۔ یہ بھی ممکن تھا کہ آپ کی فہمائش پر فزاری اول ہی معاف کر دیتا اور یہاں تک نوبت نہ پہنچتی مگر آپ اپنی شان محدثیت و فراست سے اس امر کو بخوبی جانتے تھے کہ جبلہ میں خود سلطنت و نخوت کفر ابھی موجود ہے۔ اس کا علاج اگر ابھی نہ ہوا تو یہ مادہ ترقی پذیر ہو کر انجام کار اس سے زیادہ بری صورت میں ظاہر ہوگا۔ جس کا تدارک دشوار یا ناممکن ہو جائے گا۔ اس لئے آپ نے اس کو قصاص دینے پر مجبور کیا۔ اگر جبلہ اول ہی مرتبہ اس تلخ گھونٹ کو حلق سے اتار لیتا تو دین و دنیا کی عزت اس کو نصیب ہوتی۔ عوام و خواص کی نظروں میں زیادہ وقعت سے دیکھا جاتا اور انجام کار اس کو پچھتانا نہ پڑتا۔ اور جہاں تک حضرتؓ کی فراست و حسن تدبیر کا خیال کیا جاتا ہے۔ یہ یقینی بات تھی کہ جبلہ کو قصاص دینے کی نوبت نہ آتی فقط اس کی آمادگی ظاہر ہونے پر فزاری کو معاف کر دینے کا فوراً خیال ہوتا یا آپ کا ایما ہو جاتا اور جبلہ پر کسی قسم کا بدنما دھبہ نہ لگتا۔ جبلہ نے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے قاصد سے منجملہ شرائط قبول اسلام ایک شرط یہ بھی کہی تھی کہ حضرت عمرؓ اپنی صاحبزادی سے میرا نکاح کر دیں اس کا منشا بظاہر یہ تھا کہ امیر المومنین کی جانب سے جو قصاص کا حکم اور ارتداد کی سزا کی دھمکی دی گئی تھی جس سے جبلہ نے اپنی ہتک سمجھی تھی۔ وہ اس طرح زائل ہو جائے۔ نکاح کی شرط اول تو فی نفسہ اکثر اوقات ناقابل برداشت ہوتی ہے ایسی شرط کا پورا ہونا تو درکنار سننا بھی بسا اوقات گرانی سے خالی نہیں ہوتا۔ خصوصاً ایسی حالت میں کہ خود شرط لگانے والا خلیفۂ اسلام کے فیصلے سے روگردانی کر کے حدود اللہ کو توڑ کر نکل بھاگا ہو۔ اس کے لئے تو یہ شرط جس قدر بھی ناممکن العمل ہوتی کم تھا۔ لیکن خلیفۂ اعظمؓ کا بلا کسی ناگواری کے اس شرط کو تسلیم فرما لینا صاف طور سے اس کو بتلا رہا ہے کہ انہیں اسلام سے بڑھ کر پیاری کوئی چیز نہ تھی یؤثرون علی انفسہم کے سچے مصداق اور اشداء علی الکفار رحماء بینہم کے برحق نشان تھے۔ چونکہ اس شرط کا تعلق صرف حضرت عمرؓ کی ذات سے تھا۔ خلافت و امامت سے اس کا کوئی علاقہ نہ تھا۔ اس لئے حضرت عمرؓ کو یہ ناگوارا نہ ہوا کہ میرے کسی ذاتی معاملہ کی وجہ سے جبلہ دولت اسلام سے محروم رہے اور وہ جو حدیث میں آتا ہے کہ مومن کامل انسان اس وقت نہیں ہوتا جب تک ماں سے باپ سے، بیوی سے اور بچوں سے اور کل انسانوں سے زیادہ خدا کے رسول سے محبت نہ کرے۔ اسے حضرت عمرؓ نے اس واقعہ میں کر کے دکھلایا الآن یا عمر تم ایمانک کی جو بشارت حضرتؐ ترجمان وحی الٰہی کی زبان فیض نشان سے دی گئی تھی وہ ہو بہو پوری ہوئی۔ اس واقعہ سے جہاں یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عمرؓ درباره دین کسی بڑے سے بڑے کی ذرا بھی پروا نہ کرتے تھے۔ وہیں یہ بھی نکلتا ہے کہ دین کی ترقی و عروج کے لئے وہ مال و زر، فرزند و زن کی بھی کوئی حقیقت نہ سمجھتے تھے اور ان کے ہر کام میں للہیت نفسانیت پر مقدم رہتی تھی۔ حضرت عمرؓ مسلمانوں کے جسمانی اور روحانی خلیفہ تھے۔ آپ جس طرح ان کے ظاہری اخلاق و اطوار کی پابندی احکام شرع کی نگہداشت کرتے تھے۔ اسی طرح یہ بھی چاہتے تھے کہ ان کے باطنی اوصاف و ملکات میں جن پر حقیقتاً اسلام کا مدار ہے۔ نقصان نہ آئے وہ دنیا میں پڑ کر اپنے برتر اخلاق و کمالات کو نہ کھو بیٹھیں۔ اس لئے آپ مسلمانوں کو برابر

(باقی صفحہ ۷ پر)

Scanned with CamScanner

اسلامی لائبریری نورپور نورنگا

بقیہ: صحابہ کرام کے زندگی کے حالات

ایسی ہدایات فرماتے تھے۔ جن سے ان کے حقیقی اسلامی کمالات میں کمی نہ آئے۔ اور بجائے اخلاق فاضلہ کے اوصاف رذیلہ متمکن ہو جائیں اور خود بھی اپنے نفس کے ساتھ یہی معاملہ فرماتے تھے۔

آپ اگر ایک طرف جلیل القدر صحابہؓ کی خدمت میں ہزاروں اشرفیاں بھیجکر اس امر کو آزماتے تھے کہ کہیں دنیا کی محبت تو ان کے قلب میں جاگزین نہیں ہوگئی۔ اسی طرح ذرا ذرا سی بات پر اپنے نفس سے بھی مطالبہ کرتے تھے۔ اور ہر خطرہ و اندیشہ کے وقت اپنے نفس کا علاج فرماتے تھے۔ ایک دفعہ قبائل عرب کے وفود (ڈیپوٹیشن) اپنے معاملات پیش کرنے بارگاہ خلافت میں حاضر ہوئے۔ تمام معاملات کو طے کرنے کے بعد دربار برخاست ہوا تو خلیفۃ المسلمین حضرت عمرؓ کندھے پر مشکیزہ اٹھا کر ایک غریب مسلمان کے یہاں پانی بھرنے تشریف لے گئے۔ کسی نے اس خصوصیت کا سبب دریافت کیا کہ آپ بنفس نفیس خود کیوں تشریف لے گئے۔ اگر اس کے یہاں پانی کی ضرورت تھی تو کسی خادم کو حکم فرما سکتے تھے۔ فرمایا کہ وفود کے آنے سے جو ایک قسم کی بڑائی پیدا ہونے کا اندیشہ تھا۔ اس کے معالجہ اور نفس کی اصلاح کے واسطے ایسا کیا۔ یہ تھی حقیقی سیاست اور تہذیب جس سے فقط معاملات باہمی کی اصلاح مقصود نہ تھی۔ بلکہ اصل مقصود اخلاق و ملکات کی تہذیب تھی۔ جن کی اصلاح پر کل معاملات کی درستی موقوف ہے اور جن کے فاسد ہو جانے پر کل حالات بدلتے اور معاملات بگڑتے جاتے ہیں۔ حضرت عمرؓ خود اپنے نفس کے ساتھ یہ معاملہ فرما کر رعایا کی اصلاح کی فکر فرماتے تھے اور یہی وہ گر تھا جس سے اسلام نے دلوں پر قبضہ کیا

(باقی)

ناغہ کے روز دنبہ ذبح کرنے پر پیر و مرید کی گرفتاری

کاموں کی پولیس نے کوٹ تیلا کے ایک پیر فدا حسن اور ان کے مرید اللہ دتہ ماچھی کو ناغہ کے روز دنبہ ذبح کرنے کے الزام میں مارشل لاء کے ضابطہ نمبر ۴۹ کے تحت گرفتار کیا ہے۔ ایک مرید نے پیر کو دنبہ پیش کیا۔ جسے ذبح کر کے پکا کر غریبوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ چنانچہ پولیس نے پیر اور مرید کو گرفتار کر لیا ہے۔

(نامہ نگار)

تقدیر

از مولانا غلام غوث ہزاروی

(قسط نمبر ۱۰)

جواب کا خلاصہ یہ ہوا کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتے تو تمہاری سوسائٹی اچھی پیدا کر دیتے۔ ماحول نیک ہو جاتا۔ دن بدن ویسے سامان بنتے اور تم نیک ہی رہتے۔ نیکی ہی کرتے ولو شاء لهدٰكم اجمعين (اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو صحیح راستہ پر چلا دیتا) لیکن اس کی حکمت کا تقاضا یہ نہیں ہے۔ وہ نہ جبراً نیک بنانا چاہتا ہے نہ بدکار۔ اس کی مشیت یہی ہے کہ اچھے اور برے دونوں ہوں۔ جنت اور دوزخ بھی رہے یہ میرے عطا کردہ قوت فیصلہ کو جدھر پھیر دینگے اسی طرف ہم ان کو چلا دیں گے۔ اس کو برائی پسند نہیں لا یرضٰی لعبادہ الکفر (وہ بندوں کے لئے کفر کو پسند نہیں کرتا) لیکن اسکی مشیت یہی ہے کہ بندوں کا امتحان ہو۔ وہ ہماری بتلائی ہوئی دو راہوں میں سے جس کو چاہیں ہمارے دیے ہوئے قوت فیصلہ سے اختیار کر لیں۔ بس یہ ذرا سا رجحان اسکے مستقبل کی تباہی یا آبادی کا سامان ہے۔ ملکوں کی خو خصلت، زمانوں کے عادات، ماں باپ کے اثرات، ماحول اور سوسائٹی کے اعمال یہ سب اللہ تعالیٰ نے پیدا کئے ہیں۔ وہ چاہتا تو سب کو ایک طرح پیدا فرما دیتا۔ لیکن اس کی حکمت و مشیت یہ نہیں۔ وہ اچھے گوہروں۔ نیک فطرتوں اور قابل جواہروں کو جانتا۔ ان کی تربیت کرتا اور ان کو اصل مراد کرنے کے لئے ہدایت سبل کا انتظام کرتا ہے۔

اسی طرح وہ بدفطرتوں کو جانتا رحیم و کریم مالک سے بے اعتنائی برتنے والوں کو پہچانتا اور ان کو ان کے کردار کے مطابق دوری و مہجوری کے راستوں پر ڈال دیتا ہے۔ جدھر جو جانا چاہتا ہے جانے دیتا ہے۔ بلکہ پہلے سے اس کے لئے اس کے مطابق انتظام مقرر کر رکھے ہیں۔ اس کے اس ازلی علم کے عین مطابق انہی مقررہ لائنوں پر سب کو چل کر اپنی محدود و ابتلاء کے بعد لامحدود انتہا کو دیکھنا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی محبت و معرفت نصیب فرمائے۔ آمین۔

غالباً آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہیں تو سوسائٹی اور دیگر اسباب ترغیب اچھے بنا کر اس کے لئے اچھائی کی خواہش کرنے کا انتظام فرما سکتے ہیں۔ جس کے بغیر اس کا اپنے ماحول اور برائی کے محرکات سے بچ نکلنا اور نیکی کی خواہش کرنا عادتاً محال ہے۔ پس وہ نہ چاہیں تو یہ نہیں نکل سکتا۔ اور باری تعالیٰ کا عدل ہے۔ اس کو قوت فیصلہ (اختیار) کے غلط استعمال کے نتائج تک پہنچا دے اور چاہے تو سمجھنے کی توفیق عطا فرما دے۔ یہ محض اس کا فضل ہے۔

پہلی صورت میں دوزخ یا سزا کی جو صورت بھی ہو وہ اس کے اپنے افعال و اعمال کی اخروی شکل و صورت ہے۔ یہاں اگر زانی کو زانی اور چور کو چور کہنا ظلم نہیں اسی طرح اسکو جہنمی یا دوزخی کہنا ظلم نہیں۔ وہ آگ اسی زنا و گناہ کی حقیقی شکل ہے۔ اگر یہاں کسی مجرم کو سزا دینے پر اعتراض نہیں تو وہاں کیوں اعتراض ہے۔ یا یوں سمجھیں کہ مبدا فیاض سے ہر وقت ہر آن ظہور ربوبیت ہوتا رہتا ہے۔ ہر چیز کی پرورش جاری رہتی ہے جیسے بارشیں ہوتی ہیں تو زمین کے اندر کے تمام مواد اپنی اپنی استعداد کے مطابق نشو و نما پاتے اور پھلتے پھولتے ہیں۔ اسی طرح گناہ کا یہ پودا ابھی قیامت میں شاندار شجر خبیثہ بنا ہو گا (اور یہاں کی آتش کفر و عناد وہاں عظیم دوزخ کی شکل میں نمودار ہو گی۔ مگر یہ سب انتظامات علم ازلی کے مطابق پہلے سے تیار ہو چکے ہیں۔ گویا اخروی عذاب انہی دنیوی اعمال بد کی آنجہانی صورت ہو گی۔ اسی کو حضرت علامہ استاذ المحدثین مولانا انور شاہ صاحب نے اپنے فارسی کے شعر میں یوں ارشاد فرمایا ہے ؎

دانہ خلاف تخم نہ ہرچہ بود زجنس قدر
آنچہ کہ کشتہ درو حنظہ بہ حنظہ جو بہ جو

کہ جو تخم بویا ہے وہی پھل کھاتا ہے۔ تو سزا عین عدل ہے اور انعام و اکرام محض فضل۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہم سب کا حشر اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کے ساتھ کرے۔ اور ہمیں یہ توفیق بخشے کہ جیسے بھی اس کے پاک رسول نے فرمایا۔ اس پر بغیر چوں و چرا کے ایمان لے آئیں یہ چند سطریں بعض نیک فطرۃ اور حق پسند دوستوں کی خاطر لکھ دیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

غلام غوث ہزاروی

صدر ناصر بھارت کا دورہ کرینگے

نئی دہلی۔ باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ عرب جمہوریہ کے صدر جمال عبدالناصر آئندہ جون میں بھارت کا دورہ کریں گے۔

اسلامی آئین مرتب کرنا آسان کام نہیں ہے

مسٹر منظور قادر وزیر خارجہ کا جڑانوالہ میں خطاب

جڑانوالہ ۸ مارچ وزیر خارجہ پاکستان مسٹر منظور قادر نے جڑانوالہ میں جلسہ عام سے خطاب کیا ہے کہ اسلامی آئین مرتب کرنا آسان کام نہیں ہے اس میں سب سے بڑی رکاوٹ مسلمانوں میں بہتر فرقوں کی موجودگی اور وہ تشریحات ہیں جو انہوں نے قرآن حکیم اور سنت کی ہیں۔ اور جو ایک دوسری سے مختلف ہیں۔ مسٹر منظور قادر نے کہا کہ ایک قابل عمل آئین مرتب کرنے کے لئے قوم کی صفوں میں مکمل اتحاد کی ضرورت ہے۔ آپ نے کہا کہ جب قوم متحد ہو جائے گی تو وہ اپنے نمائندے منتخب کرے گی اور وہ جس آئین کو پسند کریں گے۔ اختیار کر لیں گے۔

آپ نے کہا کہ آئین چاہے کتنا ہی اچھا کیوں نہ ہو۔ لیکن اسے اس وقت تک چلایا نہیں جا سکتا جب تک کہ اچھے نمائندے نہ چنے جائیں۔

الجزائری رہنماؤں کی منتقلی

پیرس ۸ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ الجزائری رہنما محمد بن بیلا اور دوسرے الجزائری قیدیوں کو گزشتہ رات پیرس کی جیل سے فوجی قلعہ میں منتقل کر دیا ہے

نئے فکر کی نئی کتابیں

مولانا عبید اللہ سندھی کی تصانیف

اردو شرح حجۃ اللہ البالغہ قیمت چار روپے

علیٰ سید (اردو ترجمہ محمودیہ) قیمت ایک روپیہ چار آنے [illegible]

قرآنی دستور انقلاب ہدیہ دو روپے آٹھ آنے۔

عنوان انقلاب۔ ہدیہ ایک روپیہ چار آنے

جنگ انقلاب۔ سورہ محمد کی انقلابی تفسیر۔ ہدیہ ایک روپیہ چار آنے

امام ولی اللہ اور ان کا فلسفہ عمرانیات و معاشیات۔ (از شیخ بشیر احمد بی۔ اے لدھیانوی) اس میں امام ولی اللہ دہلوی کے معاشیات اور سوشیالوجی کی تشریح کی گئی ہے۔ قیمت دو روپے آٹھ آنے [illegible]

قرآنی فکر انقلاب۔ سورۃ اخلاص سورۃ فلق اور سورۃ الناس کی تفسیر قیمت ۱۲ آنے

قرآنی اصول انقلاب۔ یعنی سورۃ عصر کی حکیمانہ تفسیر۔ قیمت آٹھ آنے

(ملنے کا پتہ)

مکتبہ بیت الحکمت بیرون دہلی دروازہ لاہور

حکماء کا صفحہ

انگریزی ادویہ کا استعمال

ہم نے کسی گذشتہ اشاعت میں اس پابندی کے خلاف مدلل احتجاج کیا تھا کہ یونانی حکیموں کے لئے مغربی ادویہ کا استعمال شجر ممنوعہ کیوں بنا دیا گیا۔ ہم کسی معیار کے خلاف نہیں۔ لیکن کسی کا جائز حق چھین لینا کیسے صحیح ہو سکتا ہے۔ حدیث شریف کا مضمون ہے۔ کلمۃ الحکمۃ ضالۃ المومن کہ دانائی کی بات تو مسلمان کی گم شدہ چیز ہے جہاں ملے لے لے۔ ہمارا نہ یہ مقصد ہے کہ پاکستان میں ادویہ تیار نہ ہوں۔ نہ یہ مقصد ہے کہ ہر آدمی ہر طرح کی انگریزی ادویہ استعمال کرتا رہے اور نہ ہی ہم نے اس سے انکار کیا ہے کہ اکثر ایجادات حکماء اسلام ہی کی مہربانی سے عالم وجود میں آئی ہیں۔ اور نہ ہی ہم یہ کہتے ہیں کہ یونانی یا ویدک اطباء کے پاس علمی یا عملی سرمایہ نہیں ہے۔ یہ سب کچھ اپنی جگہ درست ہے۔ مگر مزید حکماء کے اس جائز حق پر کہ وہ کسی چیز کو مفید سمجھیں استعمال کریں۔ کیوں سختی سے پابندی لگائی گئی ہے۔ اب ادویہ تیار کریں۔ مرکبات تیار کریں۔ جواہر کے لئے لیبارٹیاں قائم کریں۔ اپنے طریق علاج کو بہت آگے لانے کی کوشش کریں۔ لیکن جب تک جڑی بوٹیاں دس سال کی پرانی ملتی ہیں۔ طباشیر تک کا ملنا لاہور میں مشکل ہو جائے۔ الائچی خورد کو ہم ترستے رہیں۔ اصلی کی جگہ نقلی دواؤں نے لے رکھی ہو۔ ان مشکلات پر قابو پانے تک جن حضرات کو مغربی ادویہ کا پورا پورا تجربہ ہے۔ ان کو ان سے استفادہ کرنے سے آپ ان کو نہ روکیں۔ درحقیقت اس فن میں بھی دیسی حکماء نے بیسیوں جگہ ڈاکٹروں کو مات کر ڈالا تھا۔

یہ انہی کی سازشوں کا نتیجہ ہے کہ گذشتہ وزارت نے (جس کو وزیر کہنا ساری قوم کی توہین ہے) اس قسم کے قوانین جاری کئے ہمارا منشا تھا کہ طبی بورڈ جہاں اور بیسیوں مسائل پر غور کرتا ہے۔ اس پر بھی غور کرے۔

لیکن چونکہ صفحہ حکماء عام حضرات حکماء کے تبادلہ خیالات کے لئے وقف ہے اس لئے ہم نے محترم شیخ قمرالدین صاحب نصرت اعظم طبی لیبارٹری عقب شاہ محمد غوث لاہور کا وہ تردیدی مضمون جو اپنے موضوع میں مدلل ہے شائع کیا۔ ہم حکیم صاحب موصوف کی تمام باتوں سے اصولاً متفق ہیں۔ لیکن نہ تو ہر جبکہ آپ کی طرح باکمال اور متقی حکماء موجود ہیں اور نہ ہی فن کی پوری خدمت کرنے سے پہلے تک ایسی آسانیوں کی مخالفت صحیح ہے اور نہ ہی ہم اپنی اس تحریر کے لئے مدعی ہیں۔ ہم نے بحث یا غور کے لئے ایک مسئلہ فن کے ذمہ دار حضرات کے سامنے پیش کرنا تھا اور بس۔

حکیم صابر ملتانی صاحب توجہ فرمائیں

ماہ فروری کے رجسٹرڈ طبی فرنٹ کے صفحہ ۲۸ پہ "مارشل لاء حکام کی خدمت میں دردمندانہ اپیل" کے زیر عنوان آپ لکھتے ہیں:۔

"چونکہ یہ جماعت (پاکستان یونانی اینڈ آیورویدک طبی کانفرنس) طبی بورڈ کی کرتا دھرتا بن گئی ہے۔ اس لئے اطباء اور ویدوں کی اکثریت ان کی طرف ہی چلی جا رہی ہے۔ اگر بورڈ ہمارے قبضہ میں ہوتا تو کوئی بھی فرد ان کی جماعت کا ممبر نہ بنتا۔ بلکہ ہمارے ساتھ شریک ہونا فخر کرتے۔"

صابر صاحب جیسے سمجھدار آدمی کی طرف سے ایسی بات پڑھ کر افسوس ہوا کہ انہوں نے فن طب سے تعلق رکھنے والے تمام افراد کو ایک ہی لاٹھی سے ہانکنے کی کوشش کر کے حکماء اور اطباء کی ایک بہت بڑی تعداد کو ٹھیس پہنچائی ہے۔ حکماء و اطباء کوئی بھیڑ بکریاں نہیں ہیں کہ آنکھیں بند کر کے ہر ایک راہرو کے پیچھے چلنا شروع کر دیں۔ اور نہ ہی سب کے سب اتنے ضمیر فروش اور خود غرض ہیں کہ ہر چڑھتے سورج کی پوجا کرتے پھریں۔ صابر صاحب نے یا تو اس طبقہ کو سمجھنے میں غلطی ہوئی ہے۔ اور یا انہوں نے یہ لکھتے وقت محض ایک محدود حلقہ کو ہی مدنظر رکھا ہے۔ اگر انھوں نے اس معزز طبقہ کے تمام افراد کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے تو انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ انھوں نے حکما و اطبا اور ویدوں کی ایک بہت بڑی تعداد کی توہین کا ارتکاب کیا ہے۔ ان کے علم میں اضافہ کی خاطر میں یہ بھی بتائے دیتا ہوں کہ اس وقت بھی حکماء و اطبا اور ویدوں کی خاصی بڑی تعداد مذکورہ جماعت سے کوئی تعلق نہیں رکھتی۔ اور وہ خود موجودہ حالات اور مختلف جماعتوں اور افراد کے طرز عمل کو سمجھنے کی اہلیت رکھتے ہیں اور بغور مطالعہ کر رہے ہیں۔ صابر صاحب کی نظر سے یقیناً اخبارات میں ایسے مضامین گزرے ہوں گے جن میں حکما و اطباء وقتاً فوقتاً مرکزی طبی بورڈ اور مختلف طبی جماعتوں پر تعمیری تنقید اور مشورے بھی دیتے رہتے ہیں۔

امید ہے صابر ملتانی صاحب فراخدلی سے کام لیتے ہوئے اپنے الفاظ پر نظر ثانی کر کے اور وضاحت کر کے اس معزز طبقہ کی تشفی کرنے کی کوشش کریں گے۔

حکیم محمد سلیم مطب نصرت طبی ریسرچ لیبارٹری
عقب شاہ محمد غوث لاہور

حکماء کی دینی خدمات

حضرت مولانا حکیم میاں محمد شفیق صاحب قاضی خیل چارسدہ ضلع پشاور دارالعلوم دیوبند و جامعہ اسلامیہ ڈابھیل کے فاضل اور جامعہ طبیہ دہلی کے مستند الاطباء ہیں۔ عرصے سے چارسدہ میں شفائی دواخانہ (رجسٹرڈ) قائم کر کے طبی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ انجمن الاطباء تحصیل چارسدہ کے سکرٹری ہیں اور ساتھ ہی دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ کے مہتمم و ناظم تعلیمات ہیں۔ جامع مسجد چارسدہ کے خطیب۔ میلاد کمیٹی چارسدہ بازار کے صدر اور ادارہ تبلیغ الاسلام چارسدہ کے بانی و امیر اور سابق جمعیۃ علماء اسلام کے ضلع پشاور کے ناظم اعلیٰ ہونے کے علاوہ تبلیغی جماعت میں بھی حصہ لے رہے ہیں

نسخہ جات

برائے امراض شکم:۔

مرچ سیاہ ایک تولہ۔ نوشادر ایک تولہ۔ گیرو دو تولہ۔ ہر سہ اشیاء کو باریک پیس کر نگاہ رکھیں۔ خوراک دو رتی۔

فوائد:۔ درد شکم۔ اپھارہ وغیرہ کے لئے مفید ہے۔ اور دانتوں کے لئے بطور منجن اور درد سر۔ نزلہ زکام کے لئے بطور نسوار استعمال کریں نہایت مفید پائیں گے۔ مطب میں رکھنے کی دوا ہے

برائے پیچش:۔

افیون تولہ۔ سہاگہ بریاں تولہ۔ شنگرف رومی تولہ مصطگی رومی تولہ۔ پانی کی مدد سے رتی رتی کی گولیاں بنالیں۔ تین تین چار چار گھنٹہ بعد ایک گولی ہمراہ جغرات یا انار دانہ کا پانی یا لعاب [illegible] وغیرہ کے ساتھ استعمال کرائیں۔

ہر قسم کی پیچش کے لئے نہایت بھروسہ کی دوا ہے۔

(نوٹ) اگر قبض ہو تو روغن زیتون وغیرہ سے رفع قبض کر لیں۔

(حکیم محمد سلیم مطب نصرت طبی ریسرچ لیبارٹری لاہور)

طبیہ سب کمیٹی کوڑے شاہ زیریں منٹگمری

سید محمد علی شاہ ناظم اعلیٰ ڈسٹرکٹ طبیہ کمیٹی کی تحریک پر طبیہ سب کمیٹی کوڑے شاہ زیریں کی تشکیل عمل میں لائی گئی اور مندرجہ ذیل عہدہ داران کا انتخاب ہوا۔

صدر۔ حکیم سید محبوب علی شاہ صاحب
نائب صدر۔ حکیم محمد ابراہیم صاحب
جنرل سکرٹری۔ حکیم سید اشرف حسین صاحب
کنوینر۔ حکیم سلیمان صاحب
سرپرست۔ حکیم پیر تقی شاہ صاحب رئیس اعظم

اتفاق رائے سے شفاء الملک حکیم محمد حسن صاحب قرشی صدر طبی بورڈ پر اعتماد کی قرارداد پاس کی گئی۔

جنرل سکرٹری حکیم سید اشرف حسین طبیہ سب کمیٹی

سلاجیت مصفیٰ

سلاجیت دراصل پتھر کا گوند ہے جو بفضل تعالیٰ انسانی جسم کو پتھر کی طرح مضبوط کر دیتا ہے۔ پیشاب کی کثرت۔ گردے اور ہڈی کا علاج ہے۔ مقوی بدن۔ مغلظ ہونے کے سوا درد کمر اور نمونیہ وغیرہ کے لئے بھی مفید ہے۔ اکثر جاڑوں میں استعمال کی جاتی ہے۔ یہ گلگت وغیرہ دشوار گذار پہاڑوں سے آتی ہے۔ پھر مصفیٰ کی جاتی ہے۔ اگر آپ کو گلگت کی سلاجیت جو قابل اعتماد طریقہ سے حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی کی نگرانی میں صاف کی جاتی ہے مطلوب ہو تو مندرجہ ذیل پتہ سے طلب کریں۔

مینیجر دواخانہ فیض عام لقمہ ہزارہ سرحد

سلاجیت پلز کمپونڈ

اگر آپ سلاجیت کے فوائد حاصل کرنے سے اس لئے محروم ہیں کہ اس کا کھانا کڑواہٹ کی وجہ سے ناگوار ہے تو اس کی بنی ہوئی مرکب گولیاں سلاجیت پلز مندرجہ بالا پتہ سے منگا سکتے ہیں۔ یہ گولیاں معدہ، جگر، دماغ اور انتوں کو تقویت دیتی ہیں۔ اور ان کا فعل درست کر دیتی ہیں۔ بچے، بوڑھے، جوان سبھی استعمال کر سکتے ہیں۔

قیمت فی تولہ ایک روپیہ فی پاؤ پندرہ روپے فی سیر ساٹھ روپے۔

گولیاں فی سینکڑہ ۱۲ روپے

Scanned with CamScanner

مراسلات

محققانہ، حکیمانہ، عاشقانہ وعظ

مدرسہ اشرف المدارس رحیم یار خاں کے سالانہ جلسہ میں محدث بے بدل عارف باللہ

حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی کے ارشادات

مدرسہ اشرف المدارس رحیم یار خاں کے سالانہ جلسہ میں حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی نے دوران وعظ فرمایا کہ میں نے تئیس سال قرآن پاک کا درس دیا۔ اب یار کی باتیں کرنے کو دل چاہتا ہے۔ دعا کرو کہ تمام مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ حج بیت اللہ نصیب فرمائے۔ حضرات اس مسجد کو دیکھ کر مسجد قبا یاد آتی ہے۔ اس مسجد کو دیکھ کر مسجد نبوی یاد آتی ہے۔ اس مسجد کو دیکھ کر مسجد بیت الحرام یاد آتی ہے۔ اس مسجد کی ابھی تک دیواریں بھی نہیں تعمیر کی گئیں۔ چھت نہیں ڈالی گئی۔ تمام مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے کہ اس مسجد کی تعمیر میں حصہ لیں۔

مسلمانو! ہاتھ اٹھاؤ کہ ہم اپنا پیسہ اللہ کی راہ میں خرچ کریں گے۔ حج پہ خرچ کریں گے تعمیر مسجد میں خرچ کریں گے۔ حج پر خرچ کریں گے۔ ضروریات مدرسہ میں خرچ کریں گے۔ لیکن سینما وغیرہ پر خرچ نہیں کریں گے۔

مسلمانو! لوگ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ تم دو مرتبہ تو حج کر چکے ہو۔ بار بار کیوں حج کرتے ہو۔ میں کہتا ہوں حج کرنے سے یار کی باتوں کا صحیح پتہ چلتا ہے۔ صحیح عقدہ حل ہوتا ہے۔ حضرت ہاجرہ کا بے تابانہ مضطربانہ دوڑ کی بے قراریوں کا پتہ چلتا ہے۔ رضاحق کی تلاش کرنے والوں کا پتہ ملتا ہے۔ میں جمعرات کو زبانی احادیث یاد کیا کرتا تھا۔ اور اپنے حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو سنایا کرتا تھا۔ الفاظ یاد میں سناتا تھا۔ لیکن وہ میرے دل پر توجہ ڈالتے تھے۔ یہ انہی کی برکت ہے جو یہ کام کر رہا ہوں۔

اکبر الہ آبادی نے خوب کہا ہے ؎

نہ کتابوں سے نہ کالج سے نہ زر سے پیدا دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا!!

دوستو! میں تو یہ چاہتا ہوں کہ یار کی باتیں کروں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ درختوں کو محبت تھی۔ اشجار کو محبت تھی، پتھروں کو محبت تھی۔ فضاؤں کو محبت تھی۔ میں کیا شان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان کروں۔ میرے درد کی کس کو خبر ہے۔ میرے سوز کو کون جانتا ہے۔ اب ہمارے دل تو پتھروں سے بھی زیادہ سخت ہو گئے۔ میری تو یہی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو حج بیت اللہ نصیب فرمائے۔ لوگو! جب تک یہ مدارس باقی ہیں۔ دین باقی ہے۔ دعا کے بعد بیان ختم فرمایا۔

دواخانہ فیض عام کی خاص ادویات

مقوی بدن۔ معدہ جگر اور امعاء کے عمل کو درست کرے۔ دماغ، اعصاب اور سارے بدن کو طاقت دے۔ ہر عمر کا آدمی ہر موسم میں استعمال کر سکتا ہے۔ قیمت سو گولی چھ روپے۔

اکسیر ذیابیطس۔ پیشاب کی کثرت اور پیشاب میں شکر کیلئے اکسیر ہے۔ تین قسم کی گولیاں استعمال کرنی پڑتی ہیں۔ مہینے بھر سے زیادہ استعمال کی ضرورت نہیں رہتی۔ قیمت ہر سہ دوویہ برائے ایک ماہ بیس روپے

سرمہ مقوی البصار۔ سوائے موتیا کے آنکھ کی تمام امراض کیلئے مجرب ہے۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنے۔ دو شیشی سے کم وی پی نہ ہوگا۔

دوائے جریان و احتلام۔ پرانے مرض میں بھی مفید ہے۔ قیمت فی مریض کے لئے دس روپے۔ (ملنے کا پتہ)

معرفت دفتر ترجمان اسلام لاہور

بیرون دہلی دروازہ

دارالعلوم حزب الاحناف دولت خیل کا

سالانہ جلسہ

دارالعلوم حزب الاحناف دولت خیل بکہ مروت کا سالانہ جلسہ مقررہ تاریخ ۲۱-۲۲ شعبان المعظم ۱۳۷۸ھ کو منعقد ہوا۔ جلسہ کی پانچ نشستیں ہوئیں۔ فاضل مقررین میں سے مولانا انیس اللہ صاحب لکی۔ مولانا فضل احمد صاحب آخوند خیل و مولانا شمس عالم صاحب بیگو خیل و حضرت مولانا رحمت الہادی خطیب جامع مسجد حسین آباد پشاور۔ حضرت مولانا سید گل بادشاہ سابق امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد اور جناب شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمود صاحب صدر مدرس قاسم العلوم ملتان نے اپنے زریں خیالات کا اظہار کیا۔ حضرت سید گل بادشاہ صاحب نے تفہیمات شریعت پر بڑی تقریر فرمائی۔ اور مولانا مفتی محمود صاحب نے علم کی اہمیت، اسلام کی ضرورت اور علماء حق کی قربانیاں اور ان کے مجاہدانہ کارناموں پر روح افزا تقریر فرمائی۔

علاقہ مروت کے مشہور نعت خوان حضرات نے اپنی نعتوں سے حاضرین کو محظوظ فرمایا۔ حاضرین کی تعداد ساری نشستوں میں توقع سے زیادہ تھی آخری نشست میں مہتمم صاحب ماسٹر عبدالکریم اول مدرس دولت خیل نے نہایت احسن طریق سے روئداد پیش کی اور بتایا گیا کہ الحمدللہ مدرسہ کے زیر تدریس ۱۲۵ طلباء اور ۵ اساتذہ مامور تھے۔

مہتمم صاحب نے اپنے ناظم مدرسہ مولانا سکندر خان اور اپنے سفیر محمد الماس خان و اہالیان دولت خیل کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے جلسہ کو کامیاب بنانے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ قیام و طعام وغیرہ ہر چیز کا انتظام اہالیان دولت خیل کی طرف سے تھا۔ معاونین میں سے عظیم خان اور شادی خان خصوصی شکریہ کے مستحق ہیں۔

دہلی میں سکھوں کے مظاہرے کی تیاریاں

نئی دہلی ۹ مارچ۔ ماسٹر تارا سنگھ کی سرکردگی میں پارلیمنٹ کے سامنے سکھوں کے مظاہروں کی تیاریاں شروع ہو گئی ہیں۔ ۱۵ مارچ کو تین لاکھ سکھ ننگی تلواریں ساتھ لے کر سکھوں کے مذہبی معاملات میں بھارتی حکومت کی مداخلت کے خلاف مظاہرہ کریں گے۔ سکھوں کے اجتماع کے لئے لال قلعہ کے نزدیک ایک کیمپ لگایا گیا ہے۔ جس کا نام تارا سنگھ نگر رکھا گیا ہے۔

کرنل شواف نے جنرل قاسم کو برطرف کر دیا

لندن ۹ مارچ۔ عراق میں باغیوں کے ریڈیو موصل نے ایک نشریہ میں کہا ہے کہ باغی فوجی رہنما کرنل شواف نے ایک حکم جاری کیا ہے۔ جس کی رو سے عراقی وزیر اعظم جنرل قاسم کو برطرف کر دیا گیا ہے۔ کرنل شواف کے ایک ترجمان کا کہنا ہے کہ جنرل قاسم کے ساتھیوں نے بغداد کے فضائی مستقر پر ایک جہاز تیار رکھا ہے تاکہ جنرل قاسم ملک سے فرار ہو جائیں۔

خریداران اور ایجنٹ حضرات متوجہ ہوں

اکثر خریدار حضرات کا چندہ ختم ہو چکا ہے۔ اختتام چندہ کی اطلاع دینے کے باوجود جب آئندہ کے لئے وی۔پی بھیجا جاتا ہے تو وصول نہیں کرتے۔ وی پی وصول کرنا ان کا اخلاقی فرض ہے۔ اس طرح ادارہ کا نقصان ہوتا ہے۔ مہربانی فرما کر آئندہ کیلئے اگر خریداری مطلوب نہ ہو تو دفتر ترجمان اسلام کو اطلاع دیدیں تاکہ ادارہ وی پی کے خرچ کا نقصان نہ اٹھائے۔ جن ایجنٹ حضرات کو بقایا کی ادائیگی کے خطوط لکھے گئے ہیں مہربانی کر کے رقم جلدی بھیجیں۔

(سرکولیشن مینیجر)

رشوت کے الزام میں ایک کلیمز افسر گرفتار

سیالکوٹ ۹ مارچ۔ آج محکمہ انٹی کورپشن کے سپیشل سٹاف میاں محمد امین کلیمز افسر سیالکوٹ کو تین سو روپے رشوت لینے کے الزام میں گرفتار کیا ہے

بیواؤں اور یتیموں کو گزارہ الاؤنس بذریعہ

منی آرڈر بھیجا جایا کرے۔ اس سے پہلے وہ خود حاضر ہو کر وصول کرتے تھے جس سے انہیں دقت ہوتی تھی

چنے کی قیمت پر سے کنٹرول اٹھا لیا گیا

لاہور ۹ مارچ۔ آج یہاں ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ مرکزی حکومت نے مارکیٹ میں چنے کی اطمینان بخش صورت حال کے پیش نظر چنے پر سے قیمت کا کنٹرول اٹھا لیا ہے۔

مکتبہ مجددیہ

شائقین علوم طریقت و معرفت کو خوشخبری دی جاتی ہے کہ ترجمان اسلام لاہور کے دفتر مکتبہ مجددیہ کا افتتاح ہو گیا ہے جہاں معارف مجددیہ کی نایاب کتابیں برائے فروخت موجود ہیں حضرت حکیم عبدالمجید سیفی نقشبندی مجددی نے نہایت صفائی اور محنت سے شائع فرمایا ہے۔

معارف لدنیہ مصنفہ امام ربانی مجدد الف ثانی قیمت دو روپے

مبداء و معاد۔ قیمت دو روپے۔

کنز الہدایات۔ مصنفہ حضرت مولانا محمد باقر صاحب لاہوری قیمت تین روپے آٹھ آنے۔

مکاتیب شریفہ مصنفہ حضرت شاہ غلام علی صاحب دہلوی۔ قیمت چار روپے۔

ایضاح الطریقہ مع فوائد ضروریہ قیمت پانچ روپیہ

ارشاد الطالبین۔ مصنفہ حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی۔ قیمت اڑھائی روپے (۲/۸)

مکتبہ مجددیہ بیرون دہلی دروازہ سرکلر روڈ لاہور

Scanned with CamScanner

متفرق خبریں

بھارت پر پاکستانی حملہ کا کوئی خطرہ نہیں

نئی دہلی ۸ مارچ - بھارتی کمیونسٹ پارٹی کے سکرٹری مسٹر اجے گھوش نے کہا ہے کہ اس بات کا کوئی خطرہ نہیں ہے کہ بھارت پر پاکستان حملہ کر دے گا۔

جھگیوں کے مکین

کراچی ۸ مارچ - بے خانماں افراد کی ایک رپورٹ مظہر ہے کہ اس وقت جو لوگ جھگیوں میں مقیم ہیں ان میں ۲۲ صحافی ۱۱۴ سکول ماسٹر ۱۱۱ ڈاکٹر ۳۸۵ ناچنے گانے والیاں ۶۷ آرٹسٹ اور ۱۰ ہزار ۵۴۱ سرکاری ملازم بھی شامل ہیں۔

ڈاکو عورتیں بارہ سو روپیہ لے اڑیں

چیچہ وطنی ۱۱ مارچ - گزشتہ روز نواحی چک ۱۱ میں تین نامعلوم عورتیں ایک دیہاتی مسعود کے گھر داخل ہو کر زیورات بارہ سو روپیہ لے اڑیں - پولیس ان عورتوں کو سرگرمی سے تلاش کر رہی ہے - کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔

پاکستان کے خلاف اعلان جنگ کیا جائے

آسام اسمبلی میں مطالبہ

نئی دہلی ۸ مارچ - آسام اسمبلی میں حزب اختلاف کے رہنما مسٹر ہریشور گوسوامی نے اسمبلی میں مطالبہ کیا ہے کہ بھارت پاکستان کے ساتھ سفارتی تعلقات توڑ دے اور اس کے خلاف اعلان جنگ کر دے۔ سرحدی تنازعات کا تمام تر الزام پاکستان پر عاید کیا۔

مشرقی پنجاب میں یوم انسداد ظلم

نئی دہلی ۸ مارچ - آل انڈیا کسان سبھا نے اپیل کی ہے کہ ۱۱ مارچ کو بھارت میں "انسداد ظلم" کا دن منایا جائے تاکہ مشرقی پنجاب میں پولیس نے جو ظلم کئے ہیں ان کے خلاف احتجاج کیا جا سکے۔

مختلف جرائم کے الزام میں بارہ افراد گرفتار

لاہور ۸ مارچ - آج مقامی پولیس نے جیب تراشی، قماربازی، چوری اور ٹریفک کے حادثات کے سلسلے میں تقریباً ایک درجن اشخاص کو مختلف علاقوں سے گرفتار کیا ہے۔

"اللہ کی دین"

احمد آباد ۸ مارچ - شمالی گجرات میں ایک ۸۶ سالہ شخص کا خاندان بھارت سے سب سے زیادہ وسیع ہے - اس کے بیٹوں اور پوتوں کی تعداد ۱۴۴ تک پہنچی ہے - چار بیویوں کے بطن سے ۵۵ بیٹے ہیں اور ۵۶ ویں کی توقع ہے ۳۴ لڑکے اور ۱۰۶ پوتے زندہ ہیں

زرعی اصلاحات میں ترمیم

پشاور ۸ مارچ - آج یہاں گورنمنٹ ہاؤس میں صدر جنرل محمد ایوب خاں نے زرعی اصلاحات سے لیکر سرکاری ملازمین کی بدعنوانیاں ختم کرنے تک مختلف موضوعات کے سلسلہ میں اعلیٰ سرکاری افسروں کے ذہن میں پیدا ہونے والے شکوک رفع کئے - آپ نے کہا کہ اراضی کے ساڑھے بارہ ایکڑ سے کم کے قطعات جو ایک دوسرے سے کچھ فاصلہ پر واقع ہوں ان کو علیحدہ یونٹ قرار دینے کے لئے زرعی اصلاحات میں کچھ ترمیم کرنے پر غور کیا جا رہا ہے۔

کوئٹہ اور خوشاب کی کانوں میں حادثات

کوئٹہ ۸ مارچ - سور رینج ایریا کے لیز نمبر ۲۳ میں کان کے حادثہ میں مزید ایک مزدور شدید مجروح ہو گیا - اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ مزدور کے سر پر شدید چوٹیں آئیں اور اسے سول ہسپتال کوئٹہ میں داخل کر دیا گیا ہے - دوسرے موصول ہونے والی اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ خوشاب کے نزدیک کان میں چھت گرنے سے گزشتہ ماہ میں تین افراد ہلاک ہوئے۔

پاکستان میں گندم کی پیداوار

کراچی ۸ مارچ - معلوم ہوا ہے کہ گندم کی موجودہ فصل سے ۳۶ لاکھ ۵۲ ہزار ٹن گندم پیدا ہو گی - اس امر کا انکشاف دولت مشترکہ اقتصادی کمیٹی کی رپورٹ میں کیا گیا ہے۔

پچیس ہزار روپے کا سونا اور چاندی دبا لیا

جھنگ مگھیانہ - سلطان روڈ کے ایک نومسلم عبدالرحمن نے تحصیلدار جھنگ کی عدالت میں سات افراد کے خلاف استغاثہ دائر کیا ہے کہ ملزمان نے اس کا پچیس ہزار روپے کی مالیت کا سونا اور چاندی مبینہ طور پر ہڑپ کر لیا ہے - جو اس نے امانتاً ان کے پاس رکھوایا تھا۔

انجمن تبلیغ الاسلام کا جلسہ

انجمن تبلیغ الاسلام لاہور چھاؤنی کا ایک اجلاس زیر صدارت مولانا سلطان احمد فاروقی منعقد ہوا - اجلاس کا آغاز حافظ محمد شریف کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا - اس کے بعد الطاف محمود عاصی، محمد اکرم ناز، محمد حنیف پرواز، محمد بشیر آنگر اور صدر جلسہ نے تقاریر کیں۔

صنعتی نمائش میں آتش زدگی

لاہور ۸ مارچ - یہاں صنعتی نمائش میں ایک سٹال کو بجلی کی تار کی خرابی کے باعث آگ لگ گئی - نقصان کا اندازہ کوئی دس ہزار روپے ہے

برطانیہ کے عام انتخابات

لندن ۸ مارچ - سنڈے ایکسپریس نے کہا ہے کہ برطانیہ کے عام انتخابات غالباً ۱۴ اکتوبر یا ۱۴ جون کو ہوں گے۔

مارشل لاء کی ٹیمیں دورہ کر رہی ہیں

لاہور ۸ مارچ - مسٹر منظور قادر نے سمندری کے ایک جلسے میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مارشل لاء کا معائنہ کرنے والی ٹیمیں اس وقت ملک کا دورہ کر رہی ہیں - اس دورہ کا مقصد ملک کے حالات کا بچشم خود جائزہ لینا ہے۔

کاشر جیولرز لاہور

ہمارے ہاں نئے ڈیزائن کے زیورات ہر وقت تیار ملتے ہیں

نیز

آرڈر دینے پر حسب منشا زیورات تیار کئے جاتے ہیں

پروپرائٹر منظور الحسن بٹ صراف سوہا بازار لاہور

شادی خانہ آبادی

مشہور قومی کارکن صوفی خورشید احمد عثمانی صاحب ہوشیارپوری کی شادی خانہ آبادی کی تقریب نہایت شان و شوکت کے ساتھ منائی گئی - اس پر مسرت تقریب میں جن مشہور و معروف شخصیات معززین شہر، قومی کارکنوں، اور کاروباری حضرات نے شرکت کی - ان میں مولانا غلام غوث ہزاروی - مولانا منت علی اظہر - ماسٹر تاج الدین انصاری - ملک محمد ابراہیم - استاد بودی، شیخ سعید بھاپا، ایس اے خان، غازی عبدالرحمان ایڈووکیٹ - خواجہ محمود بی اے ایل ایل بی - بابو سعید احمد عثمانی - جانباز مرزا مجاہد الحسینی - حکیم محمد ذوالقرنین - اے ڈی خان شیخ جہانگیر، استاد لبھا، ایس ایم چودھری اور دیگر حضرات - رسم نکاح حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی نے ادا فرمائی - ادارہ ترجمان اسلام اس تقریب سعید پر جناب صوفی خورشید احمد عثمانی اور ملک محمد ابراہیم کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے - دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رسم نکاح کو صوفی خورشید احمد کے لئے دین و دنیا میں باعث برکت بنائے اور ان میں اتفاق و محبت کے رشتہ کو مضبوط کرے - آمین۔

ہمیں انگریزی ادب کو خیرباد کہہ دینا چاہیے

کراچی ۸ مارچ - مسٹر فضل الرحمان سابق وزیر تعلیم نے کہا ہے کہ کوئی قوم کسی غیر ملکی زبان کو غیر محدود مدت تک تعلیمات کا ذریعہ بنائے رکھنا پسند نہیں کرے گی - انہوں نے کہا کہ ہمیں انگریزی کو جہاں تک وہ ذریعہ تعلیم ہے خیرباد کہہ دینا ہو گا اور جلد ہی اپنے آپ کو بہتر تبدیلی کے لئے تیار کرنا ہو گا

دفاعی معاہدوں پر افغانستان کی تشویش

کابل ۸ مارچ - افغانستان کے وزیر اعظم سردار محمد داؤد خاں نے امریکہ کے ساتھ پاکستان ترکی اور ایران کے دفاعی معاہدوں پر اظہار تشویش کیا ہے - انہوں نے ایک بیان میں کہا کہ ان کی حکومت اس صورت حال پر سنجیدگی سے غور کرے گی جو ان معاہدوں سے پیدا ہو گی۔

جن سنگھ ایجی ٹیشن شروع کرے گا

نئی دہلی ۸ مارچ - لوک سبھا میں جن سنگھ گروپ کے لیڈر اٹل بہاری واجپائی نے کل بنارس میں کہا کہ جن سنگھ ۱۵ اور ۱۶ مارچ کو ملک بھر میں ایجی ٹیشن شروع کرے گا جس کا مقصد بیروباڑی یونین کا نصف حصہ پاکستان کے حوالے کرنے کے متعلق وزرائے اعظم کے سمجھوتے کو منسوخ کرانا ہے

غازی خدا بخش پرنٹر پبلشر نے پنجاب پریس لاہور میں چھپوا کر دفتر سہ روزہ ترجمان اسلام لاہور بیرون دہلی دروازہ سرکلر روڈ لاہور سے شائع کیا۔

Scanned with CamScanner

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۲۰

العلماء ورثة الانبیاء (الحدیث)

زیر سرپرستی شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ العالی

ٹیلیفون نمبر

سہ روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

قیمت ۲ آنے

جلد ۳ ○ ۶،۲ ربیع الاول سنہ ۱۳۷۹ھ مطابق ۶، ۱۰ ستمبر سنہ ۱۹۵۹ء ○ نمبر ۲۱/۲۲

اسلامی لائبریری نور پور نورنگا

معذرت

۳۰ راگست ۳ ستمبر کے ترجمان اسلام میں اداریہ کی عبارت اکثر جگہ سے اڑی ہوئی تھی بوجہ قلت وقت پریس والوں نے سنگ سازی نہیں کرائی۔ بنا بریں قارئین کرام سے عبارت پڑھنی مشکل تھی۔ جس کی وجہ سے نفس مضمون کا مقصد فوت ہوگیا لہٰذا مضمون کی افادیت واہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے قارئین کرام کے لئے دوبارہ عبارت مع قسط سوم ضبط تحریر میں لائی جاتی ہے۔

(ادارہ)

قسط دوم

از غلام غوث ہزاروی

کرامات و معجزات ★ (جواب) تنظیم اہل حدیث

عوام کے ابتلاء کا خطرہ ہم محترم حافظ صاحب روپڑی کو اس کہنے میں فاسد النیۃ نہیں کہتے۔ کہ یہ دور پرفتن ہے۔ اور عوام کو الاولیا [illegible] ابتلاء کا خطرہ ہے جس کا مطلب آسان الفاظ میں یہ ہے۔ کہ ہر اس اعلان یا بیان سے اجتناب کیا جائے جس سے کسی شخص کے مبتلائے شرک و بدعت ہونے کا خطرہ ہو سکے۔ یا آپ کا مطلب یہ ہے۔ کہ اس کہنے سے۔ کہ بعض اولیاء کو کھانے کی چیزوں میں حلال و حرام کا پتہ لگ جاتا ہے۔ اور وہ پلاؤ کو دیکھ کر یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس کا گھی، چاول یا پانی حلال کا ہے یا حرام کا۔ اس کہنے سے گویا یہ خطرہ ہے۔ کہ لوگ اولیاء کو عالم الغیب نہ سمجھیں، پیروں کی پوجا پاٹ نہ شروع کر دیں۔ یا عیار اور بناوٹی پیروں کی ایسی کرامات کے دعووں کے شکار ہو کر ان کی مبتدعانہ تعلیمات کا اثر قبول نہ کر لیں۔ اگر یہی احتیاط منظور ہے۔ تو ارادہ مبارک ہے۔ مرض کی تشخیص صحیح ہے۔ لیکن اسباب مرض سمجھنے اور علاج تجویز کرنے میں آپ سے سخت لغزش ہوئی ہے۔

پہلی لغزش آپ حضرات کی پہلی اور بڑی غلطی یہ ہے۔ کہ قرآن وحدیث اور کتاب و سنت کے بیان کردہ دونوں پہلوؤں کو بیان کرنے میں آپ خواہ مخواہ خطرہ اور گمراہی کا خوف محسوس کر رہے ہیں۔ قرآن وحدیث نے ایک طرف شرک و بدعت سے روکا ہے۔ اور مذکورہ بالا دس قسم کے دعووں سے ہمارے [illegible] روک دیا ہے۔ کہ ایسی غیب دانی اور حاجت روائی اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اس میں کسی کو شریک نہ کرنا۔

دوسری طرف اسی قرآن مجید اور انہی احادیث شریفہ میں پیغمبروں کے معجزات اور اولیاء کرام کی کرامات بھی بیان کی گئی ہیں کشف والہام [illegible] کا ذکر ہے۔ تو آپ [illegible]

اور رسول پاک معجزات و کرامات بیان کرتے ہیں، تو ہم بھی بیان کریں گے۔ اور اس پر اعتقاد رکھنے کی تعلیم دیں گے چاہے کوئی مانے یا نہ مانے قرآن پاک نازل ہوتا رہا کوئی ایمان لاکر ہدایت پاتا۔ اور کوئی انکار کر کے گمراہ ہوتا رہا۔

يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا (اللہ اسکے ساتھ بہتوں کو گمراہ کرتا اور بہتوں کو ہدایت دیتا ہے)

ہم کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ محتاط ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور نہ ہم جنت یا دین کے اجارہ دار ہیں۔ ہمیں حق بات واشگاف الفاظ میں کہہ دینی چاہئے چاہے کوئی قبول کرے یا نہ۔ البتہ ایسا کہنے میں حکمت و موعظہ حسنہ اور خلق خدا پر شفقت کا ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ یہ تفصیل عنقریب ذکر کی جائے گی۔ کہ قرآن و حدیث نے کرامات و معجزات کا صاف صاف ذکر کیا ہے یا نہیں۔ یہاں اتنا ہی بتا دینا کافی ہے۔ کہ یہ ہماری پہلی ٹھوکر یا لغزش ہوئی کہ ہم دین کے بیان کرنے میں وہ احتیاط لازم کر لیں جو ارحم الراحمین خدائے تعالیٰ اور رحمۃ للعالمین رسول برحق نے ضروری نہیں سمجھی۔

دوسری لغزش (۲) دوسری غلطی اسباب مرض سمجھنے میں ہے۔ آپ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ جہاں اولیاء کی ایسی کرامات بیان ہوں گی عوام کالانعام جو پہلے سے اپنے پیروں کو خدائی صفات دیتے اور اولیاء کے مزاروں کو سجدے کرتے ہیں۔ اور زیادہ گمراہ ہوں گے۔

برادر محترم! آپ کو کس نے کہا ہے۔ کہ آپ اولیاء کی کرامات تو بیان کریں لیکن اولیاء کا معنی نہ سمجھائیں۔ آپ بیشک بتائیں کہ ولی شریعت کے خلاف نہیں ہو سکتا۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا مخالف ہو وہ ولی نہیں ہو سکتا۔ اگر مخالف سنت شخص سے کوئی خرق عادت (مشکل کام) صادر ہو جائے وہ کرامت نہیں بلکہ استدراج اور شعبدہ یا جادو ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے بزرگ [illegible] کو مہلت اور ڈھیل دیتا ہے

وَ نُمْلِيْ لَهُمْ [illegible] (ہم ان کو مہلت [illegible])

[illegible] لاہور [illegible] دفتر سہ روزہ ترجمان اسلام [illegible]

آپ صفائی سے سرور کائنات کا حکم سنائیں کہ کسی قبر یا کسی ولی یا نبی کو سجدہ جائز نہیں کسی کو مشکل کے وقت نہ پکارو۔ تمام اولیاء کرام نے مشکل کے وقت اللہ تعالیٰ کو پکارا اور اسی پر بھروسہ کیا۔ یہی پیغمبروں کی تعلیم ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے دو قیدیوں میں سے ایک قیدی کو جو رہائی کے بعد بادشاہ کا مقرب بننے والا تھا یہ کہا۔ اُذْكُرْنِي عِنْدَ رَبِّكَ (کہ اپنے آقا بادشاہ سے میرا ذکر کر دینا) اتنی بات پر کہ کیوں غیر اللہ کا سہارا لیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو سات سال اور جیل میں رہنے دیا وہ شخص کہنا ہی بھول گیا۔ اور تب یاد آیا جب بادشاہ مصر نے خواب دیکھ کر اس کی تعبیر پوچھی۔ اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس (آگ میں ڈالے جانے کے بعد فوراً) حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے کہ آیا امداد کی ضرورت ہے فرمایا أَمَّا إِلَيْكَ فَلَا (کہ حاجت تو ہے مگر آپ کی امداد کی نہیں) اللہ اکبر ایسے آڑے وقت میں بھی توحید ہاتھ سے نہیں جانے دی۔ اب اللہ تعالیٰ کا انعام سنئے وہ آگ سرد ہو کر گلزار بن گئی قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ اور پھر ان کو تمام انسانوں کا پیشوا بنا دیا إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد پھر جو نبی آیا صرف ان کی اولاد میں سے آیا۔ بڑوں کی چھوٹی فروگذاشت پر بھی گرفت ہوتی ہے۔ مگر بڑوں کی اولوالعزمی کی قدر بھی پوری کی جاتی ہے (سبحان اللہ تعالیٰ شانہ)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ آپ باری تعالیٰ کی توحید بے شک بیان کریں لیکن اس کے اولیاء کرام کی کرامات کے بیان سے نہ جھجکیں۔ جب کرامت حق ہے قرآن و حدیث اس کے ذکر سے بھرا پڑا ہے۔ تو کیوں نہ بیان ہو۔ آپ سمجھتے ہیں کہ بیان کرنے سے عوام کے گمراہ ہونے کا خطرہ ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ نہ بیان کرنے سے گمراہی کا زیادہ خطرہ ہے۔ جب آپ ان کرامات پر ناک بھوں چڑھاتے ہیں تو عام اہل اسلام آپ کو کرامات کا منکر اور اولیاء کرام کا دشمن سمجھ کر آپ سے بھاگتے اور بدعتیوں کے جال میں پھنستے چلے جاتے ہیں۔ آج کل اسی قسم کے متشددانہ رویوں کا نتیجہ ہے۔ کہ ان بدعت کی دکانیں بارونق ہوتی جا رہی ہیں۔ تو اولیاء کرام کے نفوس قدسیہ اور ان کی کرامات سے جی چرانا عوام کو گمراہی کا سامان مہیا کرنا ہے۔

لیکن اگر آپ کرامات کو اور ان متواتر روایات و واقعات کو صحیح سمجھتے ہیں جو ہزاروں اولیاء امت سے منقول ہیں تو آپ کو ان کے بیان میں تامل نہ ہونا چاہئے۔ تاکہ خواہ مخواہ عوام آپ کو کرامات کا منکر نہ کہیں بلکہ علماء حق کی رہنمائی سے وہ متبع سنت پیروں کی قدمبوسی جا کر اپنی عاقبت سنوارنے کی کوشش کریں۔ یوں سمجھیں کہ آپ برے پیروں سے بچانا چاہتے ہیں۔ تو دیندار اور متبع سنت پیروں سے ان کو ملائیں یہ علاج بالمثل ہے۔ جس میں دوائیت بہت کم مگر زیادہ لطیف اور زود اثر ہوتی ہے۔

(ب) ایک اور طرح سے بھی آپ کو غور کرنا ہوگا۔ عوام کی دو قسمیں ہیں۔ ایک ان پڑھ سادہ لوح پرانے مسلمان۔ دوسرے تعلیم یافتہ (گریجویٹ) اور مغرب زدہ دوست۔ ان پڑھے لکھے اصحاب کا اثر دن بدن بڑھ رہا ہے۔ ان لوگوں میں مغربی تعلیم و تہذیب کے اثرات نے لامذہبی اور بے دینی کے جراثیم پیدا کر دیئے ہیں۔ ان میں سے بعض خالق کائنات تک کے منکر ہیں معجزات و کرامات کو تو یہ لوگ (العیاذ باللہ تعالیٰ) ایک ڈھکوسلہ سمجھتے ہیں۔ ان کے انکار کے مقابلہ میں اس روحانی پہلو کو زیادہ سے زیادہ اجاگر کرنا ضروری ہے۔ تاکہ وہ لوگ بے دینی کی زہریلی ہوا سے بچ کر اسلام کے جادۂ مستقیم پر قائم رہ سکیں الحمد للہ کہ ہم نے دیکھا۔ کہ جن تعلیم یافتہ حضرات نے حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رائپوری مدظلہ یا حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت پائی اور ان کی کرامات دیکھی ہیں ان کو اب دنیا کی کوئی طاقت اسلام سے برگشتہ نہیں کر سکتی۔ آج تمام مغربی پاکستان میں جو جو تعلیم یافتہ حضرات مفسر قرآن حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری مدظلہ یا حضرت مولانا حماد اللہ صاحب ہالیجی شریف ضلع سکھر سے وابستہ ہیں ان کے ایمان کو بڑی سے بڑی ابتلاء متزلزل اور ان کی آنکھوں کو بڑی سے بڑی زرق برق خیرہ نہیں کر سکتی وہ دنیا میں رہ کر دنیا سے جدا اور سیکرٹیریت میں فرائض منصبی ادا کرتے ہوئے بھی باخدا ہیں۔ سہ

گلے خوشبوئے در حمام روزے
رسید از دست محبوبے بدستم

ایک دن حمام کی خوشبودار مٹی کسی دوست کے ذریعہ سے میرے ہاتھ لگی۔

بدو گفتم کہ مشکی یا عبیری!
کہ از بوئے دلآویز تو مستم

میں نے اس سے پوچھا کہ تو کستوری ہے یا عنبر کیونکہ تیری دلآویز خوشبو سے میں مست ہو رہا ہوں۔

بگفتا من گلِ ناچیز بودم
ولیکن مدتے با گل نشستم

اس نے کہا کہ میں ناچیز مٹی تھی مگر کچھ عرصہ پھول کی صحبت نصیب ہوئی

جمال ہمنشین در من اثر کرد
وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

اس ہمنشین کے جمال نے مجھے متاثر کیا ہے ورنہ میں اپنی ذات میں وہی ناچیز خاک ہوں۔

میں ایسے دوستوں سے عرض کروں گا کہ آپ کچھ عرصہ ان بزرگوں کی غلامی اختیار کریں۔ آپ کو اپنے دین اسلام کی عظمت کا پتہ لگ جائے گا۔ آپ کو آپ کا دل خود ہی بتائے گا کہ وہ حلال ہے یا حرام۔

بہرحال اس مغرب زدہ یا تعلیم یافتہ طبقہ کو روحانی اقدار اور باطنی بلندی کے دور رس نتائج سے روشناس کرانا دہریت والحاد کے دفاع کے مترادف ہے۔

تیسری لغزش

ہمارے بعض دوستوں سے تو اسباب معرفت کی تلاش میں مسامحت ہوئی ہے اور بعضوں کو تجویز علاج میں۔ شرک بدعت کا علاج یہ نہیں۔ کہ ہم مسلمانوں کے اس طبعی رجحان کو جو کسی مافوق الفطرت طاقت کی جستجو یا ماوراء الاسباب موثرات کی تلاش کے حق میں ہوتا ہے کچل کر ان کو جارحانہ تبلیغ سے حق کی دعوت دیں۔ آج کے مادی اور پرآشوب زمانہ میں بغیر روحانی و اخلاقی قوت کے مشرک اور دہریہ کیونکر ان کو خالق کائنات اور مختار مطلق ذات باری تعالیٰ کی طرف جھکانا جوئے شیر لانا ہے۔

ضرورت ہے کہ ایک طرف بہترین ارباب قلم اور بلند ترین ماہرین بیان نہایت خوش اسلوبی سے جاہل غالیوں کو افراط سے اور تعلیم یافتہ منکروں کو تفریط سے دین قیم اور راہ وسط کی طرف ناقابل تردید دلائل سے دعوت دینے کا حق ادا کریں۔ اور دوسری طرف حضرت اقدس مولانا احمد علی صاحب جیسے بزرگ ان کی مادہ پرستی کو چیلنج کرتے ہوئے علی وجہ البصیرۃ اسلام کی روحانیت اور علو شان منوانے کی سعی فرمائیں

حضرات انبیاء علیہم السلام اور ان کے بعد اولیاء کرام کی دعوت میں جہاں ہمدردانہ تبلیغ و تلقین تھی وہاں ان کی وہ خارق عادت نشانیاں بھی تھیں جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ ان کی عزت افزائی اور عوام کی رہنمائی فرماتے رہے

قسط سوم

خلاصہ جواب یہ ہو کہ اولیاء کرام کی کرامات کا بیان لوگوں کے لئے ابتلاء کا باعث نہیں ہوتا بلکہ ان کا انکار باعث گمراہی ہوتا ہے۔ خواص (تعلیم یافتہ) اس لئے کہ وہ تو پہلے سے ہی مادہ پرستی کی فضا سے متاثر ہو کر کرامات کا انکار کرتے ہیں۔ اور عوام اس لئے کہ ایسے واعظوں سے دور بھاگتے ہوئے جھوٹے مدعیان کرامات کے شکار ہو جاتے ہیں بنا بریں یہ کہنا کس طرح صحیح ہو سکتا ہے۔ کہ اس قسم کے بیانات لوگوں کے لئے باعث ابتلاء ہوتے ہیں۔

اہلحدیث کی خطرناک عبارات

اہلحدیث کے اکابر ... میں نظر کیجئے۔ کھجور کے بارہ میں یقینی علم نہ ہونے اور حضرت صدیق اکبر کے حرام مٹھائی کھانے اور خبر ہونے پر قے کر دینے کے تین واقعات نقل کر کے ایک تو یہ دعویٰ کیا ہے کہ ایسے واقعات (جن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرام کی لاعلمی ثابت ہو سکتی ہے) بے شمار ہیں اور پھر نتیجہ بھی اخذ فرمایا گیا ہے کہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کہ دونوں کا جب یہ حال ہے۔ تو مولانا احمد علی صاحب کے عمومی ارشادات کو کیسے صحیح تسلیم کر لیں۔ ہمارے خیال میں یہ دعویٰ اور نتیجہ بہت بڑی غلط فہمی ہے۔

اہلحدیث کا دعویٰ غلط ہے

پہلے تو یہ کہنا کہ گویا اس قسم کے لاعلمی ثابت کرنے والے واقعات بے شمار ہیں ہماری سمجھ سے باہر ہے۔

بے شمار کا معنی ان گنت اور لاتعداد ہے ظاہر ہے کہ یہ لغوی معنی کے لحاظ سے قطعاً غلط ہے اور اگر یہ مراد ہے کہ ایسے واقعات بہت زیادہ ہیں پھر بھی صحیح نہیں ہے۔ سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات خلعت نبوت سے سرفراز ہونے کے بعد ۲۳ برس اس دنیا میں رہے ہر سال میں تین سو ساٹھ دن ہوتے ہیں اور روزانہ دو بار کھانا کھایا جاتا ہے۔ آپ حساب کیجئے۔ گویا آپ نے تمام عمر میں وحی نبوت کے بعد سولہ ہزار پانچ سو ساٹھ بار کھانا تناول فرمایا۔ چاہے چار کھجوریں کھالیں چاہے دودھ پی لیا۔ چاہے ستو پر گزارہ کر لیا۔ یا جو کی روٹی مل گئی آپ پر فاقے بھی گذرے پھر بھی ۲۳ برس تک قوت لایموت کا سلسلہ قائم رہا۔ آپ کم از کم پندرہ ہزار بار ہی کھانا مان لیجئے۔

ہے کوئی ماں کا لعل؟ جو ثابت کر دے کہ آپ نے ایک بار بھی حرام کھانا کھا لیا تھا یا آپ کو یاروں میں سے کسی ہستی نے بتایا ہو کہ حرام سے بنا ہوا خون جب تک دوزخ کی آگ سے جل نہ جائے جسم جنت میں داخل ہونے کے قابل نہیں رہتا (او کما قال) اور اسی ڈر سے حضرت صدیق اس مٹھائی کو قے کے ذریعہ باہر نکال دیتے ہیں۔ ان کے بارہ میں یہ گمان ہو سکتا ہے؟ کہ وہ تیئس ۲۳ برس تک

بنیادی جمہوریتیں اور نظام العلماء کا فرض

کسی ملک کی ترقی اور کسی منصوبہ کی کامیابی کے لئے یہ ضروری ہوتا ہے۔ کہ حکومت و رعایا میں تعاون ہو۔ خاص کر علماء کرام کا فرض ہے۔ کہ حکومت جو صحیح اور اصلاحی قدم اٹھائے اس کو کامیاب بنانے میں پوری کوشش کریں۔ یہی علماء کرام مساجد و منابر اور اسٹیجوں سے قوم میں یکجہتی۔ اور بہترین خیالات کی تخم ریزی کر سکتے۔ موجودہ حکومت نے رشوت ستانی عدل و انصاف میں بے راہ روی اور فرائض منصبی کی ادائیگی میں بددیانتی کے خلاف سخت اقدامات کئے مگر جب تک خوف خدا نہیں ہوتا۔ مکمل اصلاح مشکل ہے حکومت کے ڈنڈے کے ساتھ مواعظ و نصائح سے خوف و خشیت کا پیدا کرنا بھی ضروری ہے۔ یہ علماء کا کام ہے۔ کہ معاشرے کی اصلاح پر ہمہ تن متوجہ ہوں۔ اور حکومت کو چاہیئے کہ وہ اس میں علماء کا ہاتھ بٹائے۔ بعض شوقین حلقوں سے جمہوریت جمہوریت کی صدائیں اٹھتی ہیں۔ ہم تو جمہوریت یعنی اکثریت کے فیصلوں پر چلنے چلانے کے قائل ہی نہیں ہم تو صرف قرآنی اصول اور محمدی شریعت چاہتے ہیں۔ اگر اکثریت کا فیصلہ قرآن کے خلاف ہے تو وہ مردود ہے۔ اسی لئے ہماری خواہش جمہوریت کی نہیں بلکہ دین جاری ہونے کی ہے۔ خواہ دین جنرل محمد ایوب خان کے ہاتھ سے ہی جاری ہو جائے۔ ہم تو یہاں تک کہنے کو تیار ہیں۔ صدارتی حکومت ہو جائے لیکن وہ امارت ملک میں خدائے برتر کے احکام نافذ کرے ہم موجودہ حکومت کے لئے بھی یہی دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اسکو یہ توفیق عطا فرمائے دوسری بات یہ ہے کہ ہم ملک میں جمہوریتوں کا تجربہ بھی کر چکے ہیں جو کچھ جمہور سے زیادہ حیثیت نہ رکھتی تھیں۔ بلکہ ہم تو مغربی ممالک کی جمہوریتوں کو بھی ناکامیاب سمجھتے ہیں۔ جو پوری ایک صدی سے ملکوں میں امن قائم کرنے اور انسانیت کو بلند کرنے میں ناکامیاب ہوتی چلی آرہی ہیں۔ مگر ہماری حکومت نے اصلی جمہوریت تک ملک کو پہنچانے کے لئے اعلان کر کے جمہوریت پسندوں کو خاموش کر دیا ہے اور اس کے لئے حکومت نے پنچایتی انتخابات یا یونین بورڈوں (بنیادی جمہوریتوں) کا قانون بنا کر عنقریب اس پر عمل کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ حکومت چاہتی ہے۔ کہ صرف دیانتدار سمجھدار اور پڑھے لکھے لوگ منتخب ہو۔ اس سلسلہ میں ہر ضلع میں علماء کا فرض ہے کہ نظام سے اندر رہ کر قوم کی خدمت کریں معاشرہ کی اصلاح کرتے ہوئے قوم کو سمجھائیں کہ اس بنیادی انتخاب سے ڈویژنل کونسل تک نمائندے جائیں گے اور ممکن ہے حکومت انہی انتخابات سے کام لیکر مرکزی حکومت مرتب کرے اس لئے ضرورت ہے۔ کہ علماء اس کام میں اپنا فرض ادا کریں وہ عوام کو حکومت کا منشا سمجھائیں کہ بددیانت۔ خود غرض اور نااہل لوگ نہ منتخب ہوں۔ پارٹی لائنوں سے انتخاب کو بچائیں۔ جو بھی ہو خدمت کا اہل ہو۔ زیادہ کوشش یہ ہو مقابلہ کم سے کم ہو۔ اور اس انتخاب کو وقار کا سوال اور اقتدار کا ذریعہ نہ بنایا جائے۔

اگر ابھی سے علماء یہ کوشش کرینگے۔ تو انشاء اللہ بہتر افراد کو خدمت کا موقعہ ملے گا۔ پہلے تو حکومت خود چھان بین اور کاٹ چھانٹ کرکے نااہلوں کو اس سے نکال دے گی پھر حضرات علماء کرام کی مساعی سے امید ہے۔ کہ دیندار جذبہ خدمت سے سرشار اور اصلاح پسند افراد کو خدمت کا موقع مل سکے گا۔

یہاں نہ کوئی سیاسی پارٹی ہوگی نہ کسی پارٹی کا ٹکٹ جاری ہوگا۔ نہ عالم اور غیر عالم کے امتیاز کی ضرورت ہوگی اور نہ ہی پہلے کی طرح پچاس ہزار آبادی کو ایک نمائندہ منتخب کرنے والے وقت کا سامنا ہوگا۔ چند سو گھروں میں سے ایک بہتر آدمی چن لینا کوئی زیادہ مشکل کام نہیں۔ نیک نیتی سے بے لوث خدمت کی جائے اللہ تعالیٰ مدد فرمائیں گے۔

نظام العلماء ضلع پشاور کا انتخاب

صدر جلسہ مولانا عزیز الرحمٰن صاحب و امیر صوبہ سرحد حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب اور حضرت مولانا علامہ محمد اللہ جان کی تقاریر دلپذیر کے بعد مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

(۱) امیر نظام العلماء ضلع پشاور حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب فاضل دیوبند ڈھکی تحصیل چارسدہ

(۲) نائب امیر۔ مولانا عبد السلام صاحب فاضل دیوبند بلوسی تحصیل پشاور۔

(۳) ناظم اعلیٰ حضرت مولانا علامہ محمد اللہ جان صاحب کتوزئی تحصیل چارسدہ

تجاویز

انتخاب کے بعد مندرجہ تجاویز پاس ہوئیں

(۱) نظام العلماء کا یہ اجلاس اس حقیقت کا اظہار کرتا ہے کہ پوری انسانیت کی فلاح و نجات اسلام پر عمل پیرا ہونے میں ہے۔ اور دین و دنیا کی نجات صرف اسی میں ہے۔ کہ عامۃ المسلمین قرآن و سنت کی تعلیمات پر عمل کریں — یہ اجلاس مسلمانوں سے اپیل کرتا ہے۔ کہ اپنی زندگی میں خشیت الٰہی اقامۃ الصلوٰۃ، حقوق اللہ، حقوق العباد، احسان، عدل، امانت، خدمت خلق، اور شعائر دین کی پابندی کریں۔

(۲) نظام العلماء کا یہ اجلاس موجودہ حکومت کی ان اقدامات پر اظہار اطمینان کرتا ہے جسکی وجہ سے ملک سے بدعنوانی رشوت، ذخیرہ اندوزی ختم ہوتی جا رہی ہے یہ اجلاس اس حقیقت کا اظہار کرتا ہے۔ کہ مسلمانوں کی ترقی فلاح و نجات اور کامیابی کا انحصار اسلامی آئین و قانون پر ہی مبنی ہے اسلئے یہ اجلاس حکومت کو مشورہ دیتا ہے۔ کہ ملک کے مفاد کی خاطر جلد از جلد اسلامی آئین کا نفاذ عمل میں لایا جائے

(۳) یہ اجلاس عامۃ المسلمین کی توجہ اسطرف مبذول کراتا ہے۔ کہ مغربی پاکستان میں "اخبار ترجمان اسلام" لاہور علماء دین کا تبلیغی ترجمان ہے۔ اس اخبار کے ذریعہ دین کی تبلیغ ہوتی ہے۔ لہٰذا مسلمانان پاکستان اور خصوصی طور پر علماء کرام اس اخبار کی اشاعت میں پر زور کوشش کریں۔ تاکہ اخبار مذکورہ کے ذریعہ علماء حق کی آواز عامۃ المسلمین تک پہنچتی رہے۔ جس سے تبلیغ دین اور اشاعت اسلام کا فریضہ انجام پذیر ہو۔

(ناظم اعلیٰ)

جمعیۃ الطلباء مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام کی کارگزاری

مورخہ ۲۷ اگست ۵۹ء کو بعد نماز عشاء جمعیۃ الطلباء مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جامع مسجد گنبد والی جہلم کا اجلاس زیر صدارت مولوی اکبر دین صاحب منعقد ہوا جس میں مختلف طلباء نے تقریریں کیں اور حافظ حبیب احمد نے تلاوت قرآن سے جلسہ کا آغاز کیا۔ اس کے بعد مختار احمد ہاشمی نے کلمہ طیبہ کی حقیقت پر روشنی ڈالی۔ اور کہا کہ جب انسان نے یہ کلمہ اپنا لیا۔ تو گویا اس نے یہ اعلان کر دیا ہے۔ کہ خدا کے سوا کسی کی بادشاہت اور اقتدار کو تسلیم نہیں کریں گے۔ اور خدا اور رسول کے تمام قوانین کو اپنا شعار بنائیں گے۔ اور دین اسلام کی خاطر ہر قسم کی قربانیاں دینے کے لئے میدان میں ڈٹے جائیں گے۔ خواہ رسوائی اقتصادیات کی تنگی۔ دشمنوں کا سامنا کیوں نہ کرنا پڑے۔ ہر مصیبت کو خندہ پیشانی سے برداشت کریں گے۔

اس کے بعد سید بادشاہ نے پشتو میں خدا کی حمد و ثنا بیان کی۔ اور اس کے بعد کلمہ طیبہ کے پہلے حصے کا نقشہ پیش کیا۔ کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں۔ کوئی حاجت روا نہیں کوئی مصیبت کے وقت امداد نہیں دے سکتا۔ صرف وہی ذات اقدس ہے۔ جو کہ ہر قسم کی عبادت کے لائق ہے۔ اس کے بعد حافظ محمد اسحاق نے اخلاق پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ آج مغربی تہذیب کے لوگ یہ کہتے ہیں کہ اسلام بزور شمشیر پھیلا ہے۔ بلکہ یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہے۔ کہ اسلام اپنی حقانیت، صداقت اور اخلاق کی بدولت دنیا کے گوشے گوشے میں پہنچا۔ اس کے بعد محمد حنیف نے ارکان اسلام پر روشنی ڈالی۔ اور کہا کہ پانچ ارکان پر اسلام کی عمارت کھڑی ہے جس ہر شخص کے لئے ضروری ہے۔ کہ سب سے پہلے ان ارکان کو اپنائیں۔ اس کے بعد محمد یوسف نے حضرت عمر فاروقؓ کے اسلام لانے کا واقعہ بیان کیا۔ اور بعد میں فیض رسول نے سچائی کے موضوع پر احسن طریقہ سے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ جب انسان کے اندر سچائی آجاتی ہے۔ تو تمام قسم کی برائیاں خود بخود ختم ہو جاتی ہیں۔ آخر میں مولوی اکبر دین نے دعا کی۔ اور جلسہ بخیر و خوبی رات کے ۱۱ بجے ختم ہوا۔

(مختار احمد ہاشمی سیکرٹری جمعیۃ طلبہ مدرسہ حنفیہ مسجد گنبد والی جہلم)

Scanned with CamScanner

متفرق خبریں

حضرت مولانا غلام غوث کا مقدمہ

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ مرکزی نظام العلماء مغربی پاکستان نے چیچاوطنی ضلع منٹگمری میں گزشتہ جون ۱۹۵۹ء کو انجمن اسلامیہ چیچاوطنی کے جلسہ عام میں تقریر کی تھی - جس کی وجہ سے آپ کے خلاف سیفٹی ایکٹ ۲۱ کے تحت پولیس نے کیس رجسٹرڈ کر لیا - چنانچہ آپ محترم ہدایت اللہ صاحب مجسٹریٹ درجہ اول منٹگمری کی عدالت میں پیش ہوئے جہاں آپ کی حاضر ضمانت ہو گئی آئندہ تاریخ پیشی ۵ اکتوبر ۱۹۵۹ء مقرر کی گئی ہے

(مرزا فہیم بیگ - ناظم دفتر ترجمان اسلام)

مدیر ترجمان اسلام کا دورہ ضلع منٹگمری

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ۳۰ راگست کو ضلع منٹگمری روانہ ہوئے جہاں آپ ۷ ستمبر ۱۹۵۹ء تک قیام پذیر رہے - آپ مشہور خادم ملک و ملت حافظ حیدر صاحب کی دعوت پر چک ۲… تشریف لے گئے رات کو سیرۃ النبیؐ پر تقریر کی - ۴ ستمبر بروز جمعہ آپ نے حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب فاضل جالندھری و مہتمم مدرسہ جامعہ رشیدیہ ضلع منٹگمری کے ارشاد پر جامعہ رشیدیہ میں علم دین کے موضوع اور درود شریف کے مطالب پر تقریر کی - ۶ ستمبر کو آپ بمعہ حافظ غلام محمد صاحب کشمیری چیچاوطنی گئے - جہاں کے مشہور قومی رہنما شیخ اللہ رکھا صاحب کے ہاں قیام کیا - ۸ ستمبر کو واپس لاہور تشریف لے آئے -

(مرزا فہیم بیگ - ناظم دفتر)

آزاد پتن کا پل اور پاک گورنمنٹ

از حضرت مولانا امیر الزمان صاحب - ناظم جمعیۃ علماء اسلام آزاد پونچھ کشمیر

عرصہ پچاس برس سے اہل پونچھ ڈوگرہ رجیم گورنمنٹ سے مسلسل مطالبے کر رہے تھے - کہ آزاد پتن پر پل بنوا کر عوام کو روز افزوں الجھنوں سے نجات دلائے مگر کارکنان قضا و قدر نے اس عظیم الشان خدمت کا سہرا ایوبی گورنمنٹ کے عہد حکومت پر معلق رکھا تھا

چونکہ ۲۲ راگست ۱۹۵۹ء کی صبح وزیر عساکر اسلامیہ محترم محمد موسیٰ صاحب کی تشریف آوری پر بمقصد ترکہ افتتاح اختتام پذیر ہو کر باعث مسرت و انبساط ہوا - دعا ہے کہ اس پل سے حقیقی فوائد و نتائج مرتب ہوں آمین اس تاریخی کارنامہ کی حسن تکمیل پر میں اپنی و عوام پونچھ بالخصوص آزاد کشمیر اور جمعیۃ علماء اسلام آزاد کشمیر کی طرف سے ہدیہ مبارکباد کا پیش کرتے ہوئے صدر آزاد گورنمنٹ اور صدر مملکت پاکستان سے استدعا کروں گا کہ گورنمنٹ اور عوام الناس کی ملی جلی ضروریات کے پیش نظر اسی خسروانہ فیاضی سے کام لیتے ہوئے منگ بجری اور باغ کے نالوں پر اسی قسم کے آہنی پل نصب کروا کر ! باشندگان علاقہ کو علی الدوام ممنون ہونے کا موقع عنایت فرمائیں -

یہ معلوم کر کے بڑی خوشی ہوئی ہے - کہ آزاد گورنمنٹ نے نالہ ماہل منگ بجری سے فوج اور سول کا غلہ آرپار منتقل کرنے کے تقریباً ساڑھے تین لاکھ روپیہ کی رقم خطیر منظور فرمائی ہے - لیکن اسی رقم کے ساتھ ادنیٰ رقم اضافہ کر کے یہ مضبوط پل کی شکل میں معرض وجود میں آ سکتا ہے جس سے عوام اور گورنمنٹ کو دائمی مصیبت سے نجات ہو سکتی ہے -

امید ہے کہ آں محترم جناب توجہ گرامی ضرور مبذول فرمائیں گے -

ناظم جمعیۃ علماء اسلام آزاد پونچھ کشمیر محمد امیر الزمان
حال وارد جامع مسجد پلندری

مودودی اخلاق

ترجمان اسلام میں "کوزہ اور چھلنی" کے عنوان سے غلام مرشد اور مودودی پر جو مضمون شائع ہوا تھا اس پر جل کر کسی مودودیے نے حضرت مولانا غلام غوث صاحب کے نام گمنام ایک خط لکھ کر اپنے خبث باطن کا ثبوت دیا ہے -

اگر ہمت ہے تو نفس مضمون کا جواب دو ! کیا مودودی کو اس کے دست راست اصلاحی صاحب نے ننگا نہیں کر دیا - خط لکھنے والے کا ساتھ اور جماعت مودودی کا یہ حال ہے - کہ خط کے نیچے نام سعد الدین مردان لکھا ہے - حالانکہ مولانا سعد الدین مردان والے ہوں یا کوئی اور سرحد والے عالم وہ اس طرح کے خطوط لکھنے سے بہت بلند ہیں - … ہے - … ہے - … کے لئے کوئی جواب نہیں ہے -

(مرزا فہیم بیگ ناظم دفتر)

دار العلوم مدنیہ بنڈی تحصیل تونسہ میں جلسہ سیرت

تحصیل تونسہ ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان بمقام بنڈی دار العلوم مدنیہ میں مورخہ ۹-۱۰-۱۱ ربیع الاول ایک جلسہ ہو رہا ہے - جس میں علاقہ کے نامور علماء تشریف لا کر اپنے مواعظ حسنہ سے عامۃ الناس کو محظوظ فرمائیں گے

ایک حافظ و قاری کی ضرورت

دار العلوم مدرسہ مدنیہ بنڈی تحصیل تونسہ ضلع ڈیرہ غازی خان کے لئے ایک حافظ قاری کی ضرورت ہے مولانا گل محمد صاحب مہتمم مدرسہ سے خط و کتابت کی جائے -

خوشخبری

مشتاقان علوم قرآنیہ کو مبارک ہو کہ قاضی شمس الدین صاحب کی تفسیر تیسیر القرآن کی پہلی جلد سورہ انعام تک پوری آب و تاب سے طبع ہو گئی ہے - ہدیہ ۶/ روپے علاوہ محصول ڈاک - ملنے کا پتہ: قاضی شمس الدین جامع مسجد گوجرانوالہ

دار العلوم حنفیہ عثمانیہ راولپنڈی کا جلسہ ملتوی

دار العلوم حنفیہ عثمانیہ راولپنڈی کے زیر اہتمام ۱۱، ۱۲، ۱۳ ستمبر کو ایک تبلیغی کانفرنس منعقد ہو رہی تھی - ہمیں افسوس سے یہ اعلان کرنا پڑ رہا ہے - کہ بعض ناگزیر حالات کی بنا پر ان تاریخوں میں جلسہ ملتوی کرنا پڑا - انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ ماہ اکتوبر میں تاریخوں کا تعین کر کے اعلان کر دیا جائے گا -

فضل حق ناظم نشر و اشاعت دار العلوم … راولپنڈی

ضروری اعلان

ملتان - تمام مدارس عربیہ کو مطلع کیا جاتا ہے - کہ جب سے وفاق المدارس العربیہ سے الحاق کی آخری تاریخ یکم ربیع الاول ۱۳۷۹ھ مقرر تھی - الحمد للہ کہ مدارس عربیہ نے اس طرف کافی توجہ فرمائی - لیکن محسوس ہوتا ہے کہ بعض مدارس باوجود ارادہ الحاق کے چند معقول اعذار کی بنا پر مقررہ تاریخ تک الحاق کے فارم پُر نہیں کر سکے لہذا یکم کی بجائے ۱۵ ربیع الاول مقرر کی جاتی ہے - امید ہے کہ تمام بقایا مدارس عربیہ اس توسیع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ۱۵ ربیع الاول ۱۳۷۹ھ تک ضرور الحاق فارم پُر کر کے معہ فیس رکنیت دفتر میں بھیج دیں گے -

(نوٹ) مجلس شوریٰ کے اجلاس کی تاریخ ۱۴، ۱۵ ربیع الثانی ہوگی اراکین شوریٰ کے نام دعوت نامے انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب جاری ہوں گے

(حضرت مولانا) خیر محمد (صاحب) عفی عنہ
صدر تنظیمی کمیٹی مدارس عربیہ پاکستان مدرسہ خیر المدارس
(ملتان شہر)

شادی میں مجلس وعظ

مورخہ ۲۴ راگست ۱۹۵۹ء کو حوالدار محمد … علی بشیر قوم راجپوت نے اپنے مکان واقع … والی میں اپنے فرزند … کی شادی کی تقریب کے سلسلہ میں مجلس وعظ منعقد کی جس میں مدرسہ رحیمیہ کے طلباء نے قرآن پاک کی تلاوت کی اور مولانا حکیم … صاحب و … عبد الرحیم صاحب … نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تقریر فرمائی - سینکڑوں مسلمان تبلیغ اسلام سے … ہوئے … بعد … حضرت مولانا … کی دعا … مجلس وعظ اختتام پذیر ہوئی … ضلع …

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۲

العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث)

ٹیلیفون نمبر

زیر سرپرستی: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مد ظلہ العالی

سہ روزہ

ترجمان اسلام لاہور

قیمت ۲ آنے

نفیس

اسلامی لائبریری نورپور نورنگ

جلد ۲ ○ ۵-۹ رمضان المبارک ۱۳۷۸ھ مطابق ۱۵-۱۹ مارچ ۱۹۵۹ء ○ نمبر ۷۵/۷۶

مدیر ترجمان اسلام

احقر تمام ماہ رمضان المبارک اپنے غریب خانہ بفہ ضلع ہزارہ میں گزارے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ دوستوں سے درخواست ہے کہ اگر مجھے کوئی حکم دینا ہو یا دواخانہ فیض عام بفہ کی دوا منگانی ہو تو دواخانہ فیض عام بفہ ضلع ہزارہ کے پتہ سے خط و کتابت کریں۔

(غلام غوث ہزاروی)

شذرات

نوائے وقت اور وزیر خارجہ

اخبار نوائے وقت نے کسی مضمون کے حوالے سے محترم وزیر خارجہ پاکستان نے غلط فہمی دور کرنے کی کوشش کی ہے جس پر نوائے وقت ۱۲ مارچ نے تبصرہ کرتے ہوئے وضاحت سے بات کہی ہے۔ اخبار مذکور نے اس بات پر زور دیا ہے کہ بنائے پاکستان لا الہ الا اللہ ہے۔ اسلامی آئین۔ اسلامی نظریہ اور اسلامی کلچر پاکستانی مطالبے کا سنگ بنیاد ہے۔ اس میں کسی کو اختلاف نہیں اور نہ یہ ہمارے شایان شان ہے کہ ہم اسلام کا اعلان کرنے سے شرمائیں یا جھجکیں جب کہ بالکل لادین سیکولر اور کافر حکومتیں اپنے کو اپنے مذہب کا سرپرست کہتی اور لکھتی ہیں۔ ہم معاصر موصوف کی پوری تائید کرتے ہوئے اتنا اضافہ کرتے ہیں کہ اسلام کے قلعہ کے اندر آئے بغیر نجات ناممکن ہے۔

بہت سے لوگوں کی آنکھیں مغرب کے ظاہری زرق برق اور طمطراق سے خیرہ ہو جاتی ہیں مگر ان کا انجام تباہی و ہلاکت ہے۔ جس کے آثار ظاہر ہو چکے ہیں۔ ہمیں اسلام کی ایک ہزار سالہ تاریخ پر غور کر کے اپنی ماضی کی روشنی میں اپنا مستقبل تعمیر کرنا چاہیئے پاکستان ایک اسلامی خطہ ہے۔ یہاں اسلام کے بغیر اور کوئی آئین دار نہیں آ سکتا۔ یہاں کے اسلامی مزاج کے لئے مغربی علاج کسی طرح صحیح نہیں ہے۔ اس وقت پاکستان کی باگ ڈور ایسے افراد کے ہاتھوں میں ہے۔ جن کی اصلی فطرت اوروں کی طرح مسخ نہیں ہوئی ہوتی۔ خوبی سادہ جو بہادر اور بے باک ہوتے ہیں۔ اگر ان کے ہاں دودھ میں پانی ملانے پر کوڑوں کی سزا دی جا سکتی ہے تو وہ زانی کو کوڑوں کی سزا کو ضرور لبیک کہیں گے۔ اگر ان کے ہاں سخت سزا ہی سے جرائم کی روک تھام ہو سکتی ہے تو شرعی تعزیرات کو اپنانا ان کے لئے اوروں سے زیادہ آسان ہے۔ اگر وہ حکمرانی کے لئے یورپ کی جمہوریت اور عوام کالانعام کی ووٹنگ ضروری نہیں سمجھتے بلکہ چیدہ چیدہ بہترین افراد کے مشورے سے کام کرنا بہتر سمجھتے ہیں تو یہ بات اسلامی امارت اور شورائی نظام کے بالکل مطابق ہے۔ ان کو صرف اتنی ترمیم کرنی ہوگی کہ مغرب زدہ بے دین اور گندے آدمیوں کے مشوروں کی بجائے وہ دیندار، ملک وملت کے وفادار، علمائے دین مخلص اور سنجیدہ افراد ملت کی رائے کو ترجیح دیں۔

اگر آج انصار و مہاجرین نہیں ہیں اور نہ ان جیسی حکومت بن سکتی ہے تو جتنی بھی ان کی موافقت اور اس طرز کی مطابقت ہوگی۔ اتنی ہی برکت اور کامیابی ہو سکے گی۔

ہم اپنی حکومت سے درخواست کریں گے کہ اپنے بوجھ کو ہلکا کرے۔ قوم کا مکمل تعاون حاصل کرے اس کی ایک ہی شکل ہے کہ خوشامدی افراد کو قریب نہ آنے دیا جائے اور حق کہنے والے فدایان ملک وملت اور بلند پایہ علمائے دین کے مشوروں پر پوری توجہ فرمائی جائے۔ افسران کے اجتماع۔ لوکل باڈیز کے ارکان۔ اور سرکاری قسم کے عوامی نمائندوں سے بہت کم یہ توقع ہے کہ وہ کوئی تلخ بات کہہ سکیں۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ ایسی تلخ نوائی برسر منبر ہو یا سکہ پر بیٹھے کسی صحبت میں دی جائے۔ لیکن ایسے افراد سے ارباب حکومت کو خود تبادل خیالات کا خیال یا انتظام کرنا چاہیئے۔ مشورہ کرنے اور دوسروں کی بات سننے میں کوئی نقصان تو ہوتا نہیں۔ معلومات بڑھتے ہیں۔ پبلک خیالات کا اندازہ ہوتا ہے۔ ماننا نہ ماننا پھر اپنی منشا کی بات ہے۔ یہ ضروری ہے کہ عوامی حکومت کو عوام سے بہت قریب ہونا چاہیئے۔ وما علینا الا البلاغ۔

(غلام غوث)

علمائے کرام پر پابندی

۷ اور ۸ مارچ کو منٹگمری میں جامعہ رشیدیہ کا سالانہ جلسہ تھا۔ حکام جلسہ کی اجازت نہیں دے رہے تھے۔ بڑی مشکلات سے اجازت دی تو دودھ میں مینگنیاں ملی ہوئی تھیں۔ یعنی مدعو حضرات کرام میں سے حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری۔ حضرت مولانا علامہ خالد محمود صاحب پروفیسر۔ حضرت مولانا سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری اور حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی کو نوٹس دیے گئے کہ آپ لوگ منٹگمری میں کسی قسم کی تقریر نہیں کر سکتے۔ ہم حیران ہیں کہ یہ حضرات جو محض اسلامی تبلیغ کرتے ہیں۔ اور سارے مغربی پاکستان میں ان کی بلند پایہ تقاریر سے نہ کوئی نقض امن ہوتا ہے نہ اشتعال و نفرت انگیزی اور نہ ہی حکام و عمال حکومت کو کسی قسم کی پریشانی لاحق ہوتی ہے۔ خدا جانے ضلع جھنگ اور منٹگمری میں کیوں قیامت برپا ہو جاتی ہے۔

حضرت مولانا حبیب اللہ مرحوم مبلغ اسلام امرتسری

کی مشہور و معروف تصنیف

"حضرت عیسیٰ کا رفع اور آمد ثانی حافظ ابن تیمیہ حرانی کی زبانی" جو ایک عرصہ سے نایاب تھی اب بمشکل دستیاب کر کے افادہ عام اور تبلیغ اسلام کے پیش نظر یہ تحقیقی اور علمی رسالہ شائع کیا گیا ہے۔

قیمت آٹھ آنے صرف۔ ۰/۸/۰

ملنے کا پتہ

مکتبہ الحبیب بیڈن روڈ لاہور

... نے پنجاب پریس لاہور میں چھپوا کر دفتر سہ روزہ ترجمان اسلام لاہور بیرون دہلی دروازہ سرکلر روڈ لاہور سے شائع کیا

Scanned with CamScanner

قرآن پاک کی پکار

از غلام غوث ہزاروی

قرآن پاک کی اہمیت

قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ قیامت میں اللہ تعالٰی کے حضور میں سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ شکوہ (فریاد) پیش فرمائیں گے۔ یَارَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا (اے میرے مالک میری اس قوم نے اس قرآن کو ایک شے متروکہ بنا رکھا تھا)

حدیث شریف میں آنحضرت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اَلْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَّكَ اَوْ عَلَيْكَ قرآن یا تمہارے حق میں (تمہاری نجات کے لئے) دلیل بن جائے گا۔ یا تمہارے خلاف (تمہارے ملزم گردانے کے لئے) ثبوت بن جائے گا۔

قیامت سے ڈرنے والے اہل ایمان انہی باتوں کے پیش نظر اسلامی مدرسوں، قرآنی درس گاہوں کی امداد فرماتے رہتے ہیں کہ قرآن پاک کا تھوڑا بہت حق ادا ہو سکے۔ اللہ تعالٰی ان حضرات کی مساعی قبول فرمائے اور قرآن پاک کو ان کے حق میں شفیع گردانے۔

مخیر حضرات اور اسلامی درسگاہیں

الحمد للہ تعالٰی کہ پاکستان بننے کے بعد ملک کے طول و عرض میں اسلامی درسگاہوں کا ایک غیر متناہی سلسلہ قائم ہو چکا ہے اور بحمدہ تعالٰی صرف قرآن پاک کے درس، ترجمہ اور تجوید کے لئے بھی بڑے بڑے انتظامات ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ اور اگرچہ ان کا بڑا حصہ ملک کی غریب مگر مخلص آبادی کا رہین منت ہے۔ لیکن پاکستان کا وہ اونچا دنیادار طبقہ جن کو دینی نقطہ نگاہ سے بعض لوگ قابل التفات نہیں سمجھتے۔ وہ طبقہ، اللہ تعالٰی کی غیبی امداد اور اس کے غیر محدود فضل و کرم سے ان مدارس کا بہت بڑا سہارا بنے ہوئے اپنی عاقبت سنوار رہے ہیں۔

قرآنی درسگاہوں اور عربی مدرسوں کی اپیلیں ہمیشہ شائع ہوتی رہتی اور ان کے ذمہ دار نمائندے اور سفیر دورے کرتے رہتے ہیں اور یہ مخیر حضرات ان کے حوصلے بڑھاتے اور ہر طرح مدد کرتے رہتے ہیں۔ میں نے غالباً عمر بھر اس قسم کی کوئی اپیل شائع نہیں کی۔

ایک خاص کمی

لیکن اس سلسلہ میں ہم میں ایک خاص کمی ہے جس کی طرف توجہ دلانا میرا فرض ہے۔ وہ یہ کہ قرآن کی خدمت کرنے والے حضرات کو اپنے طور سے بھی ضرورت کے مواقع تلاش کرنے اور ضرورت کی کمی و زیادتی کی طرف توجہ کرنی چاہئیے۔

پنجاب اور سندھ وغیرہ میں نہ علماء کی کمی ہے نہ قراء کی، نہ اسلامی درسگاہوں۔ اگرچہ ان علاقوں میں بھی اس خدمت کا باقی رکھنا فرض ہے۔ مبادا اس سلسلہ میں کوئی کمی نہ آجائے مگر جہاں ہزاروں میلوں میں قاریوں اور حافظوں کی نمایاں کمی ہو۔ یہاں تک کہ ماہ رمضان مبارک میں ختم قرآن بھی نہ ہو سکتا۔ اور یہاں تک کہ بعض جلیل القدر علماء دین بھی قرآن پاک کی تلاوت شایان شان نہ کر سکتے ہوں۔ ایسے علاقوں کی طرف توجہ نہ کرنا قرآن پاک کی بحقیقت خدمت میں کوتاہی کرنے کے مترادف ہے۔ اسی طرح جن وسیع علاقوں میں کوئی اسلامی درسگاہ نہ ہو نہ مناسب زمانہ دینی تعلیمات کا کوئی انتظام ہو۔ ان کو افاضۂ علوم سے محروم کرنا فرض شناسی کے قطعاً خلاف ہے۔

سابق صوبہ سرحد کے ضلع ہزارہ میں تحصیل مانسہرہ آخری تحصیل ہے۔ اس میں لاکھوں کی آبادی ہے۔ اس کے ساتھ سابقہ آزاد علاقے ہیں۔ ہزاروں مربع میل میں کوئی معتد بہ درسگاہ نہ علوم دینیہ کی ہے۔ نہ تجوید قرآن کی

امید کی جھلک

کچھ عرصے سے بعض حساس اور درد دل رکھنے والے ارباب خیر نے ادھر توجہ فرمائی اور دیکھتے دیکھتے متعدد مدارس تجوید القرآن قائم ہو گئے جن میں ہمارے مدرسہ واقعہ قصبہ بفہ ضلع ہزارہ کو خاص امتیاز حاصل ہے جہاں بارہ بارہ سال کے بچے حافظ اور قاری ہو چکے ہیں۔ زمین زرخیز ہے۔ عوام میں دلچسپی ہے اگر توجہ کی جائے تو کام بہترین ہو سکتا ہے۔ مگر ابھی ہمارے اصحاب خیر کو اس سرزمین کی طرف کماحقہ توجہ نہیں ہو سکی۔ اس لئے علاقہ میں خدمت دین، تعلیم اسلام اور تجوید قرآن کے لئے بڑا میدان ہے۔ اور قرآن پاک پکار پکار کر خوش نصیب مسلمانوں کو دعوت

قرآن پاک کی پکار

فلاح و نجات دے رہا ہے کہ اے جنت کے طلبگارو! اے رضائے مولیٰ کے چاہنے والو! اور امت محمدی (علیہ السلام) کے اے وہ نیک بخت مسلمانو! جو میرے وسیلے سے نجات اخرویہ اور حیات سرمدیہ حاصل کرنا چاہتے ہیں اور جن کو مجھ سے وفاداری دنیا میں بھی نفع بخش ثابت ہوئی۔ اس علاقہ کی طرف توجہ کرو۔ جہاں میرے اتھاہ سمندر سے اہل دنیا ناواقف ہیں۔ جہاں کے پیاسے میرے آب حیات سے اب تک محروم ہیں نام و نمود کو چھوڑ دو۔ جہاں زیادہ ضرورت ہے وہاں میری اشاعت کرو۔ میں خدائے برتر کا کلام ہوں جو تمام طاقت وروں سے بڑا اور ہر قوی سے زیادہ قوی ہے اور جو میرے خدام کو دارین کی سرافرازی بخشتا ہے۔

عرض مدعا

تو میں اگرچہ اپنے فرض کی حد تک بفضلہ تعالٰی سبکدوش ہوں۔ مگر میرا یہ بھی فرض ہے کہ اس خوان یغما کی طرف سب کو بلاؤں۔ میرے دوستو۔ بزرگو اور سینوں میں دل اور دل میں درد رکھنے والے مسلمانو! اگر آپ کو قرآن پاک کی اس پکار پر لبیک کہنا ہے تو مولانا عبد القادر صاحب خازن مدرسہ قصبہ بفہ ضلع ہزارہ یا احقر غلام غوث ہزاروی۔ ساکن بفہ ہزارہ سے خط و کتابت کریں یا دست تعاون بڑھائیں تاکہ اس پسماندہ ملک میں قرآن و تعلیم دینی کا شایان شان انتظام ہو سکے۔

یوم شہدائے ختم نبوت

سمندری ۹ مارچ۔ جامع مسجد محمدیہ سمندری میں جمعہ کے عظیم الشان اجتماع میں شہدائے ختم نبوت کو خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ اور ان کے لواحقین کے لئے صبر و استقامت کی دعا مانگی گئی۔

محمد علی خطیب جامع مسجد محمدیہ سمندری

شیخ عبداللہ کی درخواست مسترد

نئی دہلی — بھارتی ہائیکورٹ نے شیخ عبداللہ کی اس درخواست کو مسترد کر دیا ہے جس میں انہوں نے اپنے نام نہاد مقدمہ کی کارروائی روک دینے کا مطالبہ کیا تھا۔

بقیہ کالم (۴)

جو مندرجہ بالا فقرہ کے ظاہر سے تعلق رکھتا ہے تو یہ انتہائی افسوسناک اور قابل توجہ حکومت ہو۔ لیکن ہم اس بارہ میں قطعی طور سے کچھ کہنے سے پہلے معاصر موصوف کی تصریح کا انتظار کریں گے۔

قرآن پاک اور سپریم کورٹ

قابل توجہ مدیر نوائے وقت

اخبار نوائے وقت لاہور مورخہ ۵ مارچ ۱۹۵۹ء (جائداد میں بیوہ کا حصہ) کے عنوان سے یہ خبر دی ہے کہ ضلع مردان کے ایک مقدمہ میں جو ڈویژنل کمشنر پشاور کے فیصلہ کے خلاف پاکستان سپریم کورٹ اپیل منظور کرتے ہوئے فیصلہ میں قرار دیا ہے کہ کوئی عورت اپنے خاوند کی وفات کے بعد اس کی جائداد کے آٹھویں حصہ کی مالک نہیں بن سکتی۔

اخبار مذکور میں مقدمہ کے حالات بیان کرتے ہوئے لکھا گیا ہے کہ اس شخص کی بیویاں تین تھیں یہ ایک بیوی کے مقدمہ کے سلسلہ میں فیصلہ ہوا اگر اس میں یہ بات ہوتی کہ تین بیویاں ہونے کی وجہ سے ہر بیوی کو آٹھویں حصہ کا تہائی مل سکتا ہے۔ پورا آٹھواں حصہ نہیں مل سکتا۔ تو قابل اعتراض یا بحث طلب نہ تھی۔ لیکن اخبار مذکور کے مندرجہ بالا الفاظ اگر صحیح ہیں تو کوئی عورت اپنے خاوند کی وفات کے بعد اس کی جائداد کے آٹھویں حصہ کی مالک نہیں ہو سکتی تو یہ فیصلہ قرآن پاک کے صاف و صریح الفاظ کے خلاف ہے۔

قرآن پاک میں ہے۔ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ (سورہ نساء) ترجمہ:- تو اگر تمہاری اولاد ہو (اور تم مر جاؤ) تو تمہاری ان بیویوں کو تمہارے ترکہ میں سے آٹھواں حصہ ملے گا۔ وصیت اور قرض ادا کرنے کے بعد۔

ہمارا خیال ہے کہ مقدمہ مندرجہ بالا میں یہ عورت عرصہ تک تمام جائداد پر قابض رہی ہے۔ اور اب بھی اس کا قبضہ تھا۔ اور مرحوم کی بیویاں بھی تین تھیں۔ اس طرح کے مختلف حالات میں ان کے حالات کے مطابق کسی اہم وجہ سے سپریم کورٹ کے ججوں نے عورت کے خلاف فیصلہ صادر کیا ہوگا۔ اور اخبار نوائے وقت کے رپورٹر سے واقعہ نقل کرنے میں گڑبڑ اور غلطی ہوئی ہے۔ اگر ہمارا یہ خیال صحیح ہے۔ تو ہم ذمہ داران نوائے وقت سے باادب عرض کرتے ہیں کہ وہ اس طرح کی اہم باتیں نقل کرنے میں احتیاط کریں جن سے غلط پروپیگنڈا کے مواقع پیدا ہوں پھر اخبار کا فرض ہے کہ وہ فیصلے کے اہم حصے اخبار میں صحیح طور پر نقل کر کے دوبارہ شائع کریں اور اگر خدانخواستہ سپریم کورٹ کا وہی مقصد ہے

(باقی کالم سوم بقیہ پر)

سہ روزہ ترجمان اسلام لاہور
۱۵-۱۹ مارچ ۵۹ء

عالم اسلام میں دشمنوں کی ریشہ دوانیاں

(غلام غوث ہزاروی)

تاریخ گواہ ہے کہ مسلمانوں کو دشمنوں سے جنگ کرنے میں کبھی اتنا نقصان نہیں ہوا۔ جتنا ان کو آپس کے اختلافات، دشمنوں کی ریشہ دوانیوں دسیسہ کاریوں اور سازشوں سے ہوتا رہا ہے۔ عبداللہ بن سبا کا فتنہ حسن بن صباح کی شرارت، بنگال کے جعفر اور دکن کے صادق کی غداریاں اور آخر میں مرزا سکندر کی وطن دشمنی اس کے گواہ ہیں موجودہ زمانہ میں دنیا دو دھڑوں میں بٹی ہوئی ہے۔ امریکی بلاک اور روسی دھڑا۔ اگر اس کے مقابلہ میں اسلامی ممالک قرآنی ہدایات کی روشنی میں اسلامی اخوت سے کام لے کر متحد ہو جاتے وہ مذکورہ دونوں دھڑوں کے شر سے محفوظ رہ سکتے تھے۔ مگر افسوس کہ دنیائے کفر کے ماہرین دجل و فریب نے ان ملکوں میں کچھ اس طرح گھر کر لیا ہے کہ اچھے اچھے ارباب بصیرت سیاست دان مسلمان ان کے ہمرنگ زمین جال سے نہیں نکل سکتے۔ اس وقت ان دو دھڑوں کی رسہ کشی اسلامی ممالک ہی میں اثر و نفوذ اور اپنا اپنا اقتدار قائم کرنے کے لئے ہو رہی ہے!

دنیا میں فوجی انقلابات بغاوتیں اور تمام شر و فساد اسی رسہ کشی کے مظاہر ہیں۔ انڈونیشیا کی آٹھ کروڑ مسلم آبادی کا آزاد ہونا معمولی بات نہ تھی، دشمنان اسلام ان کی بڑھتی ہوئی طاقت سے خوفزدہ تھے۔ وہاں مسلح بغاوت کرا کر اس کو بیسیوں سال پیچھے دھکیل دیا۔ ہوتا یہ ہے کہ موجودہ حکومت اگر روسی دھڑے کی حامی ہے تو امریکن گروپ اس کے خلاف بے چینی پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے، اور اگر امریکہ کی پارٹی میں ہے تو روسی ایجنٹ وہاں پروپیگنڈا کرتے اور بغاوت پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ انڈونیشیا کے سوا لبنان شام اور عراق کے انقلابات بلکہ گذشتہ انقلاب ایران بھی اسی کا نتیجہ ہیں۔ عراق کی سابق گورنمنٹ (شاہی خاندان) معاہدہ بغداد کا رکن تھا۔ بالفاظ دیگر وہ تمام عرب ممالک کے سینہ پر مونگ دل رہا تھا۔ وہاں انقلاب آیا اور یہی نہیں ہوا کہ عراق انگلو امریکن بلاک سے نکل گیا۔ بلکہ وہ روسی شطرنج کا کامیاب مہرہ بن کے سامنے آیا اور سچ تو یہ ہے کہ جنرل عبدالکریم قاسم وزیر اعظم عراق نے مشرق وسطیٰ میں ساری امریکی سیاست ختم کر کے رکھ دی۔ اب عرب دنیا روس کے قریب اور ایران و ٹرکی اور پاکستان امریکہ کے حلیف ہیں۔ حال میں عراق میں زبردست بغاوت ہوئی۔ اس بغاوت کا منبع موصل ہے۔ جو ٹرکی کی سرحد پر واقع ہے باغی اپنی ہانک رہے ہیں اور بغداد ریڈیو اپنی سنا رہا ہے۔ کشت و خون جاری ہے۔ حکومت عراق نے حال میں کثیر التعداد باغی لیڈروں کو موت کے گھاٹ اتارنے کی خبر دی ہے۔ یہ صحیح ہے کہ بغاوت کامیاب نہیں ہو سکی۔ مگر ایسی خانہ جنگی سے جو نقصان ہو سکتا ہے وہ تو ہو گیا۔ روس اسی قسم کی بغاوت کے اشتعالے ایران کو دھمکیاں دینے کے سلسلہ میں کر رہا تھا۔ وہاں ڈاکٹر مصدق کے اقتدار کے خلاف شاہی خاندان کی کامیابی امریکہ کی جیت تھی۔

عراق میں شاہی خاندان کے مقابلہ میں عبدالکریم قاسم وغیرہ کی کامیابی روس کی جیت ہے اور یہی جیت وہاں شر و فساد کا اصلی سبب ہے۔ دوسری طرف الجزائر کے عربوں کا قتل عام جاری ہے۔ امریکہ اپنے حلیف فرانس کو اس درندگی سے روک نہیں سکتا یا روکنا نہیں چاہتا عرب ممالک کو مظلوموں سے دلچسپی ہے۔ پاکستان میں بھی ان کے لئے بڑی ہمدردی ہے۔ کاش کہ پاکستان آگے بڑھ کر مسلم ممالک کا مستقل بلاک قائم کرنے کی تحریک شروع کر دے اور دشمنان اسلام کی ریشہ دوانیوں کے خلاف متحدہ محاذ قائم کرنے میں پہل کرے اس طرح اس اسلامی بلاک کی سب سے دوستی ہو۔ کسی سے دشمنی نہ ہو۔ اور جو بری نگاہ سے دیکھے اس کی آنکھیں نکال لی جائیں۔ کیا اللہ تبارک و تعالیٰ ایسا نہیں کر سکتے۔ ضرور کر سکتے ہیں بشرطیکہ ہم اس سمت پر چلنے کی تیاری کریں۔ مسلمانوں کو ماہ رمضان میں دعا کرنی چاہیئے کہ مسلم ممالک کو اختلافات سے محفوظ اور آپس میں متحد رکھے۔ اور اللہ تعالیٰ الجزائر کے مجاہدین کی مدد فرما کر دشمنوں کو ذلیل و خوار کرے۔ آمین۔

(غلام غوث)

عراق کی بغاوت

عراق کی بغاوت بری طرح ناکام ہوئی۔ باغی لیڈروں کو سزائے موت مل گئی۔ اس لحاظ سے ہمیں خوشی ہے کہ ایک مسلمان ملک میں خانہ جنگی کی آگ بجھ گئی۔ لیکن ہمیں اس کے ان اثرات سے دکھ ہے کہ دشمنان اسلام متحدہ جمہوریہ عرب اور عراق کے درمیان اختلاف کی خلیج وسیع کرنے کے لئے جو پروپیگنڈا کر رہے ہیں اس میں بعض لندن واشنگٹن وغیرہ ذرائع سے نشر کردہ خبروں سے اضافہ ہوتا دیکھ رہا ہے۔ یہودی بھی بغاوت کی ذمہ داری مصر کے ناصر کے سر تھوپتے ہیں اور بعض اطلاعات کی روشنی میں عراقی افسران بھی۔ ناصر اس کو مکروہ پروپیگنڈا کہہ رہے ہیں۔ روس سے مصر کے بھی معاہدات ہو رہے ہیں اور عراق کے بھی دونوں ممالک سامراج کے مخالف ہیں۔ اور دونوں کا تعلق روسی گروپ سے زیادہ ہے۔ ان حالات میں کون اس حقیقت سے انکار کر سکتا ہے کہ اگر روس عراق اور مصر کے اس اختلاف سے خوش ہے تو وہ سامراج کی مخالفت کے دعوی میں بودا اور کمیونزم کی اشاعت میں پکا ہے اگر اشتراکیت کی وجہ سے اس کے دو دوست ملکوں میں کشیدگی بڑھتی ہے اور روس خوش ہے تو وہ مشرق وسطیٰ میں اپنی سیاست کی قبر خود کھود رہا ہے!

اگر ہماری آواز پہنچ سکتی ہے تو ہم عراقی حکومت اور مصر کے رہنماؤں سے یہی عرض کریں گے کہ عرب قوم کا اتحاد اسلام اور عرب ممالک کے لئے ہر دوسری چیز سے زیادہ قیمتی ہے۔ ہر دو ممالک کو آپس میں بیٹھ کر غلط فہمیوں کو رفع کرنا چاہیئے۔

حدیث شریف میں ہے:۔ اَلسَّعِیْدُ مَنْ وُّعِظَ بِغَیْرِہٖ
نیک بخت وہ ہے جو دوسروں سے عبرت حاصل کرے۔ برطانیہ کا وزیر اعظم قومی ضرورت کی وجہ سے اپنے دشمن ملک روس کے ہاں گیا اور بڑی حد تک مخالفت کو کم کرنے کی کوشش کی۔

محترم غازی خدا بخش صاحب کا اعلان

اخبار ترجمان اسلام لاہور کے مینیجنگ ایڈیٹر محترم مولانا غازی خدا بخش صاحب فرماتے ہیں کہ چونکہ میں نے حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ کی خدمت میں زیادہ رہنے اور کچھ اصلاحی مساعی کرنے کے خیال سے اخبار ترجمان اسلام کی دفتری ذمہ داریوں کا بوجھ کم کر دیا ہے اس لئے تمام دوست آئندہ ارسال زر یا خط و کتابت مدیر مسئول مولانا غلام غوث ہزاروی میاں سلطان محمد صاحب منتظم دفتر ترجمان اسلام لاہور بیرون دہلی دروازہ کے پتہ سے کریں۔

Scanned with CamScanner

صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانہ کے ایمان افروز حالات

(قسط نمبر ۳۲)

(از حضرت مولنٰا حبیب الرحمن صاحب مرحوم - مہتمم دار العلوم دیوبند)

سد مارب یا سیل عرم

اس سے قبل حالات جبلۃ بن الایہم کو بیان کرتے ہوئے سیل عرم کا تذکرہ بھی آیا تھا۔ چونکہ دنیا کی تاریخ میں یہ واقعہ بہت سی حیثیتوں سے عجیب اور عظیم الشان گذرا ہے۔ اس لئے ہم نے وعدہ کیا تھا کہ اس کا حال بھی بیان کیا جائے گا۔ اگرچہ اس وقت یہ خیال تھا کہ صرف اس قدر بیان کر دینا کافی ہوگا جس سے ناظرین کو اصل واقعہ کا علم ہو جائے۔ لیکن چونکہ اس میں اصل مضمون اشاعت اسلام کی تائید بھی ہوگی اس لئے اب ہمارا خیال یہ ہے کہ اس کو کسی قدر تفصیل کے ساتھ عرض کریں۔ زمانہ کے انقلاب اگر سبق آموز ہیں، قوموں کا عروج و نزول اگر عبرت انگیز ہے۔ دنیا کے تغیرات سے اگر ہم یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ وہ ڈھلتے ہوئے سایہ کی طرح ہے کسی کی مستقل جاگیر نہیں ہے اور کسی کے لئے اس کا دوامی پٹہ نہیں لکھ دیا گیا تو یہ واقعہ اس کی بہترین مثال ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے مضبوط قوانین سے دنیا میں عروج و زوال کو دوش بدوش بنا دیا ہے۔ پست سے پست شے کو ایک وقت میں عروج نصیب ہو جاتا ہے اور بلند و بالاتر بھی کسی وقت گمنامی و ذلت کے غار میں پڑا ہوا نظر آتا ہے۔ مال و دولت تخت و تاج سب کی یہی حالت ہے کسی کے گھر کو آباد ہوتے دیکھ کر فوراً یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ کسی کا کاشانۂ دولت ضرور ویران ہوا ہے۔ اور کسی پر تاج شاہی نظر آئے تو یہ قیاس کر لینا بجا ہے کہ کسی کو الوداع کہہ کر یہاں آیا ہے۔ اگر کوئی جگہ اس وقت گلزار بنی ہوئی ہے تو ضرور وہ کسی وقت کھنڈر تھے اور جو آج خشک میدان ہیں وہ ضرور ایک زمانہ میں سرسبز اور فضا گلزار تھے۔ یہ حالت نہ ہوتی تو آج رومۃ الکبریٰ کی عظمت کی داستان زبان زد نہ ہوتی اور کسریٰ کا مشہور عالم ایوان الوؤں وحشیوں کا مسکن نہ بنتا، امریکہ کے وحشی تہذیب و تمدن کے استاد نہ مانے جاتے اور جاپان جیسا حقیر ٹکڑا روس جیسی باجبروت سلطنت کو نیچا دکھلا کر دنیا کے دول عظام میں شمار نہ کیا جاتا۔ عرب کے شعراء نے اس مضمون کو خوب ادا کیا ہے۔ ایک شاعر کہتا ہے ؎

ولو دامت الدولات کانوا کغیرہم
رعایا ولکن ما لھن دوام

اگر دولت و سلطنت ہمیشہ ایک ہی کے پاس رہا کرتی تو اب جو بادشاہ ہیں یہ بھی اوروں کی طرح رعیت ہوتے۔ لیکن دنیا کی دولت کو دوام نہیں ہے۔

دوسرا کہتا ہے:-

ھی المنیۃ من یوم الی یوم
دنیا تنقل من قوم الی قوم

یہ موت ہے کسی کے لئے آج اور کسی کے لئے کل۔ دنیا ہے جو ایک قوم سے منتقل ہو کر دوسرے کے پاس آتی ہے۔

متنبی نے ایک مصرعہ میں ساری دنیا کا خلاصہ بیان کر دیا ہے۔

مصائب قوم عند قوم فوائد

ایک گروہ کی مصیبت میں دوسرے کے فوائد مضمر ہوتے ہیں۔

لیکن دنیا کی بے ثباتی اقوام کے عروج و نزول آبادی کے بعد بربادی اور حیات مستعار کے بعد قبر کی گوشہ نشینی کو جس موثر اور پر درد طرز ادا میں حضرت اسد اللہ الغالب کرم اللہ وجہہ نے ادا فرمایا ہے اس خوبی سے کسی نے نہ کیا ہوگا۔ آپ ارشاد فرماتے ہیں: ؎

باتوا علی قلل الاجبال تحرسھم
غلب الرجال فلم ینفعھم القلل
بادشاہان جہاں کے کچھ تو آئے نہ کام
وہ قوی ہیکل سپاہی اور وہ اونچے مکان
واستنزلوا بعد عز عن معاقلھم
الی مقابرھم یا بئس ما نزلوا
چھوڑ کر عیش و طرب کے ساز و ساماں ہائے ہائے
آ پڑے کنج لحد میں بادشاہان جہاں
ناداھم صارخ من بعد ما دفنوا
این الاسرۃ والتیجان والحلل
ہو چکے جب دفن تو ہاتف نے ان سے یوں کہا
تخت طاؤسی کہاں ہے تاج زریں ہیں کہاں
این الوجوہ التی کانت محجبۃ
من دونھا تضرب الاستار والکلل
وہ سہری وہ چھتیں وہ ساز و ساماں کیا ہوئے
ہیں کہاں وہ چہرے جو پردوں میں رہتے تھے نہاں
فافصح القبر عنھم حین سائلھم
تلک الوجوہ علیہا الدود تنتقل
قبر بولی پوچھتا کیا ہے سروش غیب سن
ہیں لحد کے کیڑے ان پاکیزہ چہروں پر رواں
قد طال ما اکلوا فیھا وما شربوا
فاصبحوا بعد طول الاکل قد اکلوا
عمر بھر کھاتے رہے پیتے رہے اور بعد مرگ
بن گئے روزی سمار و مور اُف الاماں
وطالما کنزوا الاموال وادخروا
فخلفوھا علی الاعداء وارتحلوا
عمر بھر جس مال کی دھن میں رہے آشفتہ حال
دشمنوں کو سونپ کے خالی ہاتھ آئے ہیں یہاں
وطالما شیدوا دورا لتحصنھم
ففارقوا الدور والاھلین وانتقلوا
چھوڑنے آخر پڑے ان کو مع اہل و عیال
جو حفاظت کے لئے پختہ بنائے تھے مکان
اضحت مساکنھم وحشا معطلۃ
وساکنوھا الی الاجداث قد رحلوا
ہو گیا ویران اور ہوگا مکاں وہ شہ نشیں
جب مکیں کنج لحد میں ہو گئے جا کر نہاں
سل الخلیفۃ اذ وافت منیتہ
این الجنود واین الخیل والخول
کوئی پوچھے تو شہ عالم سے جب پائی وفات
کیا ہوئی وہ فوج وہ گھوڑے وہ خادم ہیں کہاں
این الکنوز التی کانت مفاتحھا
تنوء بالعصبۃ المقوین لو حملوا
وہ خزانے ہیں کہاں فرمائیے کچھ تو حضور
تالیاں جن کی اٹھاتے تھے بمشکل پہلواں
این العبید التی ارصدتھم عددا
این الحدید واین البیض والاسل
کیا ہوئی شان امارت ہیں کہاں اب وہ غلام
وہ زرہ وہ خود وہ ترکش وہ کماں
این الفوارس والغلمان ما صنعوا
این الصوارم والخطیۃ الذبل
ہیں کہاں اب وہ سوار اور آپ کے خدمتگزار
ہیں کہاں بانکے نیزے اور تیغ خونچکاں
این الکفاۃ الم یکفوا خلیفتھم
لما رأوہ صریعا وھو یبتھل
ہیں کہاں مردان کاری کیوں نہ آئے کام آج
جب پڑا دیکھا زمیں پر شاہ کو زاری کناں
این الکماۃ التی ملجو لما غضبوا
این الحماۃ التی تحمی بہا الدول
جوش زن ہوتے تھے غصہ میں کہاں ہیں وہ دلیر
ہائے ہائے ملک و دولت کے نگہباں ہیں کہاں
این الرماۃ الم تمنع باسھمھم
لما اتتک سھام الموت تنتصل
تیر اندازوں کی رکھی رہ گئی تیر افگنی
جب لگے تیر اجل تم پر برسنے ناگہاں
ھیھات ما منعوا ضیما ولا دفعوا
عنک المنیۃ اذ وافی بک الاجل
موت کے چنگل سے بچنا واقعی دشوار تھا
وائے ناکامی نہ کچھ کام آ سکے گبرو جواں
ولا الرشی دفعتھا عنک لو بذلوا
ولا الرقی نفعت فیھا ولا الحیل
دفع کر سکتے نہ تھے وہ رشوتیں دے کر موت کو
کوئی منتر کوئی حیلہ چل نہیں سکتا یہاں
ما ساعدوک ولا واساک اقربھم
بل سلموک لھا یا قبح ما فعلوا
جو مقرب تھے انہوں نے خاک غمخواری نہ کی
چھوڑ کر دست اجل میں چل دیئے سب مہرباں
ما بال قبرک لا یأتی بہ احد
ولا یطوف بہ من بینھم رجل
فاتحہ خوانی کو کوئی قبر پر آتا نہیں
شمع بھی افسوس تربت پر نہیں ہے سوز خواں
ما بال ذکرک منسیا و مطرحا
وکلھم باقتسام المال قد شغلوا
اقربا کو بھول کر بھی آپ یاد آتے نہیں
مال کی تقسیم میں مشغول ہیں پیر و جواں
ما بال قصرک وحشا لا انیس بہ
یغشاک من کنفیہ الروع والوجل
خاص ویرانی کے حصہ میں ہوا ایوان عام
آپ کا قصر ہمایوں ہو گیا ہو کا مکاں
کنج مدفن میں بجز وحشت نہیں کوئی انیس
خوف و دہشت کے سوا کوئی نہیں ہے پاسباں
لا تنکرن فما دامت علی ملک
الا اناخ علیھا الموت والوجل
موت کا انکار مت کر کہ نہ دنیا کا فریب
زوال دنیا کو غضب کی آتی ہیں عیاریاں

(باقی صفحہ پر)

بقیہ حالات صحابہ رضؓ

وکیف یرجو دوام العیش متصلاً
وروحہ بحبال الموت متصل
روح کی جب موت سے مربوط ہونی ہو منو
آرزو مند بقا کیونکر ہو کوئی نکتہ داں
وجسمہ لبنیات الردی غرض
وملکہ زائل عنہ ومنتقل

ملک پر غرہ نہ کر یہ دوسروں کی ارث ہے
جسم انساں ہے ہلاکت کا نشانہ بے گماں

دنیا کی سب حالتیں منقلب ہونے والی نعمتیں زائل اور حالات بدلنے والے ہیں۔ خواہ موت اس کو سب جاہ وجلال مال ومنال چھوڑنے پر مجبور کرے یا سلب نعمت ہو کر حور بعد الکور کا مصداق بنے سلب نعمت بہت سخت اور عبرت انگیز ہوتا ہے لیکن اگر وہ بطور ابتلاء وامتحان بغرض رفع درجات ہے جیسا مومن کامل ایمان کو بھی خاص خاص صورت میں پیش آجاتا ہے تو بمقابلہ ان مراتب رفیعہ کے جو اس کے لئے مقرر کئے گئے ہیں اور بوجہ اس طمانیت وانشراح صدر کے جو مومن کو حاصل ہے یہ سلب نعمت کچھ افسوس ناک امر نہیں ہوتا۔ بلکہ موجب ازدیاد مسرت بن جاتا ہے۔ البتہ اگر بوجہ سرکشی اور کفران نعمت یہ سزا دی جائے اور اس کا ظہور عذاب الٰہی کی صورت میں ملک کے ملک کو تباہ اور عالم کو برباد کردے۔ تو یہ واقعات جیسا کہ موجودہ زمانہ کیلئے سخت تازیانہ کا کام دیتے ہیں ایسے ہی آنے والی نسلوں کے لئے عبرت اور نصیحت حاصل کرنے کے لئے اپنی ہولناک صورت پیش کرتے رہتے ہیں قوم سبا اور شہر مارب کے وہ عجائب حالات جو ہم تک پہنچے ہیں ایسے ہیں جن پر اول وہلہ میں یقین کرلینا عقل انسانی سے مستبعد تھا۔ مگر کلام الٰہی میں چونکہ ان واقعات کو خاص شان اور اہتمام سے بیان فرمایا گیا ہے اس لئے اب ان کی تصدیق میں کچھ بھی تامل نہیں ہوسکتا۔ ہمارا خیال ہے کہ اول ہم ان واقعات کو مسلسل بیان کردیں اور پھر جو نتائج اس سے مفہوم ہوتے ہیں ان کو ظاہر کریں اور آخر میں قوم سبا کے متعلق کلام الٰہی میں جو کچھ ارشاد ہے۔ اس کے ضروری مباحث بھی درج کردیں۔ امید ہے کہ ناظرین اس مضمون سے بہت کچھ فائدہ حاصل کریں گے۔

(باقی آئندہ)

دارالعلوم دیوبند پر ایک ٹمٹماتی نظر

اور حکومت انگلشیہ کے ظلم وستم

از قلم محمد عبدالرحمن خاں سٹیٹ بنک لائل پور

انگریزوں نے ہندوستان میں قدم جما کر اور ہندوستان کی قومی حکومت کو مٹا کر ایسٹ انڈیا کمپنی کے نام سے حکومت قائم کرکے ہندوستانیوں خصوصاً مسلمانوں کے جذبہ آزادی کو کچل کر یہ سمجھ لیا تھا کہ بس اب ہندوستان ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہمارا ہی غلام رہے گا۔ ادھر اللہ تعالےٰ کے بندے واللہ والے قبلہ مخدومی حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کے لگائے ہوئے پودے پروان چڑھنا شروع ہوئے۔ انگریز کی ابلیسی وفریبی چال کو توڑ مروڑ کر مسلمانوں کو اسلام کا سبق یاد کرانے کے لئے بریلی یو۔پی کے حضرت مولانا سید احمد رئیس بریلوی رح رئیس المجاہدین اور ان کے شاگرد عزیز حضرت مولانا سید محمد اسمٰعیل صاحب شہیدؒ میدان میں نکلے توحید کا سبق یاد دلانے کے لئے اپنی جانیں قربان کرنے کے لئے کسی قسم کا خوف برداشت نہ کیا انگریزوں نے ان پاک نفس روشن ضمیر بزرگوں سے عوام کو متنفر کرنے کے لئے مختلف شہروں اور علاقوں میں شمس العلماء وغیرہ ناموں سے طرح طرح کے فتنے پیدا کئے۔ لیکن ان کو وہابی کے نام سے مشہور کرانے کی کوشش کی گئی۔ کہیں سرکار کا دشمن بنا کر عوام کو علیحدہ رکھنے کی سعی کی گئی۔ مگر ان عاشقان توحید ورسالت نے کسی کی پرواہ نہ کی۔ پہلے سکھوں سے جہاد کرتے رہے اور بالاکوٹ سرحد میں جاکر سلف صالحین کا نمونہ پیش کرتے ہوئے کفر سے لڑتے لڑتے شہید ہوئے۔ پھر سنہ ۱۸۵۷ء میں انگریزوں سے جہاد کرکے اللہ تعالےٰ کے ہاں سرخروئی حاصل کی۔ آخر کار دارالعلوم دیوبند قائم کرکے بقاء اسلام کی جدوجہد میں مصروف ہوگئے۔ انگریزوں نے ایک طرف ان کے خلاف پروپیگنڈا کرائے دوسری طرف والئی رائے ہند نے ایک لاکھ روپیہ سالانہ کی امداد کی پیشکش کی۔ لیکن حضرت مولانا محمد احمد صاحب مرحوم ومغفور نے پائے استغناء سے ٹھکرادی۔ اور یہودی والسرائے کو صاف الفاظ میں واضح کردیا کہ اس مدرسہ میں غلام اور نااہل لوگوں کے روپے سے غلام مولوی پیدا نہیں ہوں گے۔ اللہ کے فضل سے یہاں حق اور صداقت کے پتلے پیدا ہوں گے۔ جو دین وملک کے لئے مفید ثابت ہوں گے چنانچہ

مولانا شاہ ولی اللہ صاحب و جناب جمال الدین افغانی اور مولانا عبیداللہ صاحب سندھی رح سے لیکر جناب مولانا رشید احمد گنگوہی تک دیگر دارالعلوم کے مشائخ سب کے سب کفر وشرک کا مقابلہ کرتے رہے، اپنی قیمتی جانیں قربان کردیں۔ لیکن انگریز مکار کی اطاعت قبول نہ کی ہندوستان جیسے مرکز کفر میں یہ ہستیاں جلوہ افروز ہوئیں تو اسلام آج بفضل خدا اللہ تعالےٰ ہندوستان کے کونے کونے میں زندہ ہے۔ ان اللہ کے پیاروں نے بھوک اور پیاس وہر قسم کی تکلیفوں کو برداشت کرنے میں کسی قسم کی برائی نہیں محسوس کی۔ یہاں تک کہ ان کو موت کے گھاٹ بھی اتار دیا۔ ان کی کوشش اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہزاروں کی تعداد میں سادہ لوح مسلمان عیسائیوں اور آریوں وغیرہ سے محفوظ رہے۔ اگر یہ آج موجود نہیں تو یہ اپنے مجاہدانہ کارناموں سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے زندہ جاوید ہیں۔ خداوند کریم اپنے ان محبوبوں پر ہزار ہزار رحمت نازل فرمائے اور اللہ تعالےٰ ان کی قبروں کو اپنے فضل سے روشن فرمائے۔ آمین۔

یہ ایک چھوٹا سا مدرسہ اللہ تعالےٰ کی رحمت سے اتنی ترقی کرچکا ہے کہ آج کل ایک بڑے کالج کی سی شکل وصورت اختیار ہوگئی ہے۔

حافظ محمد ایوب جان صاحب کی آمد

۸ مارچ کو دفتر ترجمان اسلام لاہور میں محترم حافظ محمد ایوب جان صاحب مردان (سرحد) تشریف لائے۔ آپ کے ہمراہ مردان کے چند دوسرے دوست بھی تھے۔ خاصی دیر تک دفتر میں رہے، اور تبادلہ خیالات کے بعد تشریف لے گئے۔ آپ یہاں تجارتی کاروبار کے سلسلہ میں آئے ہوئے ہیں۔

رسالہ اصلاح الرسوم

یہ رسالہ جس میں علماء کرام کے فتوے درج کرکے بتایا گیا ہے کہ غمی اور شادی کی مروجہ رسمیں کہاں تک جائز ہیں اور شریعت نے ان تقریبات پر کس حد تک خرچ کرنے کی اجازت دی ہے حسب معمول پانچ پیسے کے ٹکٹ بھیج کر مؤلف رسالہ میر غلام دستگیر نامی لاہور محلہ چہل بیبیاں

منٹگمری میں علم وعرفان کی بارش

۶-۷-۸ مارچ کو منٹگمری میں جامعہ رشیدیہ کا سالانہ جلسہ ہوا۔ یہ جلسہ کیا ہوتا ہے دینی تبلیغ کی سالانہ کانفرنس ہوتی ہے۔ ضلع بھر کے مسلمان بڑے خدا اور پیارے رسول کے ارشادات سننے کے لئے آتے اور احساس چشمہ صافی کے فیض سے متاثر ہوتے ہیں۔ یہاں چند نفوس خبیثہ ہیں جو ہمیشہ حکام کو یہ باور کراتے رہتے ہیں کہ جلسہ موجب نقص امن ہوگا۔ امسال بھی ایسے ہی توہمات نے حکام کو خواہ مخواہ پریشان کیا جس سے ضلع بھر کے مسلمان بھی پریشان ہوئے۔ پھر بھی جلسہ نہایت کامیاب رہا۔ حضرت استاد العلماء شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی۔ حضرت مولانا سرفراز خان صاحب صفدر۔ حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر۔ حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب میانوی۔ حضرت مولانا خیر محمد صاحب جالندھری ملتان۔ حضرت مولانا دوست محمد صاحب قریشی اور بیسیوں علمائے کرام پہنچ چکے۔ احقر غلام غوث نے بھی حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب فاضل رشیدی کے حکم کی تعمیل میں حاضری دے دی تھی۔ مندرجہ بالا حضرات نے مفصل تقاریر ودروس میں علوم ومعارف کے دریا بہائے۔ اہل اسلام نے مدرسہ کی امداد میں دل کھول کر حصہ لیتے ہوئے ان عناصر کو مایوس کردیا جو جلسہ کی کامیابی کی راہ میں رکاوٹ بننا چاہتے تھے۔ جلسہ میں بہت سے طالب علموں کی عزت افزائی کرتے ہوئے جو حفظ قرآن سے فارغ ہوچکے تھے یا ترجمہ بھی پڑھ چکے تھے۔ رومال اور ہار عطا ہوئے۔

ڈی سی لاہور کا قابل تقلید اقدام

ماہ رمضان المبارک کے لئے محترم ڈی سی لاہور نے احکام جاری کئے ہیں کہ اس مبارک مہینے کے احترام میں دکانوں پر علی الاعلان کھانے پینے کا انتظام نہ ہو۔ اس سلسلہ میں نگرانی کے لئے قومی رضاکار دورہ بھی کریں گے۔ ساتھ ہی کارپوریشن نے ریڈیو بند رکھنے کا فیصلہ بھی کردیا ہے۔ یہ ہر دو فیصلے قابل احترام اور لائق تائید ہیں۔ مخرب اخلاق ریڈیو تو قطعاً بند کردینا چاہیئے تھا۔ مگر کارپوریشن کا اس قدر اقدام بھی غنیمت ہے۔

ہم تمام ڈپٹی کمشنر صاحبان بلکہ مرکزی حکومت پاکستان کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ یہ حکم تمام پاکستان میں نافذ ہونا چاہیئے۔

Scanned with CamScanner

صدر مملکت پاکستان کی خدمت میں!

چند اصلاحی معروضات

(از مولانا مفتی محمد نعیم صاحب لدھیانوی خطیب جامع مسجد منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات)

پروردگار عالم کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے بددیانت مذہب و ملت کے دشمنوں سے ملک کے نظم و نسق کی مقدس امانت چھین کر ایک ایسی جماعت کے سپرد کی ہے جو دیانت و امانت میں ملک و ملت کی ایک وفادار جماعت ثابت ہو چکی ہے۔

خصوصاً صدر مملکت کے اعمال و اخلاق اور اسلامی محبت جو ان کے مختلف بیانات سے منصہ شہود پر آ چکے ہیں دیندار طبقہ کو خاص دلی مسرت حاصل ہوئی ہے اور یہ امید بندھ گئی ہے کہ یہ ملک جن دینی مقاصد کی تکمیل کے لئے حاصل کیا گیا ہے۔ اب انشاء اللہ انہیں عملی جامہ پہنانے کے احساسات زیادہ واضح اور روشن ہیں ان ہی توقعات کے پیش نظر چند اصلاحی معروضات پیش کرنے کی جرأت کرتا ہوں۔ اور امید رکھتا ہوں کہ برسراقتدار طبقہ کے معزز ذمہ دار حضرات اپنی پہلی فرصت میں ان پر غور فرما کر خالص اسلامی لائنوں پر ملک کا قانون نافذ کرنے کی سعی فرما کر عند اللہ و عند الناس اجر عظیم کے مستحق ہوں گے اور اپنے فرائض انجام دینے کی پوری سعی فرمائیں گے کیونکہ ان تنصروا اللہ ینصرکم کے مطابق تمام خدائی توفیق ایسی جماعت کی پشت پر ہوتی ہیں جو اس کے دین کو نافذ کرنے کی کوشش کرتی ہے

اور وہ معروضات یہ ہیں:۔

بحمد اللہ ہم مسلمان ہیں اور ہمارا مذہب اسلام ہے اور قرآن حمید مذہب اسلام کا دائمی مکمل ضابطہ حیات ہے۔ جو تمام انبیا علیہم السلام کی تعلیم کا کامل و مکمل خلاصہ ہے۔ وہ اپنے وجود و بقا اور حفاظت و صیانت میں کسی غیر کا محتاج نہیں ہے۔ خود صاحب قانون اس کا محافظ و نگہبان ہے۔ بلکہ تمام کائنات اپنے وجود و بقاء اور قیام امن اور عادلانہ زندگی کے ہر شعبہ میں اس کی محتاج ہے۔ جس نے رشد و ہدایت اور ضلالت و غوایت کے تمام امتیازات و التباسات کو واضح کر دیا ہے۔ وہ خود غرض ملاؤں کی ملائیت اور یورپ زدہ ملحدوں کے الحاد اور ہوائے نفسانی سے قطعاً مبری اور منزہ ہے۔ اس ضابطہ حیات میں اسلام کے جن احکام اور مسائل کا فیصلہ فرما دیا گیا ہے۔ ان میں کسی قسم کے تغیر و تبدل اور ترمیم و تنسیخ کا اب کوئی امکان نہیں ہے جس کا عملی نمونہ خود ذات اقدس پیغمبر عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں موجود ہے جس کی ناقل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی وہ جماعت ہے جس پر آپ نے اپنے پورے اعتماد کا اظہار فرمایا ہے

اسلام نے اپنے بیان کردہ احکام و مسائل کے علاوہ جدید ضروریات اور پیش آمدہ حوادثات کے متعلق اصل احکام میں اباحت کا قانون نافذ فرما کر راسخین فی العلم اور ماہرین قانون اسلام کے لئے اجتہاد کا دروازہ کھول دیا ہے جس کی وساطت سے وقت کے جدید جملہ تقاضوں کا دیانتدارانہ حل تلاش کیا جا سکتا ہے۔ لیکن کوئی اجتہاد اگر اصول اسلام اور کتاب و سنت کے خلاف ہوگا وہ مردود ہے اور زندقہ و الحاد ہے وہ قطعاً اسلامی قانون کہلانے کا مستحق نہیں ہے چونکہ جملہ معاملات میں ماہرین معاملات کا فیصلہ ہی درست تسلیم کیا گیا ہے۔ اس لئے ان حالات میں صدر مملکت کا فرض ہے کہ وہ ماہرین قانون مروجہ اور ماہرین قانون اسلام کا ایک مشترکہ مساوی افراد پر مشتمل بورڈ فوراً قائم فرما کر اپنے اس ملکی اور ملی فریضہ سے سبکدوش ہونے کی کوشش فرمائیں۔ تاکہ ملک کو جلد از جلد ایک آزاد جمہوریہ اسلامیہ کے اصولوں کے مطابق چلا کر دنیا میں ایک مثالی حکومت قائم کی جا سکے۔

موجودہ لاء کمیشن سے موجودہ مروجہ قانون میں ترمیم و تنسیخ سے وہ مقصد حاصل نہ ہوگا۔ جو قیام پاکستان کا مقصد ہے۔ جس کی تدوین کا خود صدر مملکت نے اپنے متعدد بیانوں میں وعدہ اور اعادہ فرمایا ہے۔

اسلام کا مکمل ضابطہ حیات اپنے نفاذ میں افراد ملک کے اصلاح یافتہ ہونے کا محتاج نہیں ہے۔ جیسا کہ وزیر خارجہ کا خیال ہے۔ بلکہ اس کا نفاذ ہی ملک و ملت کی اصلاح کا خود کفیل اور ضامن ہے۔ جس پر تاریخ اسلام شاہد ہے خصوصاً جب کہ ملت اسلامیہ کو جتنی عقیدت اور گرویدگی خالص اسلامی ضابطہ حیات سے ہے۔ دوسرے کسی انسانی ضابطہ حیات سے نہیں ہو سکتی خواہ بظاہر کتنا ہی بہتر کیوں نہ دکھائی دیتا ہو۔ دنیا کے کسی بھی ضابطہ حیات کو یہ مقام حاصل نہیں ہے جو ایک اسلامی حکومت کے اسلامی ضابطہ حیات کو حاصل ہے۔ جو سلطنت کا قانون بھی ہے اور وہی عوام کا عقیدہ اور ایمان بھی ہے جس میں تمام اسلامی فرقوں کا قطعاً کوئی اختلاف نہیں ہے اور یہی وجہ ہے کہ قیام پاکستان کے فوراً بعد تمام اسلامی فرقوں کے علماء کرام نے متفقہ طریق پر کتاب و سنت کی روشنی میں اکیس ۲۱ بنیادی اصول مدون فرما کر گورنمنٹ کے سامنے پیش کر دیے تھے۔ جنہیں اب بھی تدوین قانون کی بنیاد قرار دیا جا سکتا ہے۔ جو تمام فرقہ وارانہ اختلافات کو مٹا کر الا ان علیہ اصحابی (مگر جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں) کا مصداق ہیں اور وزیر خارجہ کے شکوک و شبہات اور خدشات کا مکمل جواب ہیں جو لائل پور کی ایک پریس کانفرنس میں آپ نے ظاہر فرمائے ہیں۔ جس کے جوابات کی طرف موقر جریدہ نوائے وقت نے اپنے ایک مقالہ میں بھی اشارہ فرمایا ہے۔ وما توفیقی الا باللہ

ترجمان اسلام لاہور کا بدل اشتراک

سالانہ — چھ روپے
ششماہی — ساڑھے تین روپے
فی پرچہ — دو آنے

سلاجیت مصفیٰ

سلاجیت دراصل پتھر کا گوند ہے جو بفضلہ تعالیٰ انسانی جسم کو پتھر کی طرح مضبوط کر دیتا ہے پیشاب کی کثرت۔ گردے اور ہڈی کا علاج ہے مقوی بدن۔ مخلط ہونے کے سوا درد کمر اور نمونیہ وغیرہ کے لئے بھی مفید ہے۔ یہ گلگت وغیرہ دشوار گذار پہاڑیوں سے آتی ہے۔ پھر مصفیٰ کی جاتی ہے۔ اگر آپ کو گلگت کی سلاجیت جو قابل اعتماد طریقے سے حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی کی نگرانی میں صاف کی جاتی ہے مطلوب ہو تو مندرجہ ذیل پتہ سے طلب کریں۔

منیجر دواخانہ فیض عام لمیٹڈ۔ ہزارہ سرحد

سلاجیت پلز کمپونڈ

اگر آپ سلاجیت کے فوائد حاصل کرنے سے اس لئے محروم ہیں کہ اس کا کھانا کڑواہٹ کی وجہ سے ناگوار ہے تو اس کی بنی ہوئی مرکب گولیاں سلاجیت پلز مندرجہ بالا پتہ سے منگا سکتے ہیں۔ یہ گولیاں معدہ، جگر، دماغ اور دانتوں کو تقویت دیتی ہیں اور ان کا فعل درست کر دیتی ہیں بچے بوڑھے جوان سبھی استعمال کر سکتے ہیں۔

قیمت فی تولہ ایک روپیہ فی پاؤ پندرہ روپے فی سیر ساٹھ روپے۔

گولیاں فی سینکڑہ دو روپے

ماسٹر تارا سنگھ گرفتار کر لئے گئے

نئی دہلی۔ مشہور اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ کو انتظامی نظربندی کے قانون کے تحت امرتسر میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ گذشتہ شب وہ چند دوسرے لیڈروں کے ساتھ دہلی میں سکھوں کی مجوزہ مارچ پاسٹ کے متعلق پروگرام طے کر رہے تھے۔ ماسٹر تارا سنگھ کے ساتھ اکالی دل کے سینئر نائب صدر کو بھی زیر حراست لے لیا گیا ہے ماسٹر تارا سنگھ نے ۴ لاکھ سکھوں کے ایک جلوس کی قیادت بھی کرنا تھی۔

اہالیان ملتان کی خدمت میں اپیل

جو احباب اپنی بچیوں کو مڈل اور میٹرک کی تعلیم دلانا چاہتے ہوں اور سکول میں داخل نہ کرنا چاہیں۔ ان کے لئے پرائیویٹ تعلیم حاصل کرنے کے لئے نادر موقع ہے مفصل معلومات پتہ ذیل سے حاصل کریں۔

طبیب امیر علی قریشی ایجنٹ خدام الدین
معرفت حضرت مولانا ابو سعید خدا بخش
خطیب جامع مسجد بیرون دہلی دروازہ
ملتان شہر

علامہ محمد عبد المالک صاحب کا دورہ

علامہ محمد عبد المالک صاحب ضیاء مدرسہ قاسم العلوم ڈیرہ غازی خاں دورہ پر ہیں احباب تاریخیں نوٹ فرما لیں۔ ملتان دو یوم راولپنڈی ۱۵- رمضان

نئے فکر کی نئی کتابیں

مولانا عبید اللہ سندھی کی تصانیف

اردو شرح حجۃ اللہ البالغہ۔ قیمت چار روپے علیحدہ مکمل اردو ترجمہ محمودیہ قیمت ایک روپیہ چار آنے (عہ)

قرآنی دستور انقلاب ہدیہ دو روپے آٹھ آنے

عنوان انقلاب۔ ہدیہ ایک روپیہ چار آنے

جنگ انقلاب سورہ محمد کی انقلابی تفسیر ہدیہ ایک روپیہ چار آنے۔

امام ولی اللہ اور ان کا فلسفہ عمرانیات و معاشیات (از شیخ بشیر احمد بی۔ اے لدھیانوی) اس میں امام ولی اللہ دہلوی کے معاشیات اور سوشیالوجی کی تشریح کی گئی ہے قیمت دو روپے آٹھ آنے (عہ)

قرآنی فکر انقلاب سورہ اخلاص سورہ فلق اور سورہ الناس کی تفسیر قیمت ۱۲ آنے

قرآنی اصول انقلاب۔ یعنی سورہ عصر کی حکیمانہ تفسیر۔ قیمت آٹھ آنے۔ ملنے کا پتہ:۔

مکتبہ بیت الحکمت بیرون دہلی دروازہ سرکلر روڈ ملتان

Scanned with CamScanner

حکماء کا صفحہ

اعلان

تپ دق اور سل (ٹی بی) کی دوا کی قیمت ہم نہیں لیں گے

دیگر اطباء بھی اگر یہ عہد کرلیں تو یہ مرض بالکل ختم ہو جائے گا

تپ دق اور سل (ٹی بی) کے متعلق یقینی نسخہ شائع ہونے کے بعد بے شمار خطوط اس قسم کے موصول ہوئے کہ "تیار شدہ دوا بقیمت بھیج دی جائے"۔ مگر ہم نے سب کو فرداً فرداً یہی تحریر کیا ہے کہ ہمارا مقصد تجارت نہیں ہے۔ اس سے فن کی خدمت کا صحیح جذبہ ختم ہو جاتا ہے۔ نسخہ بے حد آسان ہے اور ایک ٹکے میں بن سکتا ہے۔ اس میں کوئی راز نہیں ہے۔ اور نہ ہی کوئی محنت کرنی پڑتی ہے۔ پھر بھی جن لوگوں کو تیار کرنے میں گھبراہٹ ہو وہ اپنے کسی قریبی طبیب یا عطار کے پاس چلے جائیں اور اس نسخہ کے اجزا ہمراہ لے جائیں۔ وہ ایک پیسہ لئے بغیر ہی نسخہ تیار کر دے گا۔ ہم نے یہ اعلان کیا ہے کہ تپ دق اور سل (ٹی بی) کے مشورے اور دوا کی قیمت ہم نہیں لیں گے۔ دیگر اطباء بھی اگر یہ عہد کرلیں تو یہ مرض بالکل ختم ہو جائے گا۔ جو بھی اطباء کرام اس عہد میں شریک ہوں گے ہم ان کو تقریباً ہر مرض کے متعلق ایسے یقینی تجربات مفت دیں گے۔ یونانی آیورویدک اینڈ ہومیوپیتھک رجسٹریشن فرنٹ کے ممبران کو تاکید ہے کہ کسی شخص سے تپ دق اور سل (ٹی بی) کے مشورہ اور دوا کی قیمت نہ وصول کریں اس مرض کو ختم کرنے کے لئے ہم نے پختہ ارادہ کر لیا ہے۔ مزید تشریح درج ذیل ہے۔

نسخہ تیار کرنا کچھ مشکل نہیں ہے ایک پیسہ کے برابر ترازو میں وزن کرکے آک کا تازہ دودھ اور پھر مذکورہ پیسے کے برابر ترازو میں وزن کرکے خالص ہلدی کے سفوف میں ملا دیں صرف دس منٹ تک کھرل کریں۔ بس دوا تیار ہے۔ اس کی خوراک ایک یا دو رتی ہمراہ نیم گرم پانی تین تین گھنٹے بعد دیں۔ اگر ضرورت محسوس کریں تو خوراک دوا آٹھ رتی (ایک ماشہ) تک بڑھائی جا سکتی ہے۔ آک (اکوا) کے دودھ کو شیر مدار اور لبن العشر بھی کہتے ہیں۔ آک (اکوا) ایک عام پودا ہے جو کھیتوں، ٹیلوں اور جنگلوں میں کثرت سے پایا جاتا ہے۔ پتے اس کے بڑے بڑے ہوتے ہیں۔ توڑنے پر گاڑھا سفید دودھ ٹپکنا شروع کر دیتا ہے ہلدی وہی ہے جو روزانہ کھانے میں استعمال ہوتی ہے۔ ہلدی سرخی مائل ہونی چاہیئے یا پیلی مائل بانقص ہوتی ہے۔ بازار سے پسی ہوئی نہ لیں۔ وہ اکثر خالص نہیں ہوتی۔ خود پیس کر وزن کرکے دوا میں ڈالیں۔

غذا کے لئے یہ امر مد نظر رکھیں کہ وہ محلول ہو۔ اور اس میں تیسرا حصہ خالص گھی کا شامل کر لیا گیا ہو محلول غذا اس لئے ضروری ہے کہ وہ جلد ہضم ہو کر فوراً خون پیدا کر دیتی ہے۔ جس سے جسم میں طاقت نمودار ہوتی ہے۔ اور مرض کا بخوبی مقابلہ ہو سکتا ہے۔ گھی کا کام جسم کے اندر جو سوزش، زخم اور خشکی ہے ان کو دور کرنا ہے اور سب سے بڑی چیز یہ ہے کہ گھی ہر قسم کے جراثیم کو تباہ اور فنا کر دیتا ہے۔ گویا ایک زبردست غذائی جراثیم کش دوا ہے۔ یہ نسخہ اکسیر اور مجرب ہے انشاء اللہ تعالیٰ ہر قسم کے ٹی۔ بی اور اس کی ہر شیع کا شرطیہ علاج ہے۔ ہر شخص کو یہ نسخہ زبانی یاد ہو جانا چاہیئے۔ اس طرح نہ صرف ملک بھر سے ہی نہیں، بلکہ دنیا بھر سے مرض ٹی بی انشاء اللہ تعالیٰ نیست و نابود ہو جائے گا۔ اور اس پر کسی کی کوئی قیمت بھی صرف نہ ہوگی۔

نوٹ:- محلول غذا میں دودھ، چائے اور گوشت یا سبزی کا شوربا شامل ہیں۔ روٹی، ڈبل روٹی، چاول، دلیا، پیسٹری وغیرہ محلول غذا نہیں۔ ان سے پرہیز لازمی ہے۔ بناسپتی گھی سے بھی پرہیز ضروری ہے۔

حکیم صابر ملتانی نگران اعلیٰ یونانی آیورویدک اینڈ ہومیوپیتھک رجسٹریشن فرنٹ
فیض باغ۔ لاہور

سنہری موقعہ

از جناب حکیم محمد سلیم صاحب مطب نصرت، طبی ریسرچ بیورو، لاہور

دیسی طریق علاج کی ترقی و ترویج یقیناً ملک و ملت کے لئے سودمند اور ایک اہم ترین مسئلہ ہے۔ اور بدیں وجہ اس کے لئے موجودہ حکومت کا ارادہ قابل صد تحسین ہے "حکومت یونانی اور آیورویدک طریق علاج کو ترقی دینے کے سوال سے گہری دلچسپی رکھتی ہے۔ اور اس کی ترقی کے ایک منصوبے پر غور کر رہی ہے"۔ یہ ہیں وہ الفاظ جن کا انکشاف گورنر مشرقی پاکستان مسٹر ذاکر حسین نے اپنی ایک حالیہ تقریر میں کیا ہے۔ ادھر وزیر صحت جناب برکی صاحب نے بھی ۱۴ مارچ کو کراچی میں اطباء کی کانفرنس میں فرمایا۔ "میں نے یہ کانفرنس اس لئے طلب کی ہے کہ میرے پاس اس قانون کے خلاف بہت سی یادداشتیں آئی تھیں۔ اور میرا خیال تھا کہ صورت حال کا صحیح تجزیہ اسی صورت میں کیا جا سکتا ہے کہ سب آمنے سامنے بیٹھ کر بات ہو جائے۔ یہ مسئلہ بہت اہم ہے اس کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے کہ اس پر اتنی تشویش ہے۔ کانفرنس کا مقصد یہ ہے کہ ایک دوسرے کے خیالات سن کر ہم کسی ایسے نتیجے پر پہنچ جائیں کہ زیادہ لوگ یہ نہ سمجھیں کہ ہمارے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے۔ اور امید ہے کہ کانفرنس معقولانہ تجاویز پیش کرے گی اور میں یقین دلاتا ہوں کہ حکومت ان پر ہمدردانہ غور کرے گی"۔

ان اعلانات اور اقدامات سے معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ حکومت نے جس طرح دیگر بنیادی مسائل کو حل کرنے کے لئے ٹھوس اور مثبت فیصلے کئے ہیں اور ان پر عملدرآمد بھی شروع کر دیا ہے۔ اسی طرح اس اہم مسئلہ کو بھی فوری اور صحیح بنیادوں پر حل کرنے کا مصمم ارادہ رکھتی ہے۔ اہل فن اور ملک و قوم کے لئے حکومت کا یہ اقدام یقیناً نیک فال ثابت ہوگا۔ دیسی طریق علاج کو ترقی دینے اور اپنے ہاں خود جڑی بوٹیوں سے ادویات تیار کرنے سے جہاں کثیر زرمبادلہ بچے گا۔ وہاں فن طب کی تحقیق سے کہنہ اور پیچیدہ امراض کے شافی علاج کے لئے نئی نئی دیسی ادویات بھی یقیناً دریافت ہو سکیں گی جن سے قوم کے تمام افراد یکساں فائدہ اٹھا سکیں گے۔ طب کی ترقی اور ریسرچ کے لئے ملک میں لامحدود مواقع ہیں۔ ہر قسم کی تازہ جڑی بوٹیوں اور حکمائے قدیم کا لٹریچر ہماری رہبری کے لئے پہلے سے ہی موجود ہے۔ صرف محنت و کاوش اور اجتماعی تنظیم کی کمی ہے۔ اگر حکومت نے سرپرستی شروع کر دی اور طب کی ترقی کے لئے قومی بنیادوں پر جدوجہد شروع کر دی گئی۔ تو انشاء اللہ ایک قلیل عرصہ میں ہی نمایاں نتائج ظہور میں آ جائیں گے۔ اور پاکستان نہ صرف یہ کہ ادویات کے معاملہ میں خود کفیل ہو جائے گا بلکہ بعض ادویات دوسرے کم ترقی یافتہ ممالک اور بالخصوص مشرق وسطیٰ کے اسلامی ممالک کو برآمد بھی کر سکے گا۔

موجودہ حالات کے پیش نظر میں حکماء و اطباء سے دردمندانہ اپیل کرتا ہوں کہ اس سنہری موقعہ سے پورا پورا فائدہ اٹھا کر فن و قوم کے لئے سرکیف ہو جائے۔ اب وقت ہے کہ آپ وزیر صحت کی سکیم کے مطابق طبی بورڈ اور طبی ایکٹ کے متعلق تعمیری اور ٹھوس تجاویز پیش کیجئے۔ اور یکجہتی کا ثبوت دیجئے۔ گروہ بندی اور ڈیڑھ اینٹ کی الگ الگ مسجد بنانا چھوڑ کر ایک ہو جائیے ذاتی مفاد کو قومی مفاد پر ترجیح نہ دیجئے اور اپنے کو محض ملک اور فن کے لئے وقف کر دیجئے ؎

اٹھو وگرنہ حشر نہیں ہوگا پھر بپا
دوڑو زمانہ چال قیامت کی چل گیا

رجسٹریشن کی تاریخ میں توسیع

ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ حکیموں، ویدوں اور ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کی رجسٹریشن کے لئے درخواستیں دینے کی تاریخ ۱۵ مارچ سے ۱۵ اپریل تک بڑھا دی گئی ہے۔

دریں اثنا وزارت صحت یونانی آیورویدک و ہومیوپیتھک پریکٹیشنرز ایکٹ مجریہ ۱۹۵۵ء کی دفعات پر غور کر رہی ہے اور جلد ہی قانون کے متعلق کسی قطعی فیصلہ کے اعلان کی توقع ہے۔

یونانی طریق علاج کی ترقی کا منصوبہ زیر غور ہے

گورنر مشرقی پاکستان کی تقریر

مشرقی پاکستان کے گورنر مسٹر ذاکر حسین نے ڈھاکہ کے طبیہ حبیبیہ کالج کے تیرھویں سالانہ جلسہ تقسیم اسناد میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ حکومت یونانی اور آیورویدک طریق علاج کو ترقی دینے کے سوال سے گہری دلچسپی رکھتی ہے۔ حکومت اسکی ترقی کے ایک منصوبے پر غور کر رہی ہے۔ ہمارے ملک میں طبابت پیشہ لوگوں کی بے حد قلت ہے۔ ہمیں کم از کم ۱۸ ہزار ڈاکٹروں کی ضرورت ہے لیکن ہمارے پاس اس وقت صرف ۲۰۵۰ ڈاکٹر ہیں۔ اس کے نتیجے میں عام لوگوں، بالخصوص دیہات کے رہنے والوں کو طبی امداد میسر نہیں آتی۔

خط و کتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دینا چاہیئے۔ (مینجر)

Scanned with CamScanner

متفرق خبریں

کرنل ناصر کی طرف سے جنرل قاسم کی مذمت

دمشق ۔ مارچ ۔ متحدہ جمہوریہ عرب کے صدر کرنل ناصر نے کہا ہے کہ عراق قاسم نے چار مرتبہ مجھ سے ملنے سے انکار کر دیا۔ اب مجھے اس انکار کی وجہ معلوم ہو گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جنرل قاسم عرب قومیت کے دشمن اور کمیونسٹوں کے ایجنٹ ہیں (ا ت پ)

پنڈت نہرو کے بیان کی تردید

کراچی ۔ دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے پنڈت نہرو کے اس بیان کی تردید کی ہے جس میں انہوں نے یہ الزام لگایا تھا کہ پاکستان سرحدوں پر چھیڑ خانی کر کے ہندوستان کو سرحدوں پر فوج جمع کرنے پر مجبور کرنا چاہتا ہے۔

عراقی سازش ۔ پاکستان کی طرف سے تردید

کراچی ۔ مارچ ۔ پاکستان کے وزیر خارجہ کے ایک ترجمان نے ان خبروں کو مضحکہ خیز بتایا ہے جن میں یہ الزام لگایا گیا تھا کہ عراق کی حالیہ بغاوت میں معاہدہ بغداد کے ممبر ملکوں کا ہاتھ ہے

سبز گیہوں کاٹنے کی ممانعت

لاہور ۱۲ مارچ ۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے ایک حکم کی رو سے ضلع بھر میں گیہوں کے سبز چارہ کاٹنے اور فروخت کرنے کی ممانعت کر دی ہے۔

دعاوی کے تصفیے کے محکمے کے عملے میں اضافہ

لاہور ۱۴ مارچ ۔ دعاوی کے تصفیے کے محکمے میں عملہ بڑھایا جا رہا ہے۔ تاکہ ۱۵ مارچ کو شہری علاقوں میں مستقل آبادکاری کا کام پروگرام کے مطابق شروع کیا جا سکے۔

درسی کتابوں میں تبدیلی نہیں کی جائے گی

لاہور ۔ ایک سرکاری اعلان کے مطابق سابق پنجاب کے علاقہ (لاہور، ملتان اور راولپنڈی ڈویژن جس میں میانوالی، کیمبل پور، ڈیرہ غازی خاں اور مظفر گڑھ کے اضلاع شامل ہیں) کے لڑکوں اور لڑکیوں کے سکولوں کی پرائمری اور مڈل کلاسوں کی درسی کتابوں میں ۶۰-۱۹۵۹ء تک کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی

آنکھوں کا مریض دوسری منزل سے گر کر جاں بحق ہو گیا

لاہور ۱۴ فروری ۔ گنگا رام ہسپتال میں آنکھوں کا ایک مریض عمارت کی دوسری منزل سے گر کر جاں بحق ہو گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ مریض کا نام جھنڈا تھا اور وہ لائل پور کا باشندہ تھا۔ عمر ۷۰ سال کے قریب تھی۔

سرکاری ملازمین کی چھان بین جاری ہے

بعض اخبارات میں شائع ہونے والی ایک خبر سے یہ غلط فہمی پیدا ہو گئی ہے کہ حکومت نااہل سرکاری ملازمین کی چھان بین کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔ یہ خبر بالکل بے بنیاد ہے حکومت تمام سرکاری ملازمین کے کیسوں کی حسب دستور چھان بین کر رہی ہے۔

اسلامی آئین کی مخالفت نہ کرنے کی اپیل

کراچی ۔ مولانا احتشام الحق تھانوی نے وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر سے اپیل کی ہے کہ وہ اسلامی آئین کے متعلق عوام کے خیالات پر مخالفانہ اثر ڈالنے کی کوشش نہ کریں۔ انہوں نے آج ایک تحریری بیان میں بتایا کہ اسلامی روایات کی تشریح کے بارہ میں علماء میں کوئی بھی اختلاف ہو۔ لیکن اسلامی آئین کے متعلق وہ مکمل طور پر متفق ہیں۔

ضلع جھنگ کے ۱۳۱ زمینداروں کی گرفتاری کے احکام

جھنگ ۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے حکم دیا ہے کہ ان ۱۳۱ زمینداروں کے خلاف مقدمات چلائے جائیں۔ اور انہیں گرفتار کر لیا جائے جنہوں نے اپنے فاضل ذخیروں کا اعلان تو کیا۔ مگر انہیں حوالے نہیں کیا۔

مسئلہ کشمیر کے متعلق روسی وفد کا بیان

نئی دہلی ۱۵ مارچ ۔ حکومت روس کے وفد نے جو ان دنوں کشمیر کا دورہ کر رہا ہے آج رات کہا ہے کہ کشمیر کا مسئلہ امریکہ کے سامراج پرست حلقے اور ان لوگوں نے پیدا کر رکھا ہے جنہیں کشمیری قوم کی پرامن زندگی سے کوئی سروکار نہیں ہے۔

ایران کا روس سے احتجاج

تہران ۱۵ مارچ ۔ روس نے ایران اور شہنشاہ ایران کے خلاف جو پروپیگنڈا شروع کر رکھا ہے۔ ایران نے اس پر زبردست احتجاج کیا ہے۔ حکومت ایران نے احتجاجی مراسلہ روسی سفیر کے حوالے کر دیا ہے۔

دہلی میں ساٹھ ہزار سکھوں کا مظاہرہ

نئی دہلی ۱۵ مارچ ۔ آج یہاں پچاس ہزار سکھوں نے دہلی کے بازاروں میں گشت لگائی۔ سکھوں کے پروگرام کے مطابق اس مظاہرہ کی قیادت اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ نے کرنی تھی لیکن انہیں گزشتہ ہفتہ گرفتار کر لیا گیا تھا پولیس موجود تھی۔ مگر کوئی واقعہ رونما نہ ہوا۔

کرنل عارف کو اس ہفتے پھانسی دی جائیگی

قاہرہ ۱۵ مارچ ۔ قاہرہ کے اخبار "الاخبار" نے بغداد کے حوالے سے ایک اطلاع دی ہے کہ عراق کے سابق نائب وزیر اعظم کرنل عبدالسلام عارف کو اس ہفتے کے دوران پھانسی دے دی جائے گی۔

ساٹھ فائلیں چوری ہو گئیں

لاہور ۱۵ مارچ ۔ معلوم ہوا ہے کہ پنجاب ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے صدر دفتر سے روٹ پرمٹوں کی ساٹھ فائلیں چوری ہو گئیں ہیں۔ ان فائلوں میں روٹ پرمٹوں کے متعلق بعض قیمتی معلومات شامل تھیں۔ پولیس مصروف تحقیقات ہے

سائنسدانوں کو تلقین

ڈھاکہ ۱۵ مارچ ۔ مشرقی پاکستان کے گورنر مسٹر ذاکر حسین نے ملک کے سائنسدانوں کو تلقین کی ہے کہ وہ سائنس کی ترقی کے لئے اپنی زندگی وقف کر دیں۔ آپ نے یقین دلایا کہ حکومت ان کو ہر ممکن سہولتیں دے گی۔

عربی زبان کی کتاب کے داخلہ پر پابندی

کراچی ۱۵ مارچ ۔ حکومت پاکستان نے عربی زبان کی ایک کتاب "ستغب کشمیر قال لی" (کشمیری عوام نے مجھے بتایا) کے داخلہ پر پابندی عاید کر دی ہے۔ اس کتاب کی بری بحری یا ہوائی راستہ سے پاکستان میں درآمد ممنوع قرار دے دی گئی۔ یہ کتاب مصر میں شائع ہوئی ہے۔

چھ اور منصوبوں پر عملدرآمد ہوگا

کراچی ۱۵ مارچ ۔ اس سال کے آخر تک پاکستان کی صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کے چھ بڑے منصوبوں پر عملدرآمد شروع ہو جائے گا۔ ان منصوبوں کے مطابق کھلنا میں اخباری کاغذ کا کارخانہ ۔ مشرقی پاکستان میں چینی کی دو فیکٹریاں ملتان پاور اسٹیشن ۔ سلین فیکٹری اور داؤد خیل میں چمڑا رنگنے کا کارخانہ قائم کیا جائے گا۔

غلہ کی درآمد پر دو کروڑ روپے کا خرچ

کراچی ۱۵ مارچ ۔ سرکاری حلقوں کے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ پچھلے سال حکومت نے اجناس کی درآمد پر سو کروڑ روپے خرچ کئے تھے اندازہ لگایا گیا ہے کہ اس سال دوران میں غلے کی درآمد پر اپنے سرمائے میں سے جو رقم خرچ کی جائے گی وہ دو کروڑ روپے سے زیادہ نہیں ہو گی

مسٹر ڈالمیا پھر گرفتار کر لئے گئے

لاہور ۱۵ مارچ ۔ آج صبح مسٹر ڈالمیا کو محکمہ انسداد رشوت ستانی کی پولیس نے پھر گرفتار کر لیا ہے اور انہیں جیل بھیج دیا ہے۔ مسٹر ڈالمیا پنجاب کاٹن ملز اوکاڑہ کے جنرل منیجر ہیں۔ مسٹر ڈالمیا کے مقدمے کی سماعت لاہور میں فوجی عدالت کرے گی۔

ذخیرہ شدہ گندم کے تحفظ کی تدبیر

لاہور ۱۵ مارچ ۔ حکومت مغربی پاکستان نے (...) کی خرید کے لئے ۲۰ لاکھ روپے منظور کیا ہے۔ یہ اس گندم کے تحفظ کے لئے استعمال کی جائے گی جو ذخیرہ کی جائے گی۔ اس رقم سے پانچ لاکھ پونڈ ... خریدی جائے گی ۔ جو پانچ لاکھ ٹن گندم کے ذخیرہ کے لئے کافی ہوگی

شام کے علاقہ پر ترکی طیارے کی پرواز

دمشق ۱۵ مارچ ۔ مشرق وسطی کی خبر رساں ایجنسی نے خبر دی ہے کہ ترکی کے ایک فوجی طیارے نے آج شام کے علاقے پر پرواز کر کے بین الاقوامی فضائی قانون کی خلاف ورزی کی ہے۔ ایجنسی نے بتایا کہ طیارے کی رفتار معمولی تھی اور کم بلندی پر پرواز کر رہا تھا۔

مشرقی پنجاب میں بے پناہ مظالم

نئی دہلی ۱۵ مارچ ۔ ہندوستانی پارلیمنٹ کے کمیونسٹ ممبر مسٹر گوپالن نے آج یہاں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مشرقی پنجاب میں خوش حیثیتی ٹیکس کے خلاف ایجی ٹیشن کرنے والوں پر پولیس بے پناہ مظالم برپا کر رہی ہے ۔ ۹ افراد ہلاک اور ۳۰ زخمی ہو چکے ہیں اور ۱۲ ہزار افراد کو جیل میں ڈال دیا گیا ہے۔

بیواؤں اور یتیموں کو تیس لاکھ روپے کی امداد

لاہور ۱۵ مارچ ۔ مغربی پاکستان کی حکومت بیواؤں ۔ یتیموں اور معذوروں کی عارضی امداد کے لئے تیس لاکھ روپے تقسیم کر چکی ہے۔ اس میں سے آدھی رقم پورے صوبے میں اور آدھی رقم صرف وفاقی دارالحکومت میں خرچ کی گئی۔

ڈھاکہ میں اعلیٰ سطحی کانفرنس

ڈھاکہ ۱۴ مارچ ۔ ملکی صورت حال کا جائزہ لینے کے لئے صدر ایوب کی صدارت میں اگلے ہفتے ڈھاکہ میں اعلیٰ سطح کی ایک کانفرنس ہو رہی ہے جس میں صوبائی گورنروں اور مارشل لاء ایڈمنسٹریٹرز کے علاوہ صدارتی کابینہ کے ارکان بھی شریک ہوں گے۔

سرگودہا اور بہاولپور کے لئے فاضل غلہ

لاہور ۱۴ مارچ ۔ حکومت مغربی پاکستان نے بعض علاقوں میں عارضی غذائی قلت دور کرنے کے لئے ۵۲ ہزار ٹن مزید غلہ دیا ہے سرگودہا کے علاقے کو اس کے مقررہ کوٹے کے علاوہ ۳۲,۴۰۰ اور بہاولپور کو ۱۹,۲۵۰ ٹن غلہ دیا گیا ہے۔

صدر ایوب گوادر جائیں گے

کراچی ۱۴ مارچ ۔ صدر جنرل محمد ایوب گوادر کے دورے پر روانہ ہو رہے ہیں۔ مکران کے علاقہ کا صدر کا یہ پہلا دورہ ہوگا۔

Scanned with CamScanner

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۲۷ العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث) ٹیلیفون نمبر

زیر سرپرستی: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ العالی

سہ روزہ

ترجمان اسلام

لاہور

قیمت ۲ آنے

جلد (۲) ۱۲-۱۶ رمضان المبارک ۱۳۷۸ھ مطابق ۲۲-۲۶ مارچ ۱۹۵۹ء نمبر ۷۷/۷۸

علمائے کرام کیلئے قابل تقلید مثال

اخبار ترجمان اسلام علماء دین کا اخبار ہے - اس کی پالیسی کوئی نئی پالیسی نہیں ہے ۔ اس کو علماء اسلام کے افکار و خیالات کی ترجمانی کرنی ہے جو چودہ سو سال کے اسلامی روایات کے عین مطابق ہو - اخبار کے لئے کاغذ کا کوٹہ اب تک منظور نہیں ہوا ۔ سرکاری اشتہارات سے ہم محروم ہیں ۔ گندے اشتہار اور تصویریں ہم نہیں شائع کرتے ۔ مسلمان تجار کو توجہ نہیں کہ وہ اخبار کی اشاعت سے خود بھی فائدہ اٹھاتے اور اخبار کو بھی مدد دیتے ۔ ان وجوہ کی بناء پر اخبار کچھ عرصہ سے خسارے پر چل رہا ہے ۔ اور باوجود اس کے سارے مغربی پاکستان میں پہنچتا ہے ۔ ہمارے محترم دوست حکیم محمد رمضان صاحب کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ نے جو حساس دل رکھتے ہیں اپنے دوستوں سے باسٹھ روپے چندہ جمع کر کے اخبار کی امداد کی ہے ۔ حکیم صاحب موصوف کا یہ کام با احساس علماء و حکماء اور ہمدردان اسلام کے لئے تازیانہ عبرت ہے ۔ اگر چند دوسری جگہوں کے احباب بھی توجہ فرمائیں تو خسارہ پورا کر کے اخبار کو زندہ رکھا جانا آسان ہو جائے گا ۔ ہم اخراجات کم کرنے کی کوشش بھی کر رہے ہیں ۔ کاغذ کے کوٹہ کے لئے بھی سعی کی جا رہی ہے ۔ امید ہے کہ علماء ربانیین اور اہل سنت مسلمان اس طرف توجہ فرمائیں گے ۔ نئے اخبار کے خریدار مہیا کرنا ۔ ایجنسیاں قائم کرنا ۔ مضامین بھیجنا اور مالی امداد کرنا جس طرح بھی خدمت ممکن ہو ۔ اس سے دریغ نہ کیا جائے گا ۔

(غلام غوث ہزاروی ۔ (مدیر)

شذرات

انسداد فواحش کی ضرورت

قابل توجہ حکومت پاکستان

ہمارے صدر محترم محمد ایوب خاں صاحب نے بیسیوں تقریروں میں قوم کو خوف خدا کی طرف متوجہ کیا ہے ۔ اور یہ امر واقعہ ہے کہ اصلاح اخلاق ، درستی اعمال اور دیانت و امانت سے اداء فرض کے احساس کے لئے بنیادی چیز خوف خدا ہے ۔ جس دل میں خدائے برتر کا خوف ہو وہ ماسوا سے قطعاً نہیں ڈرتا اور جو دل خوف خدا سے خالی ہو وہ ہر کتے بلے سے بھی خوف کھاتا ہے ۔ خوف خدا ۔ قیامت کی جوابدہی اور تصور جزا ہی تھا جس نے عربوں کو تحت الثریٰ سے اٹھا کر ثریا تک پہنچا دیا ۔ اور مٹھی بھر کمزور لشکر کو ربع مسکون کے اکثر حصے کا فاتح بنا ڈالا ۔ وہ خوف خدا ہی تھا کہ جبلہ ابن ایہم (غسانی بادشاہ) اور ایک معمولی مسلمان قانون کی نظر میں برابر تھے ۔ اور جس کی وجہ سے ایک کے ساتھ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قاضی شریح کے سامنے مدعا علیہ کی حیثیت سے کھڑے ہیں اور خوف خدا ہی تھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اتنی اتنی زخم کھا کر بھی میدان سے پیچھے نہیں ہٹتے ۔ کسی قوم میں خوف خدا کا نور چمکا وہ قوم دنیا بھر پر غالب آ گئی ۔ اور اس نے دنیا بھر کے اندھیروں کو اس خدا داد نور سے شکست دے دی ۔ اہل اسلام کی ایک ہزار سال کی تاریخ اس کی گواہ ہے ۔

ہر پاکستانی مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھے کہ اس نے اس نیک جذبے کے تحت کتنے نیک کام کئے اور کتنی برائیوں کو ترک کیا ۔ جب تک راعی ۔ رعیت حاکم ، محکوم اور امیر و غریب سب اس کا احساس نہ کریں گے اس کے اجتماعی فوائد سے ہم ہمکنار نہیں ہو سکتے ۔ آج کی صحبت میں ہم اپنے معزز و محترم صدر پاکستان اور وزیر داخلہ کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ خوف خدا کے مظاہروں کی ایک مہم چلائی جائے ۔ اس کو اہمیت دے کر مختلف شعبوں میں اس کے مظاہروں کا انتظام کیا جائے ۔ کسی ہفتہ عوام اپنے حالات درست کرنے اور بہتر نظام زندگی کے پابند ہونے کا مظاہرہ کریں ۔ کوئی ہفتہ افسر حضرات منائیں کوئی ہفتہ سیکرٹریٹ والے اور کوئی عوام الناس اس سے یہ مراد نہیں کہ بس ان ہفتوں میں ہی خدا سے ڈرا جائے ۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ اس قسم کے مفید کاموں کی مشق اور دوسروں کی ترغیب کے لئے مظاہرے کئے جائیں ۔ یا مثلاً کسی وقت وزراء حضرات اپنے فرائض کے سلسلہ میں بہترین نمایاں باتوں پر عملدرآمد کا اعلان کریں ۔ کسی وقت بابو حضرات اور کسی وقت تاجر ۔ کسی وقت اساتذہ تو کسی وقت طالب علم ۔ اگرچہ اب تک بہت سے اچھے کام ہو چکے ہوں گے ۔ کتنے ہی افسروں اور لوگوں نے خدا تعالیٰ سے ڈر کر صدر ایوب خاں کے کہنے کے مطابق بدعنوانیاں ترک کر دی ہوں گی پھر بھی اس مقصد کار کو زیادہ نمایاں کرنے کے لئے ضرورت ہے کہ بڑے بڑے اقدامات کئے جائیں ۔

ہمارے خیال میں پہل کا حق صدر محترم کو حاصل ہے ان کے شایان شان یہ امر ہے کہ وہ پاکستان کی ستر ہزار بدکار عورتوں (رنڈیوں) کے اڈے یکدم بند کر دیں ان چکلوں کے بند کر دینے سے روزانہ کی لاکھوں زناکاریاں بند ہو جائیں گی ۔ کیریکٹر کو تباہ کرنے ۔ خداوند برتر کے احکام کے کھلم کھلا خلاف ورزی کی دعوت دینے کا منحوس سلسلہ ختم ہوگا تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید ہے کہ وہ ہمارے کاموں ، ارادوں ، اور اسکیموں میں برکت عطا فرمائیں گے اسی طرح شراب خانوں ، ناچ گھروں اور ریڈیو پر گانے کی طرف بھی توجہ فرمائی جائے ۔ یہ کام مرکزی حکومت کا ہے پھر کابینہ کا ایک ایک ممبر اپنے فرائض کے سلسلہ میں اپنے آرام کو خیرباد کہہ کر متعلقہ محکمہ کے اندر سے ہر طرح کی لعنت کو دور کرے ۔ اسی طرح سیکرٹریٹ اور اسی طرح عوام اور علماء کرام ۔ یہ سب مل کر ملک کو زیادہ سے زیادہ مضبوط اور پاکستان کو حقیقی معنوں میں پاک کرنے کی کوشش کریں (غلام غوث)

غازی خدا بخش پرنٹر پبلشر نے پنجاب پریس لاہور میں چھپوایا اور دفتر سہ روزہ ترجمان اسلام لاہور گمٹی بیرون دہلی دروازہ سرکلر روڈ لاہور سے شائع کیا

Scanned with CamScanner

دار العلوم دیوبند میں ختم بخاری شریف

حضرت فخر المحدثین مولانا سید فخر الدین احمد صاحب کے ارشادات

دار العلوم دیوبند میں حسب روایات سابقہ بحمد اللہ بخاری شریف کا ختم ۲۸ فروری اور یکم مارچ کی درمیانی شب میں تقریباً ساڑھے گیارہ بجے ہوا۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی قدس اللہ سرہ کے دور میں ختم بخاری شریف کی جو کیفیت اور شان ہوتی اس کی مثال تو اب کہیں بھی نہیں مل سکتی لیکن اس مرتبہ ختم بخاری کے موقعہ پر تقریباً وہی سماں پیدا ہو گیا تھا۔

نماز عشاء کے بعد فخر المحدثین حضرت مولانا سید فخر الدین احمد صاحب شیخ الحدیث دار العلوم جب دار الحدیث میں تشریف لائے تو تمام ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔

دورۂ حدیث کے تقریباً پونے دو سو طلبائے کرام کے علاوہ دار العلوم کے تمام طلبا نیز ضلع سہارنپور، ضلع بجنور، ضلع مراد آباد، ضلع مظفر نگر اور ضلع میرٹھ وغیرہ کے بہت سے حضرات بالخصوص باشندگان دیوبند کثیر تعداد میں موجود تھے۔

سوا نو بجے حضرت شیخ الحدیث مدظلہ جب اپنی نشست گاہ پر جلوہ افروز ہوئے تو طلبا کی خواہش پر صاحبزادہ حافظ ارشد سلمہ نے حضرت مدنی رح کے مخصوص پر درد لہجے میں بخاری شریف کی قرأت شروع کی۔ چنانچہ اس موقعہ پر جبکہ فطری طور سے حضرت مدنی رح کی جدائی کا احساس از سر نو تازہ ہو رہا تھا۔ عزیزم ارشد سلمہ کے منہ سے اس مخصوص اور آشنا لہجے کو سن کر احساس اور بھی شدید تر ہو گیا۔ آخر میں حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے بھی اپنے مخصوص دلکش لہجے میں بخاری شریف کی قرأت فرمائی اور ساڑھے گیارہ بجے آخری حدیث کی تلاوت فرما کر ختم بخاری کا اعلان فرمایا اور طلباء کے لئے ایک مختصر اور کیف و اثر میں ڈوبی ہوئی تقریر فرمائی جس میں اپنے اختصار کے ساتھ بخاری کے بنیادی مقصد کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے اس طرف توجہ دلائی کہ چونکہ ایک مومن کی زندگی کا اصل اصول اور اس کی تخلیق کا منشا ایمان ہے۔

اس لئے بخاری نے شروع کتاب میں اسی اساسی پہلو کو اختیار فرمایا ہے۔ پھر حضرت مدظلہ نے بتایا کہ اعمال و افعال خواہ محسوسات سے متعلق ہوں یا عقائد سے دار و مدار سب کا ... نیت اور للٰہیت پر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بخاری اس مضمون کے بعد انما الاعمال بالنیات کی مشہور حدیث سے اس امر مہم کی طرف اشارہ فرماتے ہیں۔ تقریباً ۱۰ منٹ تک آپ نے بخاری شریف پر بلیغ، پرمغز، مختصر جامع تبصرہ فرمایا۔

حضرت فخر المحدثین نے فرمایا کہ بخاری شریف کے ختم پر کلمتان حبیبتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان حبیبتان الی الرحمٰن الخ کا مقصد امام بخاری کی نگاہ میں یہ ہے کہ تمام اعمال و افعال غور و فکر کا ماحصل اور نچوڑ ذکر اللہ ہی ہے۔

حضرت شیخ الاسلام مولانا مدنی رحمۃ اللہ کو اس وقت فخر المحدثین نے نہایت رقت آمیز لہجہ میں یاد فرمایا اور آپ نے صاحبزادہ مولانا اسعد صاحب کو توجہ دلائی کہ وہ حضرت کی جگہ دعا کا آغاز فرما کر تمام دل شکستگان کو سکون و سرور بخشیں۔ پونے بارہ سے بارہ بجے تک رقت اور تڑپ کے ساتھ دعا ہوتی رہی۔ حق تعالیٰ قبول فرمائیں۔ آمین۔

ضلع لاہور کے ۲۱۶ افسروں کو نوٹس

سرکاری ملازمت کے ناقابل پائے گئے

لاہور ۱۲ مارچ۔ لاہور کی سکریننگ کمیٹی کی جانچ پڑتال کے نتیجہ میں ضلع کے مختلف محکموں کے ۲۱۶ افسروں کو اس بات کے نوٹس جاری کئے گئے ہیں کہ آیا ان کو ملازمت سے سبکدوش کیوں نہ کر دیا جائے۔ یہ افسر نااہل اور سرکاری ملازمت میں رہنے کے ناقابل پائے گئے تھے۔

فصل پولیس کی نگرانی میں کاٹی جائیگی

بغداد الجدید ۱۲ مارچ۔ خبر ملی ہے کہ بہاولپور ڈویژن کے ایک ایک میل تک کے سرحدی علاقے میں فصل کی کٹائی سرحدی پولیس کی نگرانی میں ہوگی یہ قدم سمگلنگ کی روک تھام کے لئے اٹھایا گیا ہے اس حکم کا اطلاق بہاولپور، بہاولنگر اور رحیم یار خان کے اضلاع پر ہوگا۔

مختصرات

- سمگلنگ کی روک تھام کے لئے عنقریب کراچی کسٹم کو جدید سائنسی آلات سے لیس کیا جائے گا
- حکومت آزاد کشمیر نے چھوٹے کوٹلی کھوئی رٹہ تک گندم لے جانے کے لئے آزاد کشمیر کے تمام سول ٹرکوں کو پندرہ روز کے لئے کرایہ پر لے لیا ہے۔

صاحبزادہ محترم حضرت مولانا اسعد صاحب مدنی مدظلہ

ماہ رمضان المبارک آسام میں گزاریں گے!

صاحبزادہ محترم حضرت مولانا سید اسعد صاحب مدنی مدظلہ مدرس دار العلوم دیوبند ایک ماہ کا دورہ مکمل کرنے کے بعد ۲۶-۲۷ فروری کی درمیانی شب میں دیوبند بخیر و عافیت پہنچے۔

دیوبند میں چند گھنٹہ قیام کے بعد فوراً ہی ۲۷ فروری کی صبح کو آپ تاولی ضلع مظفر نگر تشریف لے گئے جہاں مدرسہ اسلامیہ کا سالانہ اجلاس تھا۔ نماز جمعہ سے پہلے آپ نے وعظ فرمایا اور اور بعد نماز جمعہ عقد مسنونہ کی تقریب اور مدرسہ کی مجلس مشورہ میں شرکت فرمائی بعد از ان شب میں دیوبند واپسی ہو گئی۔ ۲۸ فروری کی صبح کو آپ سہارنپور تشریف لے گئے جہاں آپ نے حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب رائپوری اور شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مدظلہم العالی سے ملاقات فرمائی اور دوپہر میں دیوبند واپسی ہو گئی۔ ۲۸ فروری اور یکم مارچ کی درمیانی شب میں چونکہ بخاری شریف کا ختم ہونے والا تھا۔ اس لئے ضلع سہارنپور، ضلع مظفر نگر ضلع میرٹھ، ضلع بجنور، ضلع مراد آباد وغیرہ کے مہمان بکثرت جمع تھے۔ آپ نے مہمانوں سے ملاقات فرمائی۔ بعد نماز مغرب بہت اصرار کے بعد آپ نے تقریباً ۵۰ نفوس کو دار العلوم میں بیعت فرمایا جبکہ بہت بڑی تعداد مایوس ہو کر چلی گئی۔

بعد نماز عشاء ختم بخاری شریف کی دعا میں شرکت فرمائی اور شب میں تقریباً ایک بجے مع متعلقین دیوبند سے بذریعہ لاری سہارنپور تشریف لے گئے اور سہارنپور سے ٹانڈہ کے لئے روانہ ہوئے متعلقین کا قیام ماہ رمضان المبارک میں ٹانڈہ ہی میں رہے گا۔ اور آپ ۲ مارچ کی شام کو ٹانڈہ سے کلکتہ کے لئے روانہ ہو گئے۔ کلکتہ سے آپ ۴ مارچ کو دھوبری (آسام) تشریف لے گئے دھوبری کے مختلف علاقوں میں ۴ مارچ سے ۷ مارچ تک دورہ فرمائیں گے اور مختلف مدارس اسلامیہ اور جمعیۃ علماء کے جلسوں میں شرکت فرمائیں گے ۸، ۹ مارچ کو جورہاٹ (آسام) کا دورہ فرما کر ۱۰ مارچ کو انشاء اللہ بانس کنڈی پہنچ جائیں گے صوبہ آسام کے متوسلین شیخ الاسلام کی درخواستوں اور یادگار شیخ الاسلام دار العلوم بانس کنڈی کے کارکنوں کی مسلسل التجاؤں پر آپ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ اس مرتبہ ماہ رمضان المبارک بانس کنڈی میں گزاریں گے۔ آپ کے ہمراہ صاحبزادہ سید ارشد سلمہ اور محترم مولانا محمد جلیل صاحب کیرانوی بھی تشریف لے گئے ہیں۔ نماز تراویح میں صاحبزادہ ارشد صاحب قرآن مجید تلاوت فرمائیں گے (نامہ نگار)

نئے دستور کا فیصلہ خود عوام کرینگے

دو مرکزی وزراء کا بیان

لاڑکانہ ۱۲ مارچ۔ وزیر صحت لفٹنٹ جنرل ڈبلیو اے برکی اور وزیر تجارت مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے کہا ہے کہ اس بات کا فیصلہ خود عوام کریں گے کہ ملک کا دستور کس نوعیت کا ہونا چاہئے البتہ یہ اس وقت کیا جائے گا جب ملک تمام برائیوں سے پاک ہو کر اپنے پاؤں پر خود کھڑا ہو جائے گا

بچے نے بچے کو قتل کر دیا

لاہور ۱۲ مارچ۔ مانسہرہ کلاں میں آج شام ایک ۱۲ سالہ بچے نے اپنے ہم عمر دوست کو پیٹ میں چاقو گھونپ کر ہلاک کر دیا۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ افسوسناک واقعہ صرف سگرٹ کی خالی ڈبیوں کے جھگڑے کی بنا پر پیش آیا ہے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

دواخانہ فیض عام کی خاص ادویات

مقوّی بدن۔ معدہ جگر اور امعاء کے فعل کو درست کرے، دماغ، اعصاب اور سارے بدن کو طاقت دے۔ ہر عمر کا آدمی ہر موسم میں استعمال کر سکتا ہے۔ قیمت سو گولی چھ روپے۔

اکسیر ذیابیطس۔ پیشاب کی کثرت اور پیشاب میں شکر کے لئے اکسیر ہے۔ تین قسم کی گولیاں استعمال کرنی پڑتی ہیں۔ مہینے بھر سے زیادہ استعمال کی ضرورت نہیں رہتی۔ قیمت ہر سہ ادویہ برائے ایک ماہ بیس روپے

سرمہ مقوی ابصار۔ سائے موتیا کے آنکھ کی تمام امراض کے لئے مجرب ہے۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنے۔ دو شیشی سے کم وی پی نہ ہو گا۔

دوائے جریان و احتلام۔ قیمت فی مریض کیلئے دس روپے۔

(ملنے کا پتہ)

معرفت دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور

سہ روزہ ترجمان اسلام لاہور
۲۲-۲۶ مارچ ۱۹۵۹ء

آئینی کمیشن کو مشورہ

علماء کی پیش کش!

(از غلام غوث ہزاروی)

آئینی کمیشن نے ایک سوالنامہ شائع کیا تھا جس میں ان امور کے بارہ میں جوابات طلب کئے تھے ہم نے چونکہ دیکھا کہ آئین میں کوئی نئی بات نہیں ہے ۔ آئین وہی پرانا ہے جس کو اسلامی نہیں بنایا گیا البتہ اس پرانے آئین کو بروئے کار لانے کے لئے طریق کار کے بارہ میں آئینی کمیشن مناسب ترمیمیں طلب کرتا ہے ۔ اس میں شک نہیں کہ کسی بھی آئین کو چلانے کے لئے اگر غلط طریقے اختیار کئے جائیں گے تو اگر بہترین قانون بھی ہوگا نتیجہ اور مآل کے لحاظ سے نفع بخش ثابت نہ ہو سکے گا اس لئے جب تک نیا اسلامی آئین نہیں بن جاتا موجودہ عدالتی نظام کے حسن و قبح پر غور کرنے کی ضرورت سے انکار نہیں کیا جا سکتا ۔ مگر اس کے تمام پہلوؤں پر غور کرنے کے لئے بڑے بڑے قانون دان اور اصحاب الرائے موجود ہیں اس لئے ہمیں ان پر کچھ لکھنے کی ضرورت محسوس نہ ہوئی تاہم آج ایک جامع قسم کا مشورہ پیش کیا جاتا ہے ۔

ہمارا تجربہ ہے کہ غلط نصاب تعلیم کے پڑھانے والے اساتذہ اگر بلند پایہ ۔ نیک فطرت اور اخلاقی قوت کے مالک ہوں تو پڑھنے والوں پر اچھے اثرات پڑتے ہیں اور وہ اساتذہ نصاب تعلیم کی کمزوریوں کی تلافی کر دیا کرتے ہیں ۔ لیکن اگر معاملہ بالعکس ہے ۔ یعنی نصاب تعلیم بہترین ہو لیکن پڑھانے والوں کی اخلاقی ، تعلیمی اور مجلسی حالت اچھی نہ ہو تو طالب علموں پر سخت زہریلا اثر پڑ جاتا ہے ۔ یہی حال عدالتوں کا ہے ۔ آپ کتنے ہی بہترین ترمیمیں اور انتظامات کر دیں لیکن جج اور مجسٹریٹ صاحبان اچھے نہ ہوں تو آپ کی محنت بے نتیجہ ثابت ہو جائے گی ۔ انگریزی غلامی کے زمانہ میں ہم نے غلامی کے خلاف تو جہاد کیا ۔ لیکن عوام کے دلوں میں انگریزی عدل و انصاف کی دھاک بیٹھی ہوئی تھی اور یہ حقیقت ہے کہ سیاسی نوعیت کے مقدمات میں بعض بڑے افسر مداخلت اور خفیہ دست اندازی کہیں کہیں کر دیتے تھے ، لیکن عام عدالتی نظام نیک نام تھا اور غریبوں کو بھی اطمینان تھا کہ ہم ہر ظلم کے خلاف انصاف حاصل کر سکتے ہیں پاکستان بننے کے بعد عدالتی نظام کی وہ نیک نامی ختم ہو گئی چھوٹی موٹی عدالتوں کا کیا کہنا ۔ بعض بڑی عدالتوں نے بین الاقوامی قسم کے مقدمات میں بھی معمولی قسم کی آئینی آڑ لے کر قتل وغیرہ کے ملزموں کو بری کر کے دادخواہی کی امیدوں پر پانی پھیر دیا اور حالت یہاں تک پہنچ گئی کہ ہر شخص کی زبان پر یہی بات تھی کہ غریبوں کی کوئی نہیں سنتا ۔

خدا خدا کر کے ملک میں اس طوفان بدتمیزی کے بعد موجودہ انقلاب آیا ۔ انقلابی لیڈروں نے پاکستان کو بدنام کرنے والے بدفطرت افسروں کے خلاف کارروائی کی ۔ جن کی تعداد ہزاروں تک پہنچ گئی ہے ۔ جن میں خام ملازمین سرکار بھی شامل ہیں لیکن ہماری حالت ہنوز اول ہے ۔ عوام ابھی عدالتی سسٹم سے مطمئن نہیں ہو سکے ۔ اس میں شک نہیں کہ عوام نے حکومت سے اصلاحی کاموں میں تعاون کم کیا ہے ۔ لیکن کسی افسر کے خلاف غریب آدمیوں کا جرأت سے کوئی آئینی اقدام تب ہی ممکن ہے کہ اس کی عزت محفوظ ہونے کی ضمانت موجود ہو ۔ لیکن صحیح گواہی دینے کے بعد اگر خود وہ غریب متعلقہ افسر کے ظلم کا شکار ہو جائے تو پھر ایسی اصلاح کے لئے کون جرأت کر سکتا ہے ۔؟ لا کمیشن بہترین سفارشات کرے اور حکومت ان پر فوراً عملدرآمد شروع کر دے ۔ پھر بھی سول افسر اگر اچھے نہیں ہیں تو اس کا نتیجہ خاطر خواہ نہیں برآمد ہو سکتا ۔ نہ حکومت ہر وقت ہر افسر کے ساتھ رہ کر پہرہ دے سکتی ہے ہم اس بات کو مثالوں سے واضح کریں گے ۔

موجودہ انقلاب پر سب سے زیادہ خوش ہو کر فخر کرنے والا ضلع ہزارہ تھا ۔ اور اس کو اس کا حق تھا لیکن اہل ہزارہ کی اس خوشی کو جس بری طرح پائمال کیا گیا ہے اس کا علم سب کو نہیں ہو سکتا ۔ مثلاً مانسہرہ ضلع ہزارہ میں محمد افضل خاں اور اسمٰعیل خان ساکنان شیرلویہ زیر دفعہ ۱۰۷ حوالات میں بھیج دیئے گئے ۔ وہ ضمانت نامے لکھاتے ہیں کہ ضمانت دینے کو تیار ہیں ، مگر عدالت ان کو جیل بھیج دیتی ہے ۔ اب اگر ماتحت عدالت یہ لکھ کر کہ ملزمان ضمانت دینے سے قاصر ہیں لہٰذا جیل بھیجا جاتا ہے ۔ ان کو جیل بھیجے تو یہ بالکل آئینی بات ہے ۔ لیکن واقعہ کے خلاف ، اور عوام کو تنگ کرنے کے مترادف ہے ۔

اس طرح کے کتنے واقعات ہیں کہ فرد نمبردار لئے گئے ۔ عرائض نویسوں سے ضمانت نامے لکھائے گئے ۔ مگر عدالت نے ضمانت نہ لی ۔

مارشل لاء کے نفاذ کے فوراً بعد معززین مانسہرہ کو گرفتار کیا گیا ۔ پورا مہینہ ان کی ضمانتیں نہ ہوئیں اور بعض سفید پوشوں اور عالم و حافظ قرآن آدمیوں کو کان پکڑوائے گئے حالانکہ غالباً یہ چیزیں ضابطہ تحریر نہیں ہونگی ۔ فرض کیجئے ایک مظلوم نے افسران بالا کے ہاں فریاد کی انہوں نے اس کی درخواست متعلقہ ضلع یا متعلقہ افسر کے پاس بھیج دی ان کا خیال ہوگا کہ وہ ذرا سنبھل کر دادرسی کریں ۔ مگر اس کی کیا ضمانت ہے کہ اگر افسر بدفطرت ہے تو وہ اس مظلوم کو ناک چنے نہ چبوائے اور ساری کارروائی جذبہ انتقام کے تحت نہ کرے ۔

پھر حکومت کے اندر آ کر اصلاح ہی کریں تو یہ مقامی سول افسر ہمزاد کی طرح ساتھ ساتھ رہیں ۔ ایسی صورت میں کون عقلمند ان کے خلاف گواہی دے گا ۔ ہمارا مقصد یہ ہے کہ حکومت نے جن لاتعداد افسروں کو غلط کاری کی وجہ سے معطل ، موقوف یا گرفتار کیا ہے ۔ کیا باقی ماندہ افسر فرشتے ہیں جو گزشتہ گیارہ سال کے گندے ماحول میں پاک و صاف رہے اور اب بھی پورے پورے دیانتدار ہیں ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ اب بھی اس قسم کے افسر ملزموں کو تاریخوں پر تاریخیں دیتے اور صبح سے شام تک بٹھائے رکھتے ہیں ۔ اس طرح قوم کے معزز افراد سے بھی عزت نفس اور خودداری کے جذبات فنا ہوتے ہیں ۔ غریبوں کا کیا کہنا بہرحال بہتر قانون پر عمل کرنے کے لئے بہتر افراد کی ضرورت ہے اور ہم کم از کم ہزارہ کے حالات کے دیکھنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ اگر واقعی اصلاح کرنی ہے تو عدالتی نظام کو یکسر تبدیل کر دیا جائے ، تمام ججوں اور مجسٹریٹوں کو رخصت دے دی جائے اور ہر تحصیل میں ان کی جگہ ایک ایک فوجی افسر آ بیٹھے جو صوبہ دار یا اس سے اونچے درجے کا ہو ہم پیشکش کرتے ہیں کہ ہر ایک فوجی افسر کے ساتھ بیٹھنے کے لئے ایک ایک عالم دین مفت مہیا کریں گے ۔ اس طرح عدالتی اخراجات کی بچت بھی ہوگی اور قوم کو گیارہ سال کے کہنہ مشق افسروں سے نجات بھی مل سکے گی ۔ اور اگر حکومت کو انہی پرانے افسروں سے کام لینا ہے تو ہر ایک تحصیل میں پھر بھی ایک فوجی افسر خفیہ تحقیقات کے لئے مقرر کرنا ہوگا جو عوام سے مل کر پورا پورا پتہ لگایا کریں ۔ پھر اس فوجی افسر کی اطلاع پر حکومت پورا غور کرے اور جن افسروں کی غلطی ثابت ہو اس کا اعلان کیا جائے ۔ اور اس کوشش کے ساتھ ساتھ حکومت نئے سول

(باقی صفحہ ۵ پر)

صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانہ کے ایمان افروز حالات

(قسط ۳۳)

(از حضرت مولانا حبیب الرحمان صاحب مرحوم۔ مہتمم دارالعلوم دیوبند)

زمانہ قدیم میں یمن کا ملک سرسبزی وشادابی میں وہ درجہ رکھتا تھا جو آج بڑے سے بڑے متمدن ملکوں کو نصیب نہیں ہے اس میں نہایت خوبصورت اور دلربا شہر آراستہ اور عالیشان قصر ومحلات موجود تھے۔ صنعا بھی ملک یمن کا ایک خوش منظر شہر تھا جو سرسبزی وشادابی، عالیشان عمارات، خوش وضع مکانات اور ہر قسم کے دل فریب مناظر ومحاسن کے لحاظ سے دمشق کی نظیر سمجھا جاتا تھا۔ اس کی آب وہوا ایسی صحت بخش اور خوشگوار تھی کہ موسم سرما میں اگرچہ سردی سخت ہوتی تھی مگر ایسی راحت رساں کہ کسی کو کسی قسم کی بھی تکلیف اس سے نہ پہنچتی تھی۔ اس کے باشندے لباس وغذا وغیرہ امور کے اعتبار سے نہایت تنعم میں گذارتے تھے۔ قصر غمدان بھی ملک یمن کی کمال صناعی کا ایک بے مثل نمونہ تھا۔ یہ محل قحطان جد امجد اہل یمن کے بیٹے ازال کی زیر نگرانی تعمیر ہوا تھا۔ یہ قصر بیس منزل کا بنایا گیا تھا۔ ہر ایک منزل کا ارتفاع بیس ذراع یعنی بقدر دس گز معماری کے تھا اور سب سے اوپر کی منزل موٹے اور ڈھلدار آئینوں سے مسقف کی گئی تھی اس قصر میں سو کمرے تھے۔ یہ ایک قصر کا حال ہے جس کی وسعت اور تکلفات کا اندازہ اس مختصر بیان سے ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سے مشہور اور عالی شان قصر محلات اور قلعے تھے جن کی عظمت وخوبصورتی کے افسانے زبانوں پہ جاری اور صفحات تاریخ میں درج ہیں مگر ہم ان کو بیان کرکے طول دینا نہیں چاہتے۔

سبا ابن یشجب بن یعرب بن قحطان یمن کا سب سے پہلا بادشاہ گذرا ہے۔ اس نے چار سو چوراسی سال سلطنت کی ہے اس کا اصلی نام عبد الشمس تھا۔ مگر چونکہ اس نے اقوام عرب میں غلامی کا طریقہ جاری کیا۔ اس لئے اس کو سبا کا لقب دیا گیا اور اس کی شہرت اس لقب کے ساتھ ایسی ہو گئی کہ اصلی نام گویا فراموش ہوگیا۔ مورخین اور بعض مفسرین لکھتے ہیں کہ سبا مسلمان تھا اور وہ اپنے زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے ہزاروں برس پہلے ہی آپ پر ایمان لے آیا تھا۔ اس کی طرف جو اشعار منسوب ہیں۔ اس میں صاف صاف اقرار کرتا ہے۔ ان اشعار میں اول حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرف اشارہ ہے کیونکہ بلقیس کا واقعہ حضرت سلیمان علیہ السلام ہی کے ساتھ ہوا ہے اور انبیاء میں سے آپ ہی یمن کے بادشاہ ہوئے ہیں۔ وہ کہتا ہے

سیملک بعدنا ملک عظیم
نبی لا یرخص فی الحرام

ہمارے بعد ایک بڑا بادشاہ مالک ہوگا۔ جو نبی ہوں گے اور کسی فعل حرام کی اجازت نہ دیں گے۔

ویملک بعدہ منہم ملوک
یدیو الملک فینا باقتسام

اور ان ملوک کے بعد جو حضرت سلیمان کے بعد ہوں گے ہم میں کے بہت بادشاہ مالک ہوں گے اور ملک باہم تقسیم ہو جائے گا۔

ویملک بعد قحطان النبی
تقی مخبت خیر الانام

اور قوم قحطان کے بعد ایک نبی مالک ہوں گے جو متقی شب بیدار اور تمام مخلوق سے بہتر ہوں گے۔

یسمی احمد ایا لیت انی
اعمر بعد مبعثہ بعام

ان کا نام احمد ہوگا۔ اے کاش میں ان کی بعثت کے ایک برس کے بعد تک زندہ رہتا۔

فاعضدہ واحبوہ بنصری
بکل مدجج وبکل رامی

تو میں ان کی اعانت کرتا اور ان کی نصرت کے لئے ہر مسلح کامل ہر تیر انداز کو لے جاتا۔

متی یظہر فکونوا ناصریہ
ومن یلقی یبلغہ سلامی

جب وہ ظاہر ہوں تو ان کا مددگار رہنا۔ اور جو ان سے ملے میرا سلام پہنچا دے۔

شہر مارب جس کے حالات یہاں بیان ہوں گے اسی بادشاہ سبا کا بنا کردہ تھا۔ بانی کے نام کی وجہ سے اس شہر پر بھی سبا کا اطلاق ہو جاتا ہے۔ اور اس قوم کو جو وہاں موجود تھی سبا کہتے ہیں۔ کلام اللہ میں قوم سبا، اور سیل عرم کے واقعہ کو اس طرح بیان فرمایا ہے

لقد کان لسباء فی مسکنہم ایۃ جنتن عن یمین وشمال ہ کلوا من رزق ربکم واشکروا لہ ہ بلدۃ طیبۃ ورب غفور ہ فاعرضوا فارسلنا علیہم سیل العرم وبدلنا ہم بجنتیہم جنتین ذواتی اکل خمط واثل وشیء من سدر قلیل ہ ذالک جزینہم بما کفروا ہ وہل نجزی الا الکفور ہ وجعلنا بینہم وبین القری التی برکنا فیہا قری ظاہرۃ و قدرنا فیہا السیر ہ سیروا فیہا لیالی وایاما امنین فقالوا ربنا باعد بین اسفارنا وظلموا انفسہم فجعلنہم احادیث ومزقنہم کل ممزق ان فی ذالک لایت لکل صبار شکور ہ

مطلب یہ ہے کہ قوم سبا کے لئے خاص ان کی بستیوں اور وطن میں خدا تعالیٰ کی قدرت اور غیر متناہی نعمتوں کی عجیب نشانی تھی۔ ان کے گردا گرد دائیں اور بائیں باغوں کی دو قطاریں تھیں ان کو عام اجازت اور ہماری طرف سے بطور امتنان یہ حکم تھا کہ تم کو جو انواع واقسام کی نعمتیں دی گئی ہیں۔ ان کو بے تکلف کھاؤ اور خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہو ان کا شہر جس میں وہ بستے تھے ایک شہر تھا نہایت پاک وصاف ہر قسم کی تکالیف اور موذیات سے خالی اور رب تھا مغفرت کرنے والا لیکن انہوں نے شکر گذاری اور اطاعت سے انکار کیا۔ بجائے شکر گذاری کے مرتکب کفران نعمت ہوئے تو ہم نے ان پر سخت اور برباد کن رو کو مسلط کر دیا۔ اور ان کے سرسبز وشاداب باغوں کے عوض میں دو باغ دیئے گئے۔ جن کے پھل کڑوے بدمزہ تھے اور جن میں کچھ تھوڑے سے درخت بیری کے تھے۔ یہ سزا ان کو کفران نعمت کی دی گئی اور ہم ناسپاسوں ہی کو ایسی سزا دیتے ہیں۔ اہل سبا پر ہمارے انعام اسی حد تک ختم نہیں ہو گئے تھے۔ بلکہ ہم نے راحت اور آسانی سفر کے لئے ان کے اور ملک شام کی درمیانی مسافت میں قریب قریب مسافت معین پر گاؤں اور منزلیں بنا دی تھیں جس کی وجہ سے وہ رات اور دن امن واطمینان کے ساتھ سفر کرتے تھے۔ لیکن انہوں نے اس نعمت کی بھی قدر نہ کی۔ بلکہ دعا کی کہ الٰہی ہمارے سفر کی منزلوں میں دوری پیدا کر دے۔ کیونکہ سفر کا لطف بھوک اور پیاس ہی میں حاصل ہوتا ہے ایسی خواہش کرکے انھوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا۔ ہم نے اس ناشکر گذاری کی سزا میں ان کو ایسا تباہ وبرباد کر دیا کہ لوگوں کی زبانوں پر صرف ان کی کہانیاں باقی رہ گئیں اور وہ متفرق وپریشان کر دیئے گئے۔ اس تمام واقعہ میں صبر کرنے اور شکر کرنے والوں کے لئے بڑی بڑی علامات اور نشانیاں ہیں۔

آیات مذکورہ بالا میں قوم سبا کے حالات آبادی کے بعد بربادی اتمام نعمت کے بعد ناسپاسی اور اس کی سزا کا اجمالاً بیان ہوا ہے۔ مگر جس انداز سے ہوا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ واقعہ دنیا کے عجیب ترین واقعات میں سے ہے۔ اب ہم اس کی تفصیل مورخین ومفسرین کے اقوال سے منتخب کرکے لکھتے ہیں۔

قوم سبا جن بستیوں میں آباد تھی ان میں زراعت کے لئے ندی اور نالوں کا پانی کام میں آتا تھا۔ ستر چھوٹے بڑے ندی اور نالے ایسے تھے جن میں خاص اوقات کے اندر پانی کی آمد ہوتی تھی جیسے برساتی نالوں میں ہوتا ہے اور سال کے سال جو پانی آتا تھا وہ تھوڑا ہوتا تھا جس کی تقسیم میں باہم جنگ وجدل اور قتل وقتال تک نوبت پہنچ جاتی تھی اور چند ایام برسات کے ہوتے

(باقی صفحہ پر)

صحابہ کرام رض کے زمانہ کے حالات

تھے ان میں رو کے پانی سے جان و مال عمارت و زراعت کا نقصان ہوتا تھا۔

ایک زمانہ اسی حالت میں گذر گیا۔ مگر بلقیس تخت شاہی پر متمکن ہوئی تو ان کو باہمی مجادلہ اور مقاتلہ سے منع کیا۔ لیکن پانی ایسی حاجت کی چیز ہے جس کے بغیر گذارا نہیں ہو سکتا وہ اپنی حالت میں مجبور تھے۔ بلقیس کے حکم کی اطاعت نہ کر سکے اور اسی لڑائی جھگڑے میں مبتلا ہے بلقیس نے جب یہ دیکھا تو وہ تخت سلطنت سے کنارہ کش ہو کر گوشہ نشین ہو گئی اور ملک بے سر رہ گیا۔ ان لوگوں نے یہ حالت دیکھ کر ملکہ سے بملاطفت درخواست کی کہ زمام سلطنت اپنے ہاتھ میں لے لے۔ مگر اس نے صاف انکار کر دیا جب کسی طرح اس نے منظور نہ کیا تو ان لوگوں نے دھمکی دے کر کہا کہ یا تو تخت شاہی پر متمکن ہو کر سلطنت کے کام کو سنبھالو۔ ورنہ ہم تم کو قتل کر دیں گے۔ ملکہ نے کہا۔ تم عجیب احمق ہو اور بے عقل ہو۔ مجھ کو مجبور بھی کرتے ہو۔ اور میری اطاعت بھی نہیں کرتے۔ اس پر سب نے عہد کیا کہ ہم ضرور فرمانبرداری کریں گے۔ تب ملکہ نے پھر کاروبار سلطنت کو سنبھالا۔ اور دو پہاڑوں کے درہ کو جس کا طول تین میل اور چوڑائی بھی تین میل تھی بڑی بڑی چٹانوں کو سیسے اور لوہے کے ذریعے سے جوڑ کر آہنی سد بنا دی اور تمام ندی نالوں کے پانی کو باختیار خود بہنے سے روک دیا۔ اس دیوار میں تین دروازے اوپر نیچے ایسے قائم کئے اور حوض ایسے قائم کر دیے کہ جب چاہا دروازہ کو کھول دیا اور جب چاہا بند کر دیا۔ اس کے نیچے ایک بہت بڑا حوض بنا دیا۔ پہلے سب سے اوپر کا دروازہ کھولا جاتا تھا۔ اور جب تک پانی اونچا رہتا اس دروازے سے حوض میں آتا اور جب نیچے ہو جاتا۔ دوسرا دروازہ کھول دیا جاتا۔ علیٰ ہذا پھر ضرورت ہوتی تو تیسرا کھولا جاتا۔ مگر اس کی نوبت غالباً کم آتی تھی۔ کیونکہ پانی اس کثرت سے ہوتا تھا کہ اس کے کم ہونے سے پہلے دوسری برسات آجاتی تھی۔ (باقی آئندہ)

بقیہ اداریہ

افسروں کی ٹریننگ کا انتظام کرے جن میں بقول صدر محترم جنرل ایوب خان خوف خدا، دیانت و امانت۔ عدل و انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنے

(باقی چوتھے کالم میں)

اسلامی آئین کے بارے میں وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر صاحب کے تاثرات

تکلیف دہ اور نامناسب ہیں!

اسلامی تحریک [illegible]

مولانا سید گل بادشاہ صاحب فاضل دیوبند امیر سابق جمعیۃ علماء اسلام سرحد وصدر مجلس اعلیٰ سرحد کا بیان

پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر صاحب نے ۱۲ مارچ کو پشاور یونیورسٹی کے سینٹ ہال میں ایک اجتماع کو مخاطب کرتے ہوئے اسلامی آئین کے بارے میں جن تاثرات کا اظہار کیا ہے۔ مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر سابق جمعیۃ علماء اسلام سرحد نے اس کے متعلق ایک بیان میں فرمایا کہ:-

پاکستان کے وزیر خارجہ منظور قادر صاحب نے اپنی تقریر میں فرمایا ہے کہ اسلامی آئین کے نفاذ میں دشواریاں ہیں۔ اور یہ کہ آئینی تحریک احمدیت میں علماء اسلام عدالت عالیہ میں بعض مسائل میں متفق نہ تھے۔ محترم وزیر خارجہ کا یہ بیان انتہائی حیران کن اور تکلیف دہ ہے۔

پاکستان مسلمانوں کی ریاست ہے پاکستان کا وجود اس مقصد کے لئے ہوا کہ مسلمان اپنے دائرہ میں آسمانی نظام کے تحت اپنا نظام حیات چلائے۔ مسلم ملت کی بقاء اسلامی آئین اور قانون کے نفاذ میں ہے۔ پاکستان کے استحکام، سلامتی بقاء آبادی کا واحد علاج پاکستان میں اسلامی آئین کا نفاذ۔ اللہ رب العلمین نے جو آسمانوں اور زمین کا مالک، خالق، بادشاہ ہے انسانی نظام حیات کے لئے اسلام کو پسند فرمایا۔ ایک مسلمان کی بقا اسلامی آئین و قانون کے بغیر ناممکن ہے۔

مسلمانوں کو نظام حکمرانی اس لئے اللہ کی جانب سے سپرد کی جاتی ہے کہ وہ اللہ کا قانون نافذ کرے الذین ان مکنٰھم فی الارض اقاموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ وامروا بالمعروف ونہوا عن المنکر۔ جن لوگوں کو زمین میں ہم بادشاہت دیتے ہیں کہ وہ نماز قائم کریں زکوٰۃ دیا کریں۔ اور لوگوں کو نیکیوں کا حکم کریں اور برائیوں سے منع کریں۔

اسلامی آئین کے علاوہ ایک مسلم حکمرانی میں انسان کے ذہن و فکر کا بنا ہوا قانون و آئین اگر چلایا جائے تو اس کا نتیجہ نقصان۔ تباہی، بربادی اور ہلاکت ہوگی۔

ومن یبتغ غیر الاسلام دیناً۔ فلن یقبل منہ وھو فی الاخرۃ من الخٰسرین۔ جس نے اسلام کے علاوہ اپنی حیات کے لئے اگر کوئی دوسرا طریقہ اور نظام تلاش کیا۔ اس کا انجام ناکامی اور نقصان ہوگا۔

سابقہ اقتدار اس لئے مسلمانوں کو ناپسند تھی کہ وہ اسلامی آئین کے نفاذ سے گریز کرتی تھی۔

وزیر خارجہ کو صدارتی کابینہ کے ایک اہم رکن کی حیثیت سے بحیثیت مسلمان الدین النصیحۃ کے تحت مشورہ دیتے ہیں کہ وہ اس قسم کے غلط تاثرات سے باز رہیں۔ اور کروڑوں مسلمانوں کی پرزور خواہش اور پاکستان کے مفاد کے پیش نظر اسلامی آئین کے نفاذ میں اپنا اثر و رسوخ استعمال کریں کہ جلد از جلد ملک میں اسلامی آئین کا نفاذ ہو۔

دوسری بات جو وزیر خارجہ صاحب نے علماء اسلام کے بارے میں فرمائی ہے۔ علماء اسلام جن کا وظیفہ حیات شعائر اسلام، تعلیمات اسلام کی اشاعت و حفاظت ہو ۱۸۵۷ء کے بعد ان کی مساعی اور ہمت اور جدوجہد سے ہند و پاکستان میں مسلمان اور اسلام زندہ ہے۔ اگر علماء دین قرآن و سنت علوم دین کی حفاظت نہ کرتے تو آج نہ پاکستان وجود میں آتا اور نہ متحدہ ہندوستان میں مسلمان زندہ رہتے۔ ہندوستان کا بھی وہی حشر ہوتا جو اندلس میں عیسائیوں نے مسلمانوں کے ساتھ کیا۔ یہ ان فقیر منش متوکلین علی اللہ علماء دین اسلام کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ اسلام، عبادات اسلام، احکام اسلام، مساجد، خانقاہوں، مدارس عربیہ میں انہوں نے زندہ رکھے ہیں اور مسلمان اپنے دین احکام دین سے واقف ہے۔ ہر مسلمان کا ایمان و عقیدہ ہے کہ اسلام میں امن عالم کی ضمانت ہے۔

خوشخبری

دارالعلوم ربانیہ میں قبلہ محترم جناب مولینا محمد رفیق صاحب سابق شیخ الحدیث اشرف العلوم ڈھاکہ کی زیر صدارت دورہ حدیث ہوگا طلباء دورہ حدیث سے استدعا ہے کہ وہ مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کر کے داخلہ حاصل کریں خورد و نوش کے علاوہ پانچ روپیہ نقد وظیفہ بھی دیا جائے گا۔ عبدالغنی نائب مہتمم دارالعلوم ربانیہ ڈاکخانہ لھلور چک نمبر ۲۵۶ گ ب۔ براستہ ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ ضلع لائل پور۔

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی ضلع بہاولنگر

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی میں ابتدا سے لیکر انتہائی کتب دینیہ، فلسفہ، ریاضی، دورہ حدیث شریف و تفسیر تک کا مکمل انتظام ہے نیز جماعت پنجم سے مولوی فاضل اور میٹرک تک انگریزی کا بھی معقول انتظام ہے دورہ حدیث شریف نیز انتہائی کتب منطق، فلسفہ و ریاضی کے لئے دوسرے قابل ترین اساتذہ کے علاوہ امام فن و محدث وقت جناب حضرت مولانا عبدالقدیر صاحب کیمبلپوری تلمیذ خصوصی جناب حضرت مولانا انور شاہ صاحب کشمیری سابق مدرس مدرسہ اسلامیہ ڈابھیل کی خدمات حاصل کر لی گئی ہیں تشنگان علوم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ۵ شوال المکرم ۱۳۷۸ھ سے لے کر ۲۰ شوال المکرم ۱۳۷۸ھ تک داخلہ ہوگا۔ منتہی طلبہ کی ضروریات بذمہ مدرسہ ہوں گی۔

فضل محمد مہتمم مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی ضلع بہاولنگر

جامع مسجد چوک نیا محلہ راولپنڈی

بروز جمعۃ المبارک جامع مسجد چوک نیا محلہ کے ایک عظیم الشان اجتماع میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوئے:-

(۱) ہم حکومت پاکستان سے متفقہ طور پر مطالبہ کرتے ہیں کہ کراچی میں جو دستور اسلامی قرآن و حدیث کی روشنی میں سید سلیمان ندوی مرحوم کی صدارت میں مختلف فرقوں کے اکتیس علماء کرام نے مرتب کیا تھا۔ اسکو نافذ کیا جائے

(۲) لاہور یونیورسٹی کے پروفیسر نے جو سوالات مسلمانوں سے کئے ہیں ان میں پیغمبر کی اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی استہزاء کا پہلو نکلتا ہے۔ اس سے باز پرس کی جائے۔

(۳) رمضان شریف کے مہینہ میں سینماؤں ہوٹلوں اور چکلوں کو بالکل بند کیا جائے۔ تاکہ رمضان شریف کا احترام محفوظ رہ سکے

عبدالستار خطیب جامع مسجد

چوک نیا محلہ راولپنڈی

(کالم اول کا بقیہ)

کا جذبہ اور فرض شناسی کا مادہ موجود ہو۔

اگر حکومت ہمارے کسی مشورہ پر عملی دشواریوں کی وجہ سے توجہ نہیں کر سکتی تو کم از کم نگرانی میں سختی اور خفیہ تحقیقات کرنے کے سوا تو چارہ ہی نہیں۔ (غلام غوث)

Scanned with CamScanner

صفحۂ حکماء

حکماء کرام کی خدمت میں

(از مدیر)

ترجمان اسلام کی کسی گذشتہ اشاعت میں محترم المقام ڈاکٹر صابر ملتانی حکیم انقلاب کا ایک مضمون شائع ہوا۔ جس میں اطباء کو اس لئے لتاڑا گیا تھا کہ وہ اندھا دھند طبی بورڈ کی حمایت کرتے اور فرشی گروپ میں شامل ہوتے جارہے ہیں - اور اس کو انھوں نے گویا اقتدار پرستی قرار دیا - اس کے بعد ہمارے مہربان حکیم زماں ماہر اسرار صنعۃ الٰہیہ و معالج امراض دیرینہ حکیم شیخ قمرالدین صاحب کے گروپ نے ان کا تعاقب کرتے ہوئے گذشتہ اشاعت میں یہ احتجاج کیا کہ حکیم انقلاب نے باوجود بلند پایہ اور صاحب بصیرت بزرگ ہونے کے تمام حکماء کو ایک لاٹھی سے ہانک دیا۔ حالانکہ ملک میں ایسے حکماء کی کمی نہیں جو کسی پارٹی کا دم چھلہ نہیں ہیں - وہ اپنے پاؤں پر کھڑے حق کے علمبردار اور فن کی ترقی کے خواہاں ہیں - یہ ملک کے دو اونچے بزرگوں کے بیانات کا خلاصہ ہے - ہمارے خیال میں ان دونوں بزرگوں کی شان اس سے اونچی ہے اگر وہ اپنی اس بلندی سے اتر کر جرح و تنقید کی اتنی پستی تک نہ اترتے تو بہتر ہوتا ہمیں نہ ایک پارٹی کا دم چھلہ بننا ہے نہ دوسری کی خوشامد کرنی ہے - یہ درست ہے مگر ہم اس طرح کیوں نہ سوچیں کہ ہمیں نہ ایک گروپ سے مخالفت ہے نہ دوسرے گروپ سے دشمنی ہمارا مقصد فن کی ترقی اہل فن سے ہمدردی اور ملک کی صحیح اور بے لوث خدمت ہے اس سلسلہ میں ہمیں کسی پر تنقید ناگزیر ہوئی - وہ کریں گے کسی کے کارنامے اور خدمت کی داد دینی پڑی تو داد دیں گے - اپنے ناچیز مشوروں اور حقیر خدمات سے اپنے بھائیوں کی ہر ممکن امداد کریں گے - اصول دونوں بزرگوں کے صحیح ہیں ہمیں غلط تملق سے بھی کنارہ کش رہنا چاہیئے اور ساتھ ہی سب کی تغلیط یا فرقہ سازی کے شوق کا بھی خیال نہ کرنا چاہیئے - اگر آپ حضرات ان دو پارٹیوں سے متفق نہیں ہیں تو آپ کو کس نے روکا ہے کہ آپ اصلاح و تجدید - اور افادے و استفادے کو عام کرنے کے لئے تیسرا محاذ قائم کرلیں - اپوزیشن کا ہونا جرم نہیں لیکن مخالفت برائے مخالفت بھی کوئی صحیح مقصد نہیں ہے۔

ہم یہ سطور قلمبند کرتے ہوئے اپنے مذکورہ دونوں بزرگوں کے ملال کے تصور سے بھی پریشان ہیں - لیکن مجبوراً باادب درخواست ہے کہ آزادانہ اختلاف کے باوجود ہم اگر بہتر طریق کار اختیار کریں تو وہ زیادہ بہتر ہوگا - ورنہ ایسا نہ ہو کہ ہمارے اختلافات سے اہل فن کے وقار کو صدمہ پہنچے - اور گاڑی پٹری سے اتر جائے -

وما علینا الا البلاغ ۔

انگریزی ادویہ کا استعمال

(از جناب ابوالشفاء الحکیم شیخ قمرالدین صاحب نصرت طبی ریسرچ لیبارٹری - لاہور)

قبل ازیں احقر "اطباء اور غیرملکی ادویات" کے زیرعنوان اپنے خیالات کا اظہار کرچکا ہے جن سے اتفاق کرنے کے باوجود مدیر ترجمان اسلام نے ادویات کی نایابی اور نقلی ادویات کی موجودگی کو جواز قرار دے کر انگریزی ادویہ کے حق میں رائے دی ہے - دیگر کئی طبی جماعتیں اور اکابر اطباء بھی مسلسل یہی مطالبہ دہرا رہے ہیں، اگر اطباء کی سہل انگاری کا یہی عالم رہا ہے - تو آپ کی طب کا کیا حشر ہوگا - نیز کیا ادویہ جدیدہ تجربات متواترہ کے تحت جن علامات میں مفید ہیں آنکھیں بند کرکے انہی علامات پر استعمال کر رہے ہیں یا ان کو اپنے طریق علاج اخلاط و مزاج کو مدنظر رکھ کر استعمال کر رہے ہیں؟ یا طب کے اصول و قوانین میں تبدیلی کرلی گئی ہے - عوام اطباء سے علمی جواب کی توقع رکھنا عبث ہے - جماعتی طور پر مطالبہ کرنے والے اور اکابر اطباء کیا علمی طور پر ثابت کرسکتے ہیں کہ وہ کون سے اصول و قواعد وضع کرسکے ہیں؟ جہاں تک مفرد ادویہ کا تعلق ہے وہاں تک بعض اطباء کچھ دلائل دے سکتے ہیں مگر جہاں تک مرکبات اور انجکشن کا معاملہ ہے سوائے خاموشی کے کوئی جواب نہیں رکھتے۔

مدیر ترجمان اسلام کا ارشاد کہ فن کی پوری خدمت کرنے سے پہلے ایسی آسانیوں کی مخالفت صحیح نہیں قبلہ یہ کام کسی فرد واحد کے بس کا نہیں - بلکہ اجتماعی طور پر کرنے کا ہے ؎

فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں اور بیرون دریا کچھ نہیں

اور یہاں یہ عالم ہے کہ کچھ نہ جاننے والے علامۂ زماں ہونے کے مدعی ہیں - جن کا طوطی بول رہا ہے وہ محض زبان بازی سے شغل فرما رہے ہیں - جب تک ٹھوس بنیادوں پر اور اجتماعی طور پر منظم طریقہ سے جدوجہد شروع نہیں کی جائے گی اس وقت تک آئندہ نسلوں کی دشواریوں میں کمی امر محال ہے - اگر مرکزی طبیہ بورڈ موجودہ حالات سے فائدہ اٹھا کر مخلصانہ کوشش کرے تو طب کو ترقی کی راہ پر ڈال سکتا ہے اور اگر اطباء ذاتی مفاد اور ہوس اقتدار کی جنگ میں الجھ کر رہ گئے تو آئندہ نسلیں نہایت برے الفاظ سے یاد کرنے میں حق بجانب ہوں گی - طبیہ بورڈ کی کارکردگی اور فرائض پر انشاءاللہ علیحدہ مضمون لکھا جائے گا۔

طالبان انگریزی ادویہ سے استفسار

کچھ دنوں سے ترجمان اسلام کے صفحات میں یہ بحث چل نکلی ہے کہ آیا یونانی اطباء کو انگریزی ادویات استعمال کرنی چاہئیں یا نہیں؟ کیونکہ حکومت نے ڈرگ ایکٹ کے تحت یونانی اطباء کے لئے ڈاکٹری ادویات کے استعمال پر پابندی عائد کی ہوئی ہے - اس لئے بعض اطباء مطالبہ کر رہے ہیں کہ اجازت ملنی چاہیئے اور بعض صاحبان اس کی مخالفت میں دلائل دے رہے ہیں - اس بحث کے علاوہ دیگر اخبارات میں بھی وقتاً فوقتاً اول الذکر حضرات کے بیانات اور مطالبات نظر سے گزرے - مگر کسی صاحب نے یہ بات صاف نہیں کہی کہ آیا ان کا مطالبہ انگریزی مفردات مثلاً کسٹرائل - کروٹن آئل - جلپ پوڈر اور مختلف ٹنکچروں کے استعمال کرنے کے لئے ہے یا انگریزی مرکبات جیسے ایرومائی سین، السولین اور پنسلین وغیرہ کے متعلق ہے - اس وضاحت کی ضرورت اس لئے ضروری ہے - کیونکہ یورپی مرکبات کے فارمولے اور طریق علاج یونانی طریق علاج سے کلیتہً مختلف بلکہ کئی مسائل میں ایک دوسرے کی ضد ہیں -

لہٰذا تمام متعلقین حضرات سے اور بالخصوص طالبان انگریزی ادویہ سے گذارش ہے کہ وہ اپنے مطالبہ کی وضاحت فرماکر دیگر متعلقہ حضرات کو بھی موقع دیں کہ وہ بھی اس نہایت اہم موضوع پر اظہار خیالات کرسکیں -

(حکیم محمد سلیم نصرت طبی ریسرچ لیبارٹری)

طبی بورڈ اور طبی ایکٹ کے خلاف

اطباء کی شکایات

آل پاکستان یونانی طبی کانفرنس کے جنرل سکرٹری حکیم شمس الحق خاں نے ایک بیان میں وزیر صحت برکی کی دعوت پر اطباء کی کانفرنس کے انعقاد پر وزارت صحت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے بتایا کہ کانفرنس میں شریک ہونے والے اطباء کو جو شکایات ہیں ان کا اظہار کیا اور یہ بھی کہ ایکٹ منسوخ کیا جائے - وزیر صحت نے تمام مقررین کے خیالات سن کر اس معاملے پر ہمدردی سے غور کرنے کا وعدہ کیا -

نسخہ جات

دردِ کمر کا نسخہ نوشادر - شورہ قلمی اور سم الفار سفید ایک ایک تولہ لیکر جوکوب کرکے مٹی کے برتن میں ڈال دیں کوئی ترتیب ضروری نہیں اوپر ڈھکنا رکھ کر گل حکمت کردیں اور ڈھکنے میں ایک ذراسا سوراخ کردیں - اب اس ڈولی کو انگاروں یا آگ پر رکھیں - سوراخ سے دھواں نکلیگا جب دھواں کم ہوجائے آگ سے ہٹا دیں سرد ہونے پر کھول کر دیکھیں ۱ تولہ دوا پھولی ہوئی خوبصورت شگفتہ ملے گی - ایک چاول اس میں سے لیکر کھانڈ میں ملاکر گرم دودھ سے کھالیں - ایک دو نہ دو خوراک کھانے سے درد کمر کو آرام ہوگا - انشاءاللہ تعالیٰ - کوئی شخص اس دوا کو دیکھ کر یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ سم الفار شگفتہ نہیں ہے - مگر تحقیق یہ ہے کہ یہ ایک تولہ دوا سم الفار نہیں لیکن صفات سم الفار کے اس میں موجود ہیں - عجیب چیز ہے

دردِ کمر کا دوسرا نسخہ اسگند ناگوری ایک تولہ - بیلا مول گٹھیا ایک تولہ - باریک پیس کر ۵ تولہ کھانڈ ملالیں - روزانہ ایک تولہ دوا صبح و شام گرم دودھ سے کھالیا کریں - درد کمر کا اچھا علاج ہے -

نمونیہ کی آسان دوا پوست بیخ مدار ایک ماشہ افیون ایک ماشہ - شورہ قلمی آٹھ ماشہ باریک پیس کر رکھ دیں - دو رتی دوا ہمراہ جوشاندہ بنفشہ، سپستان، ملٹھی، دن میں دو تین بار دیں - قبض ہو تو رفع کریں - بخار اور درد دونوں کے لئے مفید ہے - کھانسی بھی رک جاتی ہے -

نمونیہ کیلئے ضماد جو ندان کچھ ۱ تولہ - نوشادر ۱ تولہ علیحدہ علیحدہ پیس لیں گڑ کا پانی میں شیرہ بنا کر اس میں یہ دونوں چیزیں ڈال کر ملا کر جلدی ہی ایک پارچہ (چیتھڑے) پر لگا کر چیتھڑی کو درد کے مقام پر چپکا دیں - انشاءاللہ تعالیٰ جلد آرام ہوگا - (از مدیر)

Scanned with CamScanner

ہمدردان اسلام سے مخلصانہ اپیل

حضرت مولانا عبداللہ درخواستی کا ارشاد گرامی

دارالعلوم مدینہ منڈی تحصیل تونسہ ضلع ڈیرہ غازیخان کی اعانت کیلئے حضرت مولانا عبداللہ درخواستی ارشاد فرماتے ہیں۔

برادران اسلام اس سے پہلے جناب کی خدمت میں ایک اپیل نامہ بھیجا جا چکا ہے مگر اس وقت مختلف کمزوریوں اور علائق نے مجبور کیا ہے کہ آپ کے کانوں تک دوبارہ آواز پہنچاؤں۔ دارالعلوم مدینہ ایک ایسے علاقے میں واقع ہے۔ جس کی حالت دینی و دنیاوی تقریباً مغربی پاکستان کے تمام علاقوں سے بدتر ہے۔ ایسی جگہ کوئی عربی مدرسہ باوجود خارق عادت متصور ہوتا ہے۔

لہٰذا خیر حضرات سے بالخصوص ہمدردان اسلام سے مخلصانہ اپیل ہے کہ اس مدرسہ کی مالی اعانت زکوٰۃ، خیرات وعطیات فرما کر ثواب دارین کے مستحق ہوں اور صدقہ جاریہ میں حصہ لیں۔ اس کی تکمیل مخیر حضرات کے تعاون پر موقوف ہے۔ لہٰذا ہر محب خاتم الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام پر لازم ہے اس کی مالی امداد فرماتے ہوئے اجر عظیم کے مستحق بنیں۔ (گل محمد عفی عنہ دارالعلوم مدینہ منڈی)

جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک کے امتحانات

اکوڑہ خٹک ۸ مارچ۔ آج ناظم امتحانات جامعہ اسلامیہ پاکستان اکوڑہ خٹک نے جامعہ اسلامیہ کے سال ۱۳۷۸ھ مطابق ۱۹۵۸-۵۹ء کے سالانہ سندی امتحان کے نتیجہ کا اعلان کر دیا۔ سندی امتحان میں شرکت کرنے والے امیدواروں میں ۹ کامیاب ہوئے جن میں مولوی عبدالقہار صاحب نے ۵۳۴ نمبر حاصل کئے اور اول آئے۔ مولوی فضل محمود صاحب حق ۵۰۴ نمبروں سے سیکنڈ اور مولوی فتح محمد صاحب کابل ۴۹۴ نمبروں سے تھرڈ آئے۔ اول آنے والے طالب علم کو جامعہ کے تمام مطبوعات اور دو طلبہ کو تفسیر بخاری بطور انعام دئے گئے۔

(مراحت گل ناظم نشریات جامعہ اسلامیہ)

خوش خبری

تقریباً عرصہ دو ماہ سے شہر کندہ کوٹ ضلع جیکب آباد نزد ریلوے اسٹیشن ایک قومی مدرسہ کھلا ہے۔ مدرسہ کا نام جامعہ عربیہ دارالفیوض رکھا گیا مدرسہ کے کاروبار چلانے کے لئے مجلس شوریٰ منعقد ہے۔ جو ماہانہ ہوتی رہتی ہے۔ مندرجہ ذیل عہدیدار وکارکن اتفاق رائے سے منتخب ہوئے:۔

(۱) صدر مہتمم میر صبح صادق (۲) مولوی عمرالدین نائب مہتمم (۳) مولوی فقیر محمد صاحب صدر المدرسین (۴) مولوی نظر محمد صاحب ثانی مدرس (۵) محمد یٰسین اردو ماسٹر (۶) حافظ وقاری عبدالغنی صاحب قرآن معلم۔ (۷) ماسٹر رشید احمد خاں سیال ناظم دفتر وغیرہم

فی الحال حسب ذیل حضرات کے اسمائے گرامی مجلس شوریٰ کے لئے قابل ذکر ہیں۔

(۱) مولانا ذوالفقار بخش صاحب ننکانی (۲) مولانا محمد مراد صاحب (۳) مولوی حاجی میر محمد صاحب (۷) مولوی عبدالحمید صاحب (۸) علی نواز خاں کھوسہ وغیرہم۔

مدرسہ کی تعطیل ۲۰ شعبان ۱۳۷۸ھ سے کی گئی۔ آئندہ کا داخلہ ۱۰ شوال ۱۳۷۸ھ کو شروع ہوگا۔ مسافروں کا داخلہ محدود تعداد میں ہوگا جو تیس تک رہیگا۔ طلبہ کو ہر قسم کی کفالت مثلاً خورد و نوش اور روزمرہ کی ضروریات حتی المقدور مدرسہ کے ذمہ ہوگی نیز اہل خیر حضرات سے اپیل ہے کہ اپنے مال سے زکوٰۃ، صدقات اور چرمہائے قربانی دیتے وقت اس مدرسہ کو بھی یاد رکھیں۔

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ:۔

مولوی عمرالدین نائب مہتمم مدرسہ عربیہ دارالفیوض کندہ کوٹ ضلع جیکب آباد

اپیل بنام مسلمانان پاکستان

برائے مدرسہ عربیہ گلزار رحیمیہ رائے پور ضلع سہارنپور انڈیا اپنے صدقات، خیرات ہدایا وغیرہ نکالتے وقت مدرسہ مذکورہ کو یاد رکھیے۔ جس کے سرپرست سیدنا و مرشدنا قطب عالم حضرت رائے پوری صاحب مدظلہ العالی ہیں۔ رقم مندرجہ ذیل پتہ پر بھیجکر رسید حاصل کی جائے۔

(۱) دوست محمد خالصاحب کپڑا مرچنٹ اندھی کھوئی ملتان (۲) امیر علی مکتبہ قریشیہ متصل خیر المدارس ملتان

اطاعت!

شریعت نے ہمیں جس عبادت کا حکم دیا ہے اور جس کو ہماری زندگی کا مقصد قرار دیا ہے اس کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ اگر اس کے اندر اطاعت و محبت دونوں چیزوں میں سے صرف ایک ہی چیز ہو۔ اس کا حق ادا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اللہ و رسولؐ کی محبت بھی ہو اور اطاعت بھی ورنہ محبت محض دل بہلاوا ہے اور نری اطاعت ایک رسم اور مشینی عمل۔

یا یوں سمجھئے کہ رسولؐ کی محبت ذریعہ ہے اور رسولؐ کی اطاعت مقصد! اگر مقصد کو غارت کرکے ذریعہ ہی کو سب کچھ سمجھ لیا جائے، محبوب کی اطاعت و رضا سے تو کوئی تعلق نہ رکھا جائے اور کوشش یہ کی جائے کہ محبوب کو صرف زبانی دعوے اور تعریف و توصیف سے خوش کر دیا جائے تو یہ بڑی حماقت و نادانی ہے۔ ذرا اپنے کسی دوست سے یہ معاملہ کرکے دیکھئے وہ ایسی رنگینی اور بے خانماں محبت کو آپ کے منہ پر دے مارے گا کہ یہ محبت ہے یا مذاق — اللہ کے پیارے نبی کے ساتھ اس قسم کی زبانی محبت نفس و شیطان کا بہت بڑا دھوکا ہے۔ مگر لوگ اس دھوکے میں مست اور مگن ہیں اور بڑے طنطنے کے ساتھ عاشق رسول بنے بیٹھے ہیں۔

یہاں یہ بات بھی اچھی طرح سمجھ لینی چاہیئے کہ محبت اصلاً خدا ہی کا حق ہے۔ نبی کی محبت اسکی تبعیت میں ہے جیسے اطاعت صرف اللہ کے لئے ہے نبی کی اطاعت اس کی تبعیت میں ہے۔ لیکن بہرحال شرعی طور پر اصل محبت اللہ اور رسول دونوں سے ہونی چاہیئے جیسا کہ ارشاد باری ہے:۔

اللہ اور رسول اس بات کا زیادہ حق رکھتے ہیں کہ یہ لوگ انہیں خوش رکھیں — یعنی مومن کو اللہ و رسول دونوں کی رضا مطلوب و مقصود ہونی چاہیئے۔ محبت و رضا میں تو اللہ و رسول دونوں شریک ہیں۔ مگر عبادات اور اس کے لوازم مثلاً توکل اور خوف و رجا وغیرہ کا مستحق صرف اللہ ہے۔ ان امور میں رسولؐ کسی حیثیت سے بھی اس کا شریک نہیں یہ امر بھی قابل غور اور لائق اہتمام ہے کہ صاحب حکم و امر اللہ و رسول دونوں ہیں جیسا کہ ارشاد ہے — "اور کیا اچھا ہوتا کہ اگر وہ لوگ راضی ہو جاتے اس چیز پر جس کو اللہ اور اس کے رسول نے انہیں دیا تھا، اور کہتے اللہ ہمارے لئے کافی ہے۔ وہ فضل سے ہم کو آئندہ بھی دے گا، اور اس کا رسول اور تو خدا ہی کی طرف رغبت رکھتے ہیں۔"

اس آیت کریمہ سے ثابت ہو گیا کہ صاحب حکم و امر اللہ ہی ہے اور اس کا رسول بھی جب یہ بات ہے تو حکم ہوا:۔

"جو کچھ رسول تمہیں دیں اسے لے لو اور جس چیز سے روکیں اس کو چھوڑ دو۔" اس مضمون کی جتنی آیتیں قرآن پاک میں ہیں۔ ان سب کے مفہوم کو ہم یوں ادا کر سکتے ہیں کہ اسلام جس جماعت حقہ کا قیام و بقا چاہتا ہے اس کا دارومدار اعتصام بحبل اللہ پر ہے یعنی اللہ کی رسی (قرآن) کو مضبوطی کے ساتھ پکڑ لینا (اعتصام کا اصطلاحی مفہوم ہے) اوامر و نواہی کی اجتماعی پابندی اسی میں مسلمانوں کی بلکہ انسانیت کی اجتماعی حیات کا راز مضمر ہے۔ (نذیر الحق)

ضروری تصحیح

اخبار ترجمان اسلام کی گذشتہ اشاعت مورخہ ۱۹ مارچ کے صفحہ ۶ کالم ۳ سطر ۵ میں کتاب وسنت کی روشنی میں کی جگہ کتاب وسنت کی دشمنی میں لکھا گیا ہے۔ اگرچہ مضمون سے مطلب واضح ہے۔ پھر بھی غلطی کی اصلاح کر لی جائے۔

(۲) اسی کالم کی سطر ۹ میں حدیث شریف کے الفاظ مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ کی جگہ الا ان علیہ واصحابی لکھا گیا ہے اگرچہ ترجمہ درست درج ہے مگر حدیث شریف کے الفاظ درست کرنے ضروری ہیں۔ (مدیر)

دواخانہ فیض عام کی دو اور کامیاب دوائیں

چنبل کی مجرب دوا۔ جو چنبل کسی علاج سے اچھی نہ ہوئی ہو اس کے لئے دس دن کی دوا قیمت دس روپے۔ (رجسٹرڈ)

بواسیر کا علاج بغیر اپریشن کے۔ یہ کھانے اور لگانے کی دوا ہے دس پندرہ دن تک استعمال کی جاتی ہے قیمت ایک آدمی کے لئے بیس روپے امیروں سے سو روپے ۱۰۰/-/-۔ لگانے کی دوا قابل برداشت ہوگی۔

دواخانہ فیض عام بفہ ضلع ہزارہ

مبلغ اسلام حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب مرحوم امرتسری کی

مشہور و معروف تصنیف

"حضرت عیسیٰ کا رفع اور آمد ثانی حافظ ابن تیمیہ حرانی کی زبانی"

یہ علمی اور تحقیقی تالیف ایک عرصے سے نایاب تھی۔ تبلیغ اسلام کے پیش نظر شائع کی گئی ہے جلد منگوا لیں۔ قیمت آٹھ آنے بذریعہ ڈاک کیلئے [illegible]

ناشر: مکتبہ الحبیب ۹ - بیڈن روڈ — لاہور

متفرق خبریں

ٹنڈو الہ یار میں علماء کی کانفرنس

صدر ایوب آخری اجلاس کی صدارت کریں گے

کراچی ۲۰ مارچ - صدر محمد ایوب خان ۲۶ مارچ کو ٹنڈو الہ یار میں علماء کی تین روزہ کانفرنس کے آخری اجلاس کی صدارت کریں گے - علماء کی یہ کانفرنس دار العلوم ٹنڈو الہ یار کے دسویں سالانہ تقسیم اسناد کے موقع پر منعقد ہو رہی ہے -

ماسٹر تارا سنگھ مرن برت رکھیں گے

نئی دہلی ۲۰ مارچ - اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ نے آج دھرم سالہ جیل سے جہاں انہیں نظر بند رکھا گیا ہے پنڈت نہرو کو ایک خط لکھا ہے - جس میں کہا گیا ہے کہ اگر گوردوارہ ایکٹ میں حالیہ ترمیم کے سلسلہ میں حکومت نے ان کی تجویز کے مطابق کوئی ثالث مقرر نہ کیا تو وہ مرن برت رکھیں گے -

روس میں فی منٹ دس بچے پیدا ہوتے ہیں

ماسکو ۲۰ مارچ - روس میں ہر ایک منٹ کے بعد دس بچے پیدا ہوتے ہیں اور اس طرح روس کی آبادی میں ۱۵۰۰۰ افراد روزانہ کا اضافہ ہوتا ہے - دوسری طرف بچوں کی اموات کی شرح ۱۹۱۳ کی نسبت چھٹا حصہ رہ گئی ہے -

علامہ مشرقی کی طرف سے معاوضہ کا مطالبہ

لاہور - کالعدم خاکسار مسلم لیگ کے سابق رہنما علامہ عنایت اللہ خان مشرقی نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ ڈاکٹر خان صاحب کے مقدمہ قتل کی تحقیقات کے دوران پولیس نے ان پر جو تشدد کیا ہے اس کے سلسلے میں انہیں ایک لاکھ روپیہ بطور معاوضہ دیا جائے -

روزہ داروں کی تعداد میں اضافہ

کراچی - اس سال رمضان المبارک میں پہلے کی نسبت زیادہ لوگ روزے رکھ رہے ہیں اور ان ہوٹلوں اور ریسٹورانوں کا دن میں کاروبار بند ہو گیا ہے جن کے ہاں پہلے رمضان المبارک کے دوران پس پردہ گاہکوں کو بٹھایا جاتا تھا -

جہیز کی بدعت پر تشویش کا اظہار

لاہور - سید عطاء اللہ بخاری خطیب مسجد ہیرا والی اور حافظ محمد اکرم تحصیل شکرگڑھ نے اپنے علاقے میں جہیز دینے کی دوڑ پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اپنے ایک مشترکہ بیان میں لوگوں کو تلقین کی ہے کہ وہ اس بدعت سے باز آجائیں - علاقوں کی اصلاحی انجمنوں سے اپیل کی ہے کہ وہ عوام کو صحیح اسلامی طریقہ پر عمل کرنے کی تلقین کریں -

شیخ عبداللہ کو جلد رہا کر دیا جائے گا

نئی دہلی ۲۲ مارچ - باخبر حلقوں کی اطلاع ہے کہ کشمیری لیڈر شیخ عبداللہ کو جلد رہا کر دیا جائے گا -

بٹائی کا حصہ دیے بغیر فصل نہ اٹھایا جائے

ڈیرہ غازی خاں ۲۲ مارچ - ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ڈیرہ غازی خاں نے مزارعین کو مالکان اراضی کو بٹائی کا حصہ دیے بغیر ربیع کی فصل اٹھانے کی ممانعت کر دی ہے - یہ احکام دو ماہ تک نافذ العمل رہیں گے -

کھجور کی پیداوار کا کامیاب تجربہ

حیدرآباد ۲۲ مارچ - حیدرآباد ڈویژن میں ۱۲ سال کی مسلسل کوشش کے بعد کھجور کی پیداوار کا کامیاب تجربہ ثابت ہوا ہے حیدرآباد کے نزدیک تاریخی میانی جنگل میں پیدا ہونے والا کھجور ہمسایہ ملکوں میں پیدا ہونے والے بہترین کھجور کا کوالٹی کے اعتبار سے ہم پلہ ہے

کشمیر میں اقوام متحدہ کی فوج نہیں آسکتی

نئی دہلی ۲۲ مارچ - ہندوستان کے وزیر دفاع مسٹر کرشنا مینن نے کل جالندھر میں اس امر کی توثیق کی کہ خواہ یہ تجویز کی جائے - مگر ہندوستان کشمیر میں اقوام متحدہ کی فوج داخل نہیں ہونے دے گا -

صدر ناصر اور جنرل قاسم کا ایک دوسرے پر الزام

بغداد ۲۲ مارچ - بغداد ریڈیو نے کہا ہے کہ متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر ناصر کا تجربہ بھی لازمی طور پر ہٹلر کی طرح ناکام ہو جائے گا - ریڈیو نے کہا کہ صدر ناصر ایک رجعت پسند عرب اتحاد قائم کرنا چاہتے ہیں اور وہ ان تبدیلیوں کو نظر انداز کر رہے ہیں جو دنیا میں ہٹلر کے بعد ہو چکی ہیں -

صدر کا پیغام

کراچی ۲۲ مارچ - صدر جنرل محمد ایوب خاں نے آج یوم پاکستان کے موقع پر قوم کے نام ایک خاص پیغام میں کہا ہے کہ کسی ملک کی عظمت کا اندازہ اس کی وسعت سے نہیں بلکہ اس کی قوم کے کردار سے ہوتا ہے -

ماسٹر تارا سنگھ کو رہا کر دیا گیا

امرتسر ۲۲ مارچ - اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ کو دس دن کی نظر بندی کے بعد رہا کر دیا گیا - انہیں گذشتہ رات سب جیل دھرم سالہ سے یہاں لایا گیا اور ان کے گھر کے پاس سکھ مشنری کالج کے قریب انہیں رہا کر دیا گیا -

صدر نے مردم شماری کا آرڈیننس نافذ کر دیا

کراچی ۲۲ مارچ - صدر مملکت جنرل محمد ایوب خاں نے آج ایک آرڈیننس جاری کر دیا ہے - جس کا مقصد پاکستان کی وقتاً فوقتاً مردم شماری کرنا اور ملک کی آبادی کے بارے میں بعض معلومات حاصل کرنا ہے یہ آرڈیننس پاکستان کے غیر معمولی گزٹ مورخہ ۲۱ مارچ میں شائع کیا گیا ہے -

قاہرہ ۲۲ مارچ - الجزائر کی عارضی حکومت کے وزیر اعظم مسٹر فرحت عباس پنڈت نہرو کی دعوت پر بھارت کے سرکاری دورہ کیلئے دہلی آئیں گے

سلاجیت مصفّٰی

سلاجیت دراصل پتھر کا گوند ہے جو بفضلہ تعالیٰ انسانی جسم کو پتھر کی طرح مضبوط کر دیتا ہے - پیشاب کی کثرت - گردے اور ہڈی کا علاج ہے - مقوی بدن، مغلظ ہونے کے سوا درد کمر اور نمونیہ وغیرہ کے لئے بھی مفید ہے - یہ گلگت وغیرہ دشوار گذار پہاڑیوں سے آتی ہے پھر مصفّٰی کی جاتی ہے - اگر آپ کو گلگت کی سلاجیت جو قابل اعتماد طریقہ سے حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی کی نگرانی میں صاف کی جاتی ہے مطلوب ہو تو مندرجہ ذیل پتہ سے طلب کریں -

مینیجر دواخانہ فیض عام بفہ، ہزارہ سرحد

سلاجیت کمپونڈ

اگر آپ سلاجیت کے فوائد حاصل کرنے سے اس لئے محروم ہیں کہ اس کا کھانا کڑواہٹ کی وجہ سے ناگوار ہے تو اس کی بنی ہوئی مرکب گولیاں سلاجیت پلز مندرجہ بالا پتہ سے منگا سکتے ہیں - یہ گولیاں معدہ، جگر، دماغ اور ذہن کو تقویت دیتی ہیں اور ان کا فعل درست کر دیتی ہیں بچے بوڑھے جوان سبھی استعمال کر سکتے ہیں

قیمت فی تولہ ایک روپیہ - فی پاؤنڈ ۲۵ روپے فی سیر پچاس روپے -

گولیاں فی سینکڑہ ۱۲ روپے -

دنیا جہان کی سب سے بڑی کتاب —— دنیا جہان کے سب سے چھوٹے سائز میں

قرآن مجید لاکٹ

پورے تیس سیپارے معزز وزیر لمبائی ایک انچ چوڑائی پون انچ وزن ۵ ماشہ صفحات ۸۰۰ مع کل پالش قبضہ کنندہ والی خوبصورت ڈبیہ کے، جس میں قرآن شریف بذا تلاوت کرنے کیلئے ۱۰ پاور کا شیشہ فٹ ہے - دنیا جہان کو تسخیر کرنے کے لئے ہر وقت اپنے پاس رکھیے - آپ جس جگہ بھی جائیں گے لوگ سر پر بٹھائیں گے - دشمن زیر ہوں گے - حاکم مہربان بیمار اپنے پاس رکھے شفا پائے، گھڑی کی زنجیر میں ٹکائیں - بچے کے گلے میں ڈالیں - انصاف کے لئے عدالتوں میں جیب میں رکھ کر جائیں - دنیا بھر کے تعویذ اس کی موجودگی میں ہیچ ہیں - یقیناً آج تک ہر معجزہ نما تحفہ آپ کی نظروں سے نہ گذرا ہوگا - یہ زمانہ حال کی نمائشوں اور صنعتی میلوں میں دکھلانے کی چیز ہے بطور تحفہ اپنے دوستوں ہمعصروں اور بزرگوں کو پیش کریں گے - بہت کم رہ گئے ہیں - ہدیہ بذریعہ منی آرڈر بھیج کر یا وی پی سے طلب فرمائیں - ہدیہ صرف چار روپے آٹھ آنے علاوہ محصول ڈاک - المشتہر منیجر بشری جہاں عجائب محل منگھو پیر روڈ پوسٹ بکس نمبر ۲۰۰۵ - کراچی ۲۸

مکتبہ مجددیہ

شائقین علوم طریقت و معرفت کو خوشخبری دی جاتی ہے کہ ترجمان اسلام لاہور کے دفتر میں مکتبہ مجددیہ کا افتتاح ہو گیا ہے - جہاں معارف مجددیہ کی نایاب کتابیں برائے فروخت موجود ہیں - حضرت حکیم عبدالمجید سیفی نقشبندی مجددی نے نہایت صفائی اور محنت سے شائع فرمایا ہے -

معارف لدنیہ مصنفہ امام ربانی مجدد الف ثانی قیمت ۲ روپے

مبداء و معاد - قیمت دو روپے

کنز الہدایات مصنفہ حضرت مولانا باقر صاحب لاہوری - قیمت تین روپے آٹھ آنے -

مکاتیب شریفہ مصنفہ حضرت شاہ غلام علی صاحب دہلوی قیمت چار روپے -

ایضاح الطریقہ مع فوائد ضروریہ قیمت پانچ روپے

ارشاد الطالبین مصنفہ حضرت قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی - قیمت اڑھائی روپے

مکتبہ مجددیہ بیرون دہلی دروازہ سرکلر روڈ لاہور

Scanned with CamScanner

العلماء ورثة الانبیاء (الحدیث)
رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۲۲
ٹیلیفون نمبر
زیر سرپرستی: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ العالی
سہ روزہ

ترجمان اسلام لاہور

قیمت ۲ آنے
1959
اسلامی لائبریری
جلد ۳ ○ ۲۳، ۲۷ ربیع الاول ۱۳۷۹ھ مطابق ۲۷ ستمبر و یکم اکتوبر ۱۹۵۹ء ○ نمبر ۲۷/۲۸

کرامات و معجزات بجواب ہفت روزہ تنظیم اہل حدیث

(قسط نمبر ۵)

ولی کی کرامت اپنے نبی کا معجزہ ہے

اہل السنت والجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ ولی کی کرامت اس کے نبی کا معجزہ اور اس کی تکریم ہوتی ہے۔

جب اولیاء کے کمالات و کرامات دراصل اپنے نبی ہی کی پیروی اور اس کے روحانی تعلق کا نتیجہ ہوتے ہیں تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ فلاں بات پیغمبر میں نہ تھی تو ولیوں میں کس طرح ہو سکتی ہے۔ فرض کیجئے بقول آپ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھانوں کے بارہ میں حلال و حرام کا علم نہ بھی رکھتے تھے اور آپ کو اللہ نے بغیر اس علم کے ہر حرام سے محفوظ رکھا اور آپ کے اتباع کی برکت سے آپ کے غلام کو یہ علم دیدیا۔ تاکہ وہ اس علم کے ذریعہ حرام کھانے سے بچتا رہے۔ تو اس سے اس غلام کا درجہ دوسرے غلاموں سے بھی بڑھ کر ثابت نہیں ہوتا چہ جائیکہ خود آپ پر بڑائی کا وہم ہو سکے۔

دو صحابہ کی لاٹھیوں کی روشنی

بخاری شریف میں ہے کہ ایک بار دو صحابہؓ کو آپ کے پاس بیٹھے بیٹھے رات کو دیر ہو گئی رات سخت اندھیری تھی۔ دونوں کے ہاتھ میں ایک ایک لٹھیا تھی۔ وہ روشن ہو گئیں اور ان کی روشنی میں وہ اپنے اپنے گھروں کو پہنچے۔ کیا کوئی عقلمند کہہ سکتا ہے۔ کہ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عصا کی روشنی میں سفر نہیں کیا للہذا ان صحابہ کا مرتبہ آپ کے مرتبہ سے بڑھ گیا۔ بلکہ یہ سب برکات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تھیں۔

جزوی فضیلت کی مثال

بادشاہ کی طرف سے ایک حاکم ضلع (ڈپٹی کمشنر) ہے۔ اس کو اپنے ضلع میں اپنی مفوضہ ذمہداریاں پوری کرنے کے لئے ہر طرح کے اختیارات حاصل ہیں۔ وہاں ایک معمولی آدمی ہے۔ جس نے قرضہ لے کر تجارت شروع کر دی اور تھوڑے عرصہ میں متمول بن گیا پھر ہوتے ہوتے ایک کروڑ روپے کا مالک ہو گیا۔ حالانکہ حاکم ضلع کے پاس دس ہزار روپیہ بھی نہیں ہے۔ کون عقلمند ہو گا جو یہ کہہ سکے کہ اس کروڑپتی کا درجہ اس حاکم ضلع سے زیادہ ہے۔ حاکم کو عام قوت اور عام اختیارات حاصل ہیں۔ اور اس کے پاس صرف روپیہ ہے۔ جس کو حاکم چاہے تو ضبط بھی کر سکتا ہے۔ اس کو قید بھی کر سکتا ہے اس کو کسی جرم پر درے (بید) بھی لگا سکتا ہے۔ اسی کے ساتھ جب آپ یہ بھی سمجھ لیں کہ اس معمولی آدمی کو قرضہ بھی ایک شخص نے اسی حاکم ضلع کے ایماء سے دیا تھا۔ اور تجارت کا لائسنس بھی اسی کی اجازت سے حاصل کیا گیا تھا۔ اور اس حاکم ضلع سے بہترین تعلقات رکھنے کی وجہ سے ہر شخص ایسے فوائد حاصل کر سکتا ہے تو کون بے وقوف ہو گا۔ جو اس کروڑپتی کے روپے دیکھ کر اس کو حاکم ضلع سے بڑا سمجھنے لگے جب کہ یہ روپے بھی اس حاکم ضلع کے وفادار رہنے کا نتیجہ ہیں

اللہ تعالیٰ کے قرب کا وسیلہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے قرب اور اپنی رضا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع سے وابستہ فرما دیا ہے۔ جو شخص آپ سے جتنی محبت اور آپ کا جتنا اتباع کرے گا اتنا ہی اللہ تعالیٰ کا محبوب بنتا چلا جائے گا پھر ایسے اس تعلق کی برکت سے جو انعام چاہے اس شخص پر کر دے جو علم چاہے دیدے۔ جتنی معرفت اور جتنا قرب چاہے عطا کر دے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ
فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (الآیۃ)

اگر اللہ تعالیٰ اپنے علم کے دریائے ناپیدا کنار سے ایک قطرے کا سواں حصہ کسی بندے کو دیکر اس کو کھانے پینے کے اجزاء کے حلال و حرام سے مطلع فرما دے۔ اس میں آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس وقت اللہ کے ایسے بندے موجود ہیں اگر آپ ان کو دس بار دسترخوان پر بلا کر ان کے سامنے بیسیوں چیزیں حلال و حرام رکھ دیں وہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی روشنی سے ان کی حقیقت پر مطلع ہو جائیں گے۔ پھر بھی ان کو دعویٰ نہ ہو گا کہ وہ کسی ایک مسلمان سے بھی بڑھ کر ہیں۔ بلکہ ہر وقت اللہ کے خوف سے لرزاں اور اپنے کو ہر مسلمان سے کمتر سمجھتے ہوں گے۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ

کاش کہ زاہد خشک یا زہد خشک کے مدعیوں کو ایسے حضرات کی صحبت کی توفیق ہو جاتی

دورِ ابتلاء میں سایہ پیر

ہمارے اہل حدیث دوست بڑی نیک نیتی سے اس دورِ ابتلاء میں ایسی باتیں کہنے سے بچنے کی نصیحت اس لئے فرماتے ہیں کہ لوگ اولیاء کو عالم الغیب نہ سمجھیں یا ایسا کہنے والوں کے جال میں پھنس کر شرک و بدعت کے شکار نہ ہو جائیں۔ ہم پہلے اس کا جواب دے چکے ہیں۔ اور اب پھر عرض کریں گے۔ کہ عام مسلمانوں کو گمراہی سے بچانے کیلئے وہی طریقہ اختیار کریں جو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار فرمایا تھا۔

آپ نے ایک طرف سختی سے یہ تبلیغ فرمائی کہ میری تعریف میں ایسا مبالغہ نہ کرنا جیسے نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سلسلہ میں کیا (کہ اس کو خدا کا بیٹا بنا ڈالا) اللہ تعالیٰ کے بغیر کسی کو سجدہ جائز ہوتا تو میں عورتوں کو حکم دیتا کہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کیا کرو۔ آپ نے فرمایا کہ کاہن سے غیب کی بات پوچھنی گناہ ہے اور اس پر یقین کرنا کفر ہے۔ آپ نے قرآن کا یہ حکم سنایا کہ اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی عالم الغیب نہیں ہے شرک کبھی معاف نہ ہو گا۔ اللہ تعالیٰ کے کاموں میں کوئی شریک نہیں ہے۔ زمین و آسمان کی بادشاہی اسی کی ہے۔ جو چاہے پیدا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کی مشیت اور حکم کے بغیر کوئی بات نہیں ہو سکتی۔ جو اللہ دے کوئی روکنے والا نہیں جو وہ روک دے کوئی دینے والا نہیں ہے۔ اگر اللہ کی محبت مطلوب ہے تو میری پیروی کرو۔ جس نے اس دین میں نئی بات پیدا کی جو اس میں (پہلے سے) نہیں ہے وہ مردود ہے۔ نجات پانے والے وہ لوگ ہیں جو میری سنت اور میرے صحابہؓ کے طریقوں پر چلیں دوسری طرف آپ نے صفائی سے بتایا۔ کہ

میں اولادِ آدم کا سردار ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں سے مجھ پر ایمان لانے اور مدد کرنے کا عہد لیا۔ مسجدِ اقصیٰ میں پیغمبروں نے میرے پیچھے نماز پڑھی مجھے جاگتے میں اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کی سیر کرائی (معراج میں) مجھے اگلے اور پچھلے لوگوں کا علم عطا ہوا۔ شفاعتِ کبریٰ۔ مقامِ محمود اور حوضِ کوثر مجھے عنایت کیا گیا۔ قیامت تک کے لئے میں ہی پیغمبر ہوں۔ میں جیسے آگے سے دیکھتا ہوں پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔ مجھے میرا رب کھلاتا پلاتا ہے۔

آپ سے صلح حدیبیہ میں پیاس کی شکایت کی گئی آپ نے کوزے میں ہاتھ رکھ دیا پانی کے چشمے ابلنے لگ گئے جس سے سب نے پیا اور وضو کیا جو اس وقت پندرہ سو کے قریب تھے۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں۔ کہ ایک لاکھ ہوتے تو بھی کافی ہو جاتا۔ آپ کے حکم سے ایک ہانڈی کو چولہے پر رکھ کر اس سے گوشت تقسیم کرنا شروع کیا گیا اسی طرح روٹیاں بھی۔ نہ آٹا ختم ہوا نہ گوشت۔ آٹا اور ہانڈی جیسی تھی ویسی ہی رہی۔ آپ کے پاس صبح اور شام فرشتے آتے جاتے۔ آپ کی برکت سے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بھی ان کو دیکھ لیتے تھے۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے احد کی لڑائی میں آپ کے دائیں بائیں دو فرشتوں کو لڑتے ہوئے دیکھا۔ آپ کے علوم و معارف آپ کے افعال و اقوال سب ہی آپؐ کی صداقت کے دلائل اور معجزات تھے۔ آپؐ نے فرمایا کہ میں تمہاری طرح بشر ہوں لیکن یہ بھی فرمایا کہ تم میں سے کون میری طرح ہو سکتا ہے یہ بشر نوعِ بشر کا ہی نہیں بلکہ تمام مخلوقات کا سردار ہے۔ آپؐ بندہ تھے اور بندگی میں تمام بندوں سے بڑھ کر تھے۔ اللہ کے ولی تھے اور ولایت میں تمام اولیاء سے بڑھ کر تھے۔ نبی تھے اور نبوت میں تمام پیغمبروں کے امام تھے۔ آپؐ کو اللہ تعالیٰ کا وہ قرب حاصل تھا کہ وہ کسی اور کو حاصل نہ تھا۔ آپؐ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میرا ایک ایسا وقت بھی ہے جس میں کسی بڑے نبی یا مقرب فرشتہ کی گنجائش نہیں ہوتی (ہمارے اہل حدیث بھائی وقت اور قرب کا معنی کیا کہیں) آپ چونکہ آدم علیہ السلام کی اولاد سے تھے اس لئے جسمانی طور سے آپ کو ایسے عوارض ضرور پیش آئے جو بشر۔ انسان۔ بندے یا آدمی کو پیش آ سکتے ہیں مگر آپ کی روح مبارک تمام ارواح سے طیب اور اعلیٰ تھی۔ آپ کا قلب نہایت پاکیزہ تھا۔ جس کی ذرا سی تفصیل آگے آتی ہے یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی رحمۃ اللہ کے خلیفہ مجاز حضرت مولانا مفتی الٰہی بخش صاحب (قدس سرہ) کاندھلوی کی کتاب شیم الحبیب سے ایک اقتباس کو نقل کر کے اس بحث کو ختم کریں آپ نے یہ کتاب قاضی عیاض اور ترمذی کے شمائل کا خلاصہ لیکر مرتب فرمائی ہے۔ اس میں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر کرتے ہیں۔

وَاَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاسَى مِنَ الشَّدَائِدِ مَا يُقَاسِيْهِ الْاِنْسَانُ لِيَتَضَاعَفَ ثَوَابُهٗ وَتَتَصَاعَدَ دَرَجَاتُهٗ فَمَرِضَ وَاشْتَكٰى وَاَصَابَهُ الْحَرُّ وَالْقَرُّ وَاَدْرَكَهُ الْجُوْعُ وَالْعَطَشُ وَلَحِقَهُ الْغَضَبُ وَنَالَهُ الْاِعْيَاءُ وَالنَّصَبُ وَالضُّعْفُ وَالْكِبَرُ وَشَجَّهُ الْكُفَّارُ يَوْمَ اُحُدٍ وَاَدْمَوْا قَدَمَيْهِ فِي الطَّائِفِ وَسُقِيَ السَّمَّ وَسُحِرَ وَتَدَاوٰى وَاحْتَجَمَ وَتَعَوَّذَ وَقَضٰى نَحْبَهٗ۔

وَلَقَدْ عَصَمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنِ الْاَعْدَاءِ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ حَتّٰى عَنْ بَدْرِ بْنِ قَمِئَةَ يَوْمَ اُحُدٍ حِيْنَ رَمٰى بِحَجَرٍ فَشَجَّ وَجْنَتَهٗ وَدَخَلَتْ حَلْقَتَانِ مِنَ الْمِغْفَرِ فِيْهِمَا وَاَخَذَ عَلٰى اَبْصَارِ قُرَيْشٍ عِنْدَ خُرُوْجِهٖ اِلَى الثَّوْرِ وَاَمْسَكَ عَنْهُ سَيْفَ غَوْرَثٍ وَحَجَرَ اَبِيْ جَهْلٍ وَفَرَسَ سُرَاقَةَ ابْنِ مَالِكٍ وَسِحْرَ لَبِيْدِ بْنِ اَعْصَمَ وَسَمَّ يَهُوْدِيَّةٍ وَفِي الْعِصْمَةِ اِظْهَارٌ لِّشَرَفِهٖ وَالْاَذِيَّةِ اِيْصَالُ ثَوَابِهٖ وَلِئَلَّا يَضِلَّ فِيْهِ النَّاسُ بِاِظْهَارِ الْعَجَائِبِ وَالْمُعْجِزَاتِ كَمَا ضَلُّوْا فِيْ عِيْسٰى وَعُزَيْرٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَلِيَكُوْنَ تَسْلِيَةً لِّاُمَّتِهٖ فِي الْمَصَائِبِ وَهٰذِهِ الطَّوَارِئُ اِنَّمَا كَانَتْ عَلٰى جَسَدِهِ الْمُطَهَّرِ الْبَشَرِيِّ لِلْمُشَاكَلَةِ النَّوْعِيَّةِ وَاَمَّا قَلْبُهٗ فَمُنَزَّهٌ مُقَدَّسٌ عَنِ التَّعَلُّقِ بِالْخَلْقِ مَشْغُوْلٌ بِمُشَاهَدَةِ الْحَقِّ فَاِنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بِاللّٰهِ وَمَعَ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ فِيْ كُلِّ لَحْظَةٍ وَاٰنٍ حَتّٰى اِنَّ اَكْلَهٗ وَشُرْبَهٗ وَلُبْسَهٗ وَحَرَكَتَهٗ وَسُكُوْنَهٗ وَكَلَامَهٗ كَانَ لِوَجْهِ اللّٰهِ وَبِاَمْرِ اللّٰهِ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ترجمہ:۔ اور آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انسانوں کی طرح تکالیف برداشت کیں تاکہ آپ کا ثواب بڑھے اور درجے بلند ہوں اسی لئے آپ بیمار بھی ہوئے آپ کو گرمی اور سردی بھی پہنچی۔ آپ کو بھوک پیاس بھی لگی غصہ بھی آیا تکان بھی ہوئی۔ کمزوری اور بڑھاپا بھی ہوا۔ کفار نے احد کے دن آپ کو زخمی بھی کیا۔ طائف میں آپ کے پاؤں مبارک لہولہان ہوئے۔ آپ کو زہر دیا گیا آپ پر جادو کیا گیا۔ آپ نے علاج کیا پچھنے لگوائے جادو کو معوذتین پڑھ کر اتارا۔ پھر آپ کی وفات شریف بھی ہوئی۔

اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے کتنی ہی جگہوں میں دشمنوں سے بچایا جیسے بدر بن قمہ نے احد کے دن آپ کو پتھر مارا آپ کا چہرہ مبارک زخمی ہوا مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو بچا لیا مکہ سے ہجرت کے وقت اللہ تعالیٰ نے قریش کو اندھا کر دیا تو آپ غار ثور میں پہنچ گئے آپ کو غورث کی تلوار سے بچایا اور ابو جہل کا پتھر روک دیا۔ سفرِ ہجرت میں جب سراقہ بن مالک نے تعاقب کیا اس کا گھوڑا پیٹ تک سخت زمین میں دھنس گیا اس نے توبہ کی آپ کو اس کی ایذا سے بچا لیا۔ اسی طرح لبید کے سحر اور یہودی عورت کی زہر سے بھی بچایا۔ اس بچانے میں آپ کی شرافت و کرامت کا اظہار مقصود تھا۔ اور تکلیف و اذیت میں چار حکمتیں تھیں (پہلی حکمت) ۱۔ آپ کے درجات بلند کرنے (دوسری حکمت) ۲۔ تاکہ آپ سے مسلسل عجائب اور معجزات دیکھ کر لوگ گمراہ نہ ہو جائیں جیسے کہ عیسیٰ اور عزیر علیہما السلام کو خدا کا بیٹا ماننے لگ گئے (تیسری حکمت ۳۔ یہ ہے کہ آپ کی امت کو دین کے بارہ میں سب تکالیف اور شدائد کا سامنا ہو وہ آپ کی تکالیف کو یاد کر کے تسلی حاصل کریں (چوتھی حکمت) یہ تھی کہ آپ کو عام انسانوں کے ساتھ نوعی مشاکلت تھی یعنی بشریت اور آدمی ہونے کے لوازم ان ہی کی طرح تھے۔ باقی آپ کا باطن اور قلب تمام مخلوقات اور ماسویٰ کے تعلق سے قطعاً پاک اور بری تھا۔ آپ کا باطن اور قلب ہر لحظہ اور ہر آن حق کے مشاہدہ میں مشغول تھا۔ آپ کی کیفیت ہر وقت باللہ اور فی اللہ تھی اور آپ کا سب کچھ للہ اور مع اللہ تھا یہاں تک کہ آپ کا کھانا پینا اوڑھنا اور ہر حرکت اور سکون اور ہر کام اللہ ہی کے لئے اور اسی کے حکم سے تھا۔ اور آپ اپنی خواہش سے بولتے بھی نہ تھے وہ صرف اللہ تعالیٰ کی وحی ہوتی تھی۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم یہ شمائل ہیں حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

یہاں سے غالی بدعتیوں کی اس بات کا جواب بھی ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جسم بشری جسم نہ تھا بلکہ جیسے مریم علیہا السلام کے پاس فرشتہ مثالی جسم سے بشر بن کر آیا تھا اسی طرح آپ کا جسم نوری تھا۔ اس لئے کہ مثالی جسم پر یہ انسانی عوارض طاری نہیں ہوتے جیسے زخمی ہونا۔ ورم ہونا۔ بھوک لگنا تھک جانا۔ ان عوارض کا آپ پر طاری ہونا عام انسانوں کے ہم جنس ہونے کی وجہ سے تھا باقی آپ کے قلب مبارک کا کیا حال تھا۔ تو قاضی عیاضؒ۔ امام ترمذیؒ اور مفتی الٰہی بخش کے ان الفاظ کا معنی اہل معنی ہی سمجھ سکتے ہیں کہ آپ کا قلب مبارک ہر وقت باللہ مع اللہ للہ فی اللہ تھا۔ سبحان اللہ تعالیٰ کیا مرتبہ اور کیسا مشاہدہ حق تھا تمام عالم مل کر بھی اس میں مخل نہ ہو سکتے تھے۔ اور پھر ظاہری طور پر بھی ایک وقت ایسا آتا تھا کہ اس میں کسی نبی یا فرشتہ کی گنجائش بھی نہ ہوتی۔

لِيْ مَعَ اللّٰهِ وَقْتٌ لَّا
يَسَعُنِيْ فِيْهِ مَلَكٌ
مُقَرَّبٌ وَّلَا نَبِيٌّ مُّرْسَلٌ (او کما قال)

آپؐ کے اس قرب اور کمال روحانیت و نورانیت کا اثر تھا کہ آپؐ کے عنصری جسد مبارک کے درجہ کا یہ عالم تھا کہ حضرت حکیم الامت مولانا تھانویؒ لکھتے ہیں کہ قبر مبارک کی جو مٹی جسم مبارک سے لگی ہوئی ہے اس کا درجہ عرش سے بڑھ کر ہے۔ دیکھنا کوئی اہلحدیث دوست اس کو شرک قرار نہ دیدے کیونکہ مٹی بھی مخلوق ہے اور عرش بھی۔ اللہ تعالیٰ کا اختیار ہے اپنی جس مخلوق کا درجہ چاہیں بڑھا دیں۔ یہاں اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات میں شریک ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

خاتمہ

کشف و الہام کی اصولی بحث

اس سلسلہ میں تنظیم اہل حدیث نے خواہ مخواہ شدتِ شوقِ اصلاح کا ثبوت دیا ورنہ یہاں اصولی بحث صرف اتنی ہے کہ اولیاء کرام کو کشف و الہام ہوتا ہے یا نہیں اور یہ کہ کشف کی حقیقت کیا ہے اگر یہ بات ثابت ہو جائے کہ کشف و الہام ہوتا ہے تو بحث ہی ختم ہو جاتی ہے۔ پھر کھانے کے حلال و حرام ہونے کی ہو یا کوئی اور۔ اور قریب سے ہو یا دور سے۔ اور جب یہ بات ہو کہ دریافت کا ذریعہ کشف یا الہام ہے۔ اور بغیر اس کے علم نہیں ہوتا تو غیب دانی

باقی بر صفحہ ۱۳

سہ روزہ ترجمان اسلام لاہور
۲۷ ستمبر و یکم اکتوبر ۵۹ء

جمہوریت، آمریت اور شورائی امارت

(غلام غوث ہزاروی)

آج کل ملک میں جمہوریت جمہوریت کا بڑا غلغلہ ہے۔ یہ آوازیں زیادہ تر مودودی قسم کے لوگ اٹھاتے ہیں جن کو اقتدار پر قبضہ کرنے کا سودا سر میں سمایا تھا۔ یا وہ لوگ جو جمہوریت کی آڑ میں پاکستان کے سیاہ و سفید کے مالک ہونے کے بعد اپنے اعمال زشت کے نتیجہ میں بیک بینی و دو گوش سرکاری عمارتوں سے نکال دئے گئے اور ان کو اس اقتدار کی یاد ہمیشہ ستاتی اور دل میں گدگدیاں لیتی رہتی ہے الحمد للہ تعالیٰ علماء اسلام کبھی پروپیگنڈے کی رو میں نہیں بہے اور نہ انہوں نے دین کی راہ حق سے کسی رعب یا عوامی دباؤ کے تحت انحراف کیا ہم اسلامی طرز حکومت اور غیر اسلامی پر ترجمان اسلام کے ادارتی کالموں میں قبل ازیں مفصل بحث کر چکے ہیں جس کو فی الحال دہرانے کی ضرورت نہیں ہے البتہ ہم صفائی سے بلا خوف لومۃ لائم یہ اعلان کرتے ہیں کہ آج کل کی یورپین جمہوریت اسلامی تعلیمات کے قطعاً منافی ہے جس میں بالوں اور راؤں کو گنا جاتا ہے تولا نہیں جاتا اور جس میں آخری فیصلہ ارکان کی اکثریت سے ہوتا ہے چاہے وہ فیصلہ قرآن و حدیث کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان کا سابقہ وضع کردہ آئین قطعاً ناکام ہوا جو چوہدری محمد علی صاحب کی سیادت میں بنایا تو اسلام کے نام سے تھا لیکن اس میں حاکمیت اعلیٰ بجائے اللہ تعالیٰ کے پارلیمنٹ کی اکثریت کو حاصل تھی اور جس میں تذبذب کا یہ حال تھا کہ اگر صدر مملکت کے لئے مسلمان ہونا لازم گردانا گیا تھا تو اس کی غیر حاضری میں اس کے قائم مقام کے لئے یہ شرط نہ تھی اور نہ ہی وزیر اعظم کے لئے یہ شرط تھی جو ملک کی پالیسی اور حکومت چلانے کا اصلی ذمہ دار ہوتا ہے۔

اسلامی تاریخ گواہ ہے کہ اہل اسلام کا نظم و نسق ہمیشہ ایک امیر کے تحت رہا ہے۔ ملک کا قانون اسلام ہوتا تھا لیکن اس کے اجراء اور نفاذ کے لئے یا دوسرے غیر مصرحہ اور غیر منصوص امور کے لئے امیر کا حکم واجب الاطاعت سمجھا جاتا تھا اور آج بھی قرآن پاک کے ارشاد کے مطابق (اطیعوا اللہ و اطیعوا الرّسول و اولی الامر منکم) مسلمان امیر کا حکم اسی طرح واجب التعمیل ہے۔ چاہے وہ فاسق و فاجر ہی کیوں نہ ہو جب تک کہ وہ خدا اور رسول کے خلاف حکم نہ دے۔ اگر خدا نخواستہ ایسا وقت آجائے تو شریعت کے مقابلہ میں اس کے حکم کی تعمیل نہ کی جائے گی مگر بغاوت پھر بھی ناجائز ہو گی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کر کے اپنے آپ کو ابتلا میں ڈال کر حق گوئی ادا کرنا جائز ہو گا مگر بغاوت نہیں کی جا سکے گی۔ تاوقتیکہ امیر صریح طور پر کافر نہ ہو جائے۔ بیشک امیر کو مشورہ کا پابند کیا گیا ہے۔ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ قرآنی ارشاد ہے اسی طرح (وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ) قرآنی اصول ہے۔ کہ مسلمانوں کے امور باہمی مشورے سے طے ہوں۔ لیکن اہل شوریٰ کو عوامی ووٹوں سے منتخب کرنے کا کوئی قاعدہ اسلام میں نہیں ہے اور تجربہ نے ثابت کر دیا ہے کہ اس طرح کرنے سے بیسیوں شرابی۔ بد اخلاق۔ جاہل اور نا اہل منتخب ہو کر ملکی نظام سلطنت کو بازیچہ اطفال بنا دیتے ہیں۔ پاکستان کی موجودہ حکومت نے یہ بالکل صحیح اندازہ لگایا ہے کہ ایک لاکھ عوام کالانعام کسی طرح صحیح نمائندے کا انتخاب نہیں کر سکتے۔

آمریت اس جمہوریت سے جس میں ہر وقت اقتدار بدلنے کا ڈر اور ہر ایک کو اقتدار حاصل کرنے کی خواہش لگی رہتی ہے۔ اور قوم کے بہترین دل و دماغ کا زیادہ وقت باہمی رسہ کشی ہی میں صرف ہوتا رہتا ہے۔ تو وہ آمریت ہی اچھی ہے۔ جو یکسو ہو کر ملک کو شاہراہ ترقی پر گامزن کرا دے ہٹلر نے کس طرح تھوڑے عرصہ میں جرمن قوم کو اس قابل بنا دیا تھا کہ وہ تمام دنیا سے ٹکر لینے کے قابل ہو گئی اور آج خرد شیف اور آئزن ہاور وغیرہ بھی تو جمہوریت کے نمائندے ہیں۔ لیکن عملاً سیاہ و سفید کے مالک اور اسی لئے ان کے ملک انتشار کے شکار ہونے سے بچے ہوئے ہیں اس آمریت میں بھی بڑی غلطی ہوتی ہے۔ کہ آمر چونکہ شوریٰ کا پابند نہیں ہوتا اس لئے وہ کسی بھی وقت اپنی شخصی رائے سے ٹھوکر لگا کر ملک کا بیڑا غرق کر دیتا ہے جیسے ہٹلر اور مسولینی کی پوری کارکردگی آخر کار رائے کی غلطی سے بے نتیجہ ہی نہیں بلکہ تباہ کن ثابت ہوئی۔

شورائی امارت اسی لئے اسلام نے دلائل گننے کا اصول قائم نہیں بلکہ دلائل کو تولنا سکھایا۔ اور بات کو تولتے وقت ارباب حل و عقد اور اہل شوریٰ سے مشورہ کو لازم قرار دیا۔ اور جب بات پکی ہو جائے تمام بحث و تمحیص کے بعد امیر ایک نتیجہ پر پہنچ کر عزم کرلے تو پھر اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے کام شروع کر دیا جائے

وَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ

یہاں صحیح نتیجہ تک پہنچنے کے لئے مشاورت بھی ہے اور نظم و ضبط اور یکجہتی سے عمل کرنے کے لئے امارت بھی۔

بہرحال اسلام نے شورائی امارت ہی کو پسند فرمایا ہے جو جمہوریت اور آمریت دونوں کے نقصانات سے پہلو بچاتے ہوئے دونوں کے فوائد حاصل کر سکتی ہے۔

اس مسئلہ کے بہت سے پہلو قابل بحث ہیں۔ لیکن یہاں صرف اسلامی طرز حکومت کا خلاصہ بیان کر دیا گیا۔ تاکہ اس شورا شوری کے زمانہ میں فرض ادا ہو سکے۔

سرخ نشان والے مہربان

بعض مہربان سرخ نشان دیکھ کر گھبرا جاتے ہیں۔ گھبرانے کی بات نہیں آپ کو ہر طرح کی قربانی کر کے بھی اسلام اور اسلام کی ہر آواز حق کو باقی رکھنا ہے ترجمان اسلام علمائے دین کا پرچہ ہے علماء اسلام اور مدارس دینیہ پر تو اس کی حفاظت لازمی ہے۔ ہر دیندار مسلمان کو ہر معاملہ میں علماء اسلام کی رائے معلوم کرنا اور اسلامی روشنی حاصل کر کے اس کے مطابق راہ عمل تجویز کرنا ضروری ہے۔ ترجمان اسلام کا سارا عملہ قربانی کر کے پرچے کو زندہ رکھے ہوئے ہے۔

آپ بھی سرخ نشان (×) دیکھ کر اپنا چندہ بھیج دیں تاکہ دفتر والوں کو وی پی نہ کرنی پڑے۔

وی پی پر مزید خرچ کرانا یا خود وی پی کروا کر وصول نہ کرنا دفتر پر بھی ظلم ہے۔ اور اپنے اوپر بھی

خط و کتابت کرتے وقت اپنا خریداری نمبر کا حوالہ دینا ضروری ہے ورنہ تعمیل نہ ہو سکے گی۔

(غلام غوث)

بقیہ کرامات و معجزات صفحہ ۲ سے آگے

کی بحث ہی نہیں رہتی۔ اور کسی کو غلط فہمی ہوتی ہے تو ہمارا فرض ہے کہ وہ غلط فہمی دور کریں نہ یہ کہ سرے سے کشف و الہام اور اولیاء کی کرامات سے ہی انکار یا ان کے ذکر پر نکیر کر بیٹھیں جیسے عیسائیوں نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا درجہ بڑھا کر خدا بنا ڈالا۔ اور یہودیوں نے سرے سے ان کی نبوت اور معجزانہ ولادت ہی سے انکار کر کے اپنی آخرت خراب کی۔ حق ہمیشہ افراط و تفریط کے درمیان ہوتا ہے۔

الہام کا ثبوت قرآن پاک سے

ہم پہلے قرآن پاک سے الہام کا اصول ثابت کریں گے پھر قرآن ہی سے اس کی چند مثالیں پیش کریں گے قرآن میں ہے وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِ مَا يَشَاءُ (کہ کسی بشر کی یہ حیثیت نہیں ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس سے باتیں کرے۔ البتہ تین طرح بات ہو سکتی ہے ایک وحی کے ذریعہ۔ دوسرے پردے کے پیچھے سے تیسرا طریقہ یہ ہے کہ کوئی پیغام لانے والا فرشتہ بھیج دے تو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اور اس کی مرضی کے مطابق اس آدمی کو وحی کرے) اللہ تعالیٰ نے کسی بشر سے بات کرنے کے تین طریقے بیان فرمائے پہلا طریقہ یہ ہے کہ وحی کرے یعنی اس کے دل میں بات ڈال دے اس وحی سے مراد مفسرین نے الہام بیان فرمائی ہے گویا پہلا طریقہ الہام ہوا۔ دوسرا یہ کہ غیب سے آواز سنائی دے۔ اللہ تعالیٰ سامنے دکھائی نہ دے پردے کے پیچھے سے بات ہو جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے وادی طویٰ میں بات ہوئی جہاں آگ جیسا چمکارا دیکھ کر ادھر گئے تھے۔ تیسرا طریقہ یہ ہے کہ فرشتہ بھیج کر بات کرے یہ فرشتہ کبھی انسانی صورت میں آتا ہے جیسے حضرت جبرائیل علیہ السلام اکثر دفعہ دحیہ کلبی صحابی کی صورت میں آیا کرتے تھے۔ اور کبھی اپنی صورت میں آتا اور قلب مبارک پر کلام نازل کرتا ہے۔

فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَىٰ قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ

(باقی آئندہ)

Scanned with CamScanner

صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے زمانہ کے ایمان افروز حالات

(قسط نمبر ۵۸)

معزولی کے بعد کے حالات

اس معزولی کا کوئی اثر حضرت خالدؓ کے اوپر نہیں ہوا وہ جس طرح بہ حیثیت سپہ سالار اعظم کام کرتے تھے اسی طرح ایک ماتحت افسر کے لباس میں جانبازی کرتے رہے اگر ان کا عزل یرموک میں ہوا ہے تب تو اس کے بعد فتح دمشق میں جو کارنامے ان کے ہاتھ سے ظہور پذیر ہوئے۔ تاریخ شاہد ہے۔ کہ دنیا میں ایسے واقعات گنتی ہی کے پیش آئے ہوں گے۔ اور اگر عین محاصرہ دمشق میں معزولی ہوئی ہے تو اس معرکہ کا انصرام انہی کے ہاتھوں ہوا اور اس کے بعد مقام فحل میں اسی انداز سے جانبازانہ دادِ شجاعت دی۔ بعدہ امین الامت کے ساتھ حمص کو روانہ ہوئے اور مقام ذی الکلاع پر منزل کی ہرقل کو اس کی اطلاع ہوئی تو توذر کی کمان میں بھاری فوج روانہ کی مروج الروم میں مقابلہ ہو گیا۔

توذر حضرت ابو عبیدہ کے مقابلہ پر ایک حصہ فوج کو زیر کمان شنش رومی کے چھوڑ کر خود دمشق کو مسلمانوں کے قبضہ سے نکالنے کی فکر میں رات کو چل دیا یزید بن ابی سفیان دمشق کے والی تھے ان کو اطلاع پہنچی تو توذر کے مقابلہ کے لئے نکلے اور ایک موقع پر معرکہ کارزار گرم ہو گیا۔ عین اس حالت میں عقب سے حضرت خالدؓ نے آ دبایا اور اس زور سے حملہ کیا کہ دشمن کے بہت کم آدمی جان بچا کر جا سکے توذر بھی مقتول ہوا۔ اس معرکہ کے بعد امین الامت کے ہمرکاب بعلبک حمص، حماۃ، لاذقیہ وغیرہ کو صلحاً یا مقابلتاً فتح کرتے چلے گئے۔ اور ان مقامات حضرت امین الامت نے آپ کو ایک دستہ فوج دیکر قنسرین کی فتح کے لئے بھیجا۔ ابھی مقام حاضرہ پر ہی پہنچے تھے کہ روم کا عظیم الشان لشکر حضرت خالدؓ کے مقابل آ گیا یہ رومی لشکر زیر کمان میناس تھا۔ میناس اس پایہ کا شخص تھا۔ کہ ہرقل کے بعد دوسرے درجہ پر سمجھا جاتا تھا میناس کے ساتھ سخت مقابلہ ہوا رومی لشکر نے بھی داد شجاعت دینے جانبازی کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا اور اسی وجہ سے وہ سب کے سب میدان جنگ میں فنا ہو گئے میناس قتل ہوا۔ اس معرکہ کے بعد ہرقل قیصر روم و شام۔ شام والیشیا کوچک کی حفاظت سے مایوس ہو کر قسطنطنیہ جانے پر مجبور ہوا۔ سابق معرکوں کے بعد قنسرین کے عظیم الشان معرکہ اور قیصر روم کے قسطنطنیہ چلے جانے کی خبر اور حضرت خالدؓ کے نمایاں کارناموں کی حالت معلوم ہوئی تو حضرت عمرؓ نے فرمایا۔

امر خالد نفسہ یرحم الله ابابکرؓ هو كان اعلم بالرجال منی

ترجمہ:۔ خالدؓ نے خود اپنے آپ کو سپہ سالار بنا لیا۔ اللہ تعالیٰ ابوبکرؓ پر رحم فرمائے وہ کام کے آدمیوں کو مجھ سے زیادہ پہچانتے تھے۔

حضرت عمرؓ نے شام میں حضرت خالدؓ کو معزول کر کے حضرت ابو عبیدہ کو سپہ سالار اعظم بنایا تھا اور فتوحات عراق کے مدار اعظم مثنیٰ ابن حارثہ کو جو بعد حضرت خالدؓ کے عساکر عراقیہ کے قائد عام تھے۔ معزول کر کے حضرت سعد بن ابی وقاص کو سپہ سالار مقرر فرمایا تھا حضرت مثنیٰ ابن حالات و واقعات ان کی مافوق الفطرت شجاعت اور ان کی مخلصانہ سعی و جانفشانی، ان کی برکات ظاہری و معنوی کے حالات سے ناظرین کرام بیانات سابقہ میں باخبر ہو چکے ہیں۔

اس موقعہ پر حضرت عمرؓ نے حضرت خالدؓ کی تعریف کرتے ہوئے ان دونوں سپہ سالاروں کی معزولی کی وجہ (جس پر عقل ظاہر بین، ناعاقبت اندیشی یا عدم قدردانی یا خوف فتنہ و اختلاف کا الزام لگا سکتے تھے) بیان فرمائی اور ارشاد فرمایا۔

انی لم اعزلهما عن ريبة ولكن الناس عظموهما فخشيت ان يوكلوا اليهما

ترجمہ:۔ میں نے ان دونوں کو کسی تہمت اور بدظنی کی وجہ سے معزول نہیں کیا بلکہ لوگوں کے دلوں میں ان کی عظمت ان کی تدابیر و شجاعت پر اس قدر اعتماد ہو گیا تھا جس سے اندیشہ تھا کہ خدا تعالیٰ سے نظر اٹھا کر انہیں کی ذات پر نہ سمجھ لیں۔

حضرت فاروق اعظمؓ نے ان دونوں بزرگوں کو معزول کیا جس کے اسباب میں علاوہ بعض مآل اندیشانہ احکام شرعیہ و سیاسیہ کے ان مصالح کا بھی دخل تھا۔ جن اس موقعہ پر ظاہر فرمایا مگر دونوں نے عزل کے بعد وہ نمایاں خدمتیں کیں جن سے ثابت ہو گیا۔ کہ حظ امارہ و لذت، حکومت و نام آوری کو ان کے کاموں میں کچھ دخل نہ تھا اور اسی تجربہ و آزمائش کے بعد آپ کا خیال دونوں کی طرف سے بدل گیا جس کا اقرار علی رؤس الاشہاد آپ نے کیا اور گو اس اقرار کے بعد وہ اپنے سابق درجہ پر واپس نہ کئے گئے اور حاجت بھی نہ تھی کیونکہ ان کے کارنامے دونوں حالت میں یکساں تھے پھر کسی جدید تغیر کی کیا ضرورت تھی تاہم آپ نے اپنی رضامندی اور ان کی عظمت و وقار کا اعلان فرما دیا جس سے ان قلوب کو جن کو بمقتضائے عقل ظاہری کچھ تردد یا خلجان ہونا ممکن تھا اطمینان ہو گیا۔ قنسرین کے حضرت خالدؓ کے ہاتھ پر مرعش فتح ہوا۔ اور اسی طرح بہت سے مواقع میں اپنی تدبیر و شجاعت کے جوہر دکھلاتے ہوئے بیت المقدس کے محاصرہ کے لئے پہنچ گئے اور یہاں سے حضرت عمرؓ کی خدمت میں لکھا گیا کہ بیت المقدس کی فتح آپ کے دست مبارک پر ہو گی آپ نے مدینہ سے بیت المقدس کا قصد فرمایا اور امراء عساکر کو اطلاع دیدی کہ اپنے لشکر پر قائم مقام چھوڑ کر ہم سے جابیہ میں آملیں سوا عمرو بن العاص اور شرحبیل بن حسنہ کے کہ وہ تو اپنی جگہ سے نہ ہلے کیونکہ اندیشہ سخت تھا باقی تمام افسران اعلیٰ جابیہ پہنچ گئے۔

سب سے اول یزید ابن ابی سفیان ابو عبیدہ ابن الجراح اور ان کے بعد خالد ابن الولید گھوڑوں پر سوار آپ کے سامنے اس شان سے آئے کہ حریر و دیباج کا لباس پہنے ہوئے تھے۔ حضرت عمرؓ یہ حالت دیکھ کر سواری پر سے اتر پڑے اور پتھر اٹھا کر امرائے عساکر کو مارنا شروع کیا اور فرمایا کہ تمہاری حالت میں کس قدر تغیر آیا اور تم اپنے خیالات سے اتنی جلد پھر گئے۔ تم اس ہیئت میں میرے سامنے آئے ہو۔ ابھی تو ہی برس سے تم کو اس طرح کا عیش نصیب ہوا۔ اگر دو سو برس کے بعد بھی تم میں تغیر آتا تو میں تمہاری جگہ دوسروں کو مامور کرتا۔ غرض حضرت عمرؓ کو یہ شان تزخرف و تنعم کی ہیئت نہایت مکروہ اور ناپسند معلوم ہوئی آپ کو خیال ہو گیا کہ شام و روم کی عیش پرستی کا اثر ان میں بھی آ گیا۔

حضرت عمرؓ کی ناراضگی کی جب یہ حالت دیکھی تو امراء عساکر نے آگے بڑھ کر عرض کیا۔ امیر المؤمنین یہ لباس تو محض دکھلاوے کے ہیں ورنہ ہم تو مکمل ہتھیار لگائے ہوئے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے سن کر فرمایا اگر یہ بات ہے تو مضائقہ نہیں۔ حضرت عمرؓ نے جابیہ پر قیام فرمایا۔ اور اسی مقام پر بیت المقدس بصلح مسلمانوں کے حوالے کر دیا گیا۔

جب بیت المقدس پر مسلمانوں کا تسلط ہو گیا اور شام کا ملک مسلمانوں کے زیر نگیں آ گیا تو بڑے بڑے شہر امراء عساکر کی ماتحتی و نگرانی میں دیدئے گئے خود سپہ سالار اعظم امین الامت ابو عبیدہؓ تو حمص پر مقیم تھے اور آپ کی ماتحتی میں حضرت خالدؓ قنسرین پر یزید ابن ابی سفیان دمشق پر۔ معاویہ ابن ابی سفیان اردن پر علقمہ بن مجزز فلسطین پر اور ساحل بحر پر عبداللہ ابن قیس غرض حضرت ابو عبیدہ ملک شام کے تمام حصوں پر مشہور افسروں کو متعین فرما کر خود حمص میں مقیم تھے۔

ہرقل ملک شام و روم۔ شام میں مسلمانوں کی فتوحات کا رنگ دیکھ کر قسطنطنیہ چلا گیا تھا۔ لیکن جب حضرت ابو عبیدہ فتح بیت المقدس سے فارغ ہو کر حمص میں مقیم ہو گئے تو اہل جزیرہ نے ہرقل کے قسطنطنیہ پیام بھیجا کہ اگر شام کو واپس لینے کے لئے فوجیں بھیجیں تو ہم بھی معین و مددگار رہیں گے ہرقل کی سمجھ میں یہ بات آ گئی اور اس نے ایک بھاری لشکر کو مقابلہ کے لئے بھیجا۔

علماء کرام کی آمد

آج ۲۹ ستمبر شام کو دفتر ترجمان اسلام میں حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری اور حضرت مولانا عبدالواحد صاحب گوجرانوالہ تشریف لائے اور بمعہ حضرت مدیر صاحب دیر تک تبادل خیالات فرماتے رہے (ابراہیم بیگ ناظم دفتر)

Scanned with CamScanner

مراسلات

پوسٹ ماسٹر جنرل صاحب کے نام

افسوس کہ محکمہ ڈاک کی باقاعدگی انگریزوں کے زمانہ سے ابھی تک بہتر نہیں ہو سکی شکایات کے لئے بھی چاہیے غلطی محکمہ ڈاک کی ہو ٹکٹ (بطور جرمانہ) ہمیں کو لگانا پڑتے ہیں۔ عرض ہے ۳۰ اپریل ۵۹ء کی وی پی کی رقم اب تک ۵ ماہ تک ہمیں وصول نہیں ہوئی جبکہ وی پی وصول ہوکر عرصہ دراز گذر گیا ہے۔ کیا اس کا یہ معنی نہیں ہو سکتا۔ کہ ڈاک والے اس طرح کی رقوم کو اپنے خرچ میں لاکر رعایا کو ناجائز تکلیف دیتے اور نیک نام حکومت کو بدنام کرنے کے جرم کا ارتکاب کرتے ہیں متذکرہ وی پی کے سلسلہ میں مسلسل پانچ ماہ کی یکطرفہ مراسلات کے بعد جب تیس ۳۰ اگست کو نوٹس دیا گیا تب جاکر چیف پوسٹ ماسٹر صاحب کے دستخطوں سے یہ جواب ملا کہ جس قدر جلد ممکن ہو، آپکو رقم ادا کر دی جائے گی۔ مگر رسید ۱۰۲ کی وی پی (مورخہ ۳۰ اپریل) کی رقم اب تک موصول نہیں ہوئی۔ اور (جس قدر جلد ممکن ہو) کے الفاظ کی لاج ابھی تک ڈاکخانوں کے عملہ نے نہیں رکھی۔ کیا جنرل پوسٹ آفس لاہور میں کوئی شعبہ ٹال مٹول کا بھی ہے؟ یا جان بوجھ کر کیا جا رہا ہے۔

(منیجر نعمت طبی ریسرچ لیبارٹری)
عقب شاہ محمد غوث لاہور

پرچہ نہ پہنچنے کی شکایت

ہم قارئین ترجمان اسلام جنکو وقت پر اخبار نہیں پہنچتا مندرجہ بالا شکایت کی طرف متوجہ کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں کہ اخبار دفتر سے باقاعدہ روانہ ہوتا ہے۔ ممکن ہے کوئی ہمدردی یا اور بددیانت آدمی نقصان کرتا ہو۔

آپ مندرجہ بالا مضمون کو بار بار پڑھ کر اپنی تسلی کر لیا کریں۔ بے شک آپ دفتر کو بھی اطلاع دیا کریں۔ مگر ڈاکخانے کا خیال بھی رکھیں اور افسران محکمہ ڈاک کو اخبار نہ پہنچنے کے بارہ میں متوجہ کرتے رہیں

(مدیر)

پہاڑپور ڈیرہ اسمٰعیل خان میں نوٹیفائڈ ایریا کمیٹی کے خلاف جلسہ

آج مورخہ ۱۷ ستمبر ۵۹ء بمقام پہاڑپور مسجد ملاں نذر میں جلسہ زیر صدارت حاجی غلام رسول صاحب منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل ریزولیشن متفقہ طور پر منظور ہوا یہ عظیم الشان اجلاس پہاڑپور نوٹیفائڈ ایریا کمیٹی جو کہ ۳۰ اگست کو لگائی گئی ہے۔ جو کہ عوام کی خواہشات کے سراسر خلاف ہے۔ جس کے متعلق پرزور اپیل کرتا ہے۔ کہ ہمارے قصبہ کی نوٹیفائڈ ایریا کی آبادی تقریباً ساڑھے تین ہزار ۳۵۰۰ ہے جو کہ بہت قلیل آبادی ہے جو کہ نوٹیفائڈ ایریا کمیٹی کا ٹیکس برداشت کرنے کے قابل نہیں ہیں۔

برائے کرم جلد نظر ثانی فرما کر نوٹیفائڈ ایریا کمیٹی پہاڑپور سے معاف فرمائیں۔ اس کی کاپیاں رجسٹری کے ذریعہ افسران کو بھیجی گئی ہیں۔

(از طرف حاجی غلام رسول و حاجی محمد معصوم و غلام رسول پہاڑپور)

تمام خریدار متوجہ ہوں!

ترجمان اسلام سے خط و کتابت کرتے وقت لاہور ۶ ضرور لکھا کریں۔ ورنہ خط پہنچنے میں تاخیر ہو جاتی ہے۔

قلت غلہ سے اہالیان کلاچی کو تکلیف

۱۸ ستمبر جامع مسجد کلاچی میں بعد نماز جمعہ ایک اجتماع میں جناب ڈپٹی کمشنر صاحب ضلع کو مندرجہ ذیل درخواست بھیجنے کی قرارداد پاس کی گئی۔

چونکہ غلہ نہ ملنے سے غرباء شہر کلاچی کو سخت تکلیف ہے اس لئے براہ مہربانی ڈپوؤں کا انتظام کرا کر شکریہ کا موقعہ عنایت فرمایا جائے۔

مندرجہ بالا قرارداد حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کی تحریک پر بالاتفاق پاس ہوئی۔ ۲۰ ستمبر ۱۹۵۹ء عبدالرشید از کلاچی

مغربی پاکستان شہر سرگودھا میں مرض بواسیر کے لئے سب سے بڑے کامیاب گیلانی ہسپتال کو یاد رکھیں

ہر قسم کی بواسیر بادی و خونی کا اپریشن و تکلیف کے۔ چار دن میں گارنٹی کے ساتھ بذریعہ انجکشن و دوائے خوردنی مکمل علاج کیا جاتا ہے۔ دوبارہ شکایت ہونے پر علاج مفت۔

نیز غریبوں کا علاج بھی مفت ہوتا ہے۔ اور امراض چشم کا بھی بہترین علاج ہوتا ہے مریضوں کی رہائش زنانہ۔ بواسیر و دیگر پوشیدہ امراض کے لئے تجربہ کار لیڈی ڈاکٹر کا بہترین انتظام ہے

زیر سرپرستی حکیم و ڈاکٹر عبدالرزاق گیلانی

پتہ گیلانی بواسیری ہسپتال بلاک ۱ سرگودھا

ٹل ضلع کوہاٹ میں اصلاح الرسوم

اسی سال بہ تقریب سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مولانا حاجی حبیب گل صاحب کی تحریک پر انجمن اصلاح الرسوم قائم کی گئی فوری طور پر ایک سو پانچ ممبر بنے دوسرے جمعہ کو پھر میٹنگ ہوئی۔ امید ہے کہ مولانا ممدوح بہت جلد بہترین کارکنوں کا اخباری اعلان فرمادیں گے۔ ۲۲ ستمبر کو محترم میر الدین صاحب کریانہ مرچنٹ ٹل کی دکان پر اہالیان ٹل کا بڑی تعداد میں اجتماع ہوا۔ جس میں انجمن اصلاح الرسوم کے قیام پر مبارکباد دی گئی۔ اور ہر طرح کے اخلاقی و مالی تعاون کا وعدہ کیا گیا۔ انجمن اصلاح الرسوم کو مندرجہ ذیل مشورے بھی دئے گئے۔

(۱) عہدے دار سب دیانتدار اور قابل چنے جائیں۔ اور ایک بہترین پروپیگنڈہ سیکرٹری بھی مقرر کیا جائے۔

(۲) دفتر رسید بکیں اور رجسٹر رکھے جائیں

(۳) ہر گھر سے چار آنے یا مناسب چندہ وصول کیا جائے۔

(۴) ہر ہر محلہ میں رات کو جلسے کئے جائیں جن میں تمام علماء و ممبران اور دارالعلوم کے طالب علم شریک ہوا کریں۔

(۵) لوگوں پر واضح کیا جائے کہ شادی منگنی پیدائش وغیرہ کے موقعہ پر کیا کچھ کیا جائے اور کیا نہ کیا جائے۔

(۶) دختر فروشی وغیرہ برائیوں کو بند کرنے کی سعی کی جائے اور خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف مناسب تہدیدی قدم اٹھایا جائے۔

(۷) علماء اور ائمہ مساجد حضرات کی حمایت حاصل کی جائے اور تمام ممبران اپنے اپنے حلقوں برادریوں اور گھروں میں کوشش کریں اور ممبر بنا دیں (۸) انجمن کے قواعد و ضوابط کی کاپیاں چھپائی جائیں۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ انجمن کو کامیابی عطا فرمائے گا عوام پہلے بھی اخراجات کے بوجھ کے نیچے پس رہے اور رسوم سے تنگ آئے ہوئے ہیں۔ اور بحمد اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ٹل بھی ضلع کوہاٹ بھی مخلص دیندار اور اصلاح معاشرہ کے خواہش مند ہیں۔ فقط

(مرسلہ: نواب خان پروپیگنڈہ سیکرٹری ٹل مرچنٹس ایسوسی ایشن ضلع کوہاٹ)

Scanned with CamScanner

جاپان میں نمونۂ قیامت

جاپان کے بعض مرکزی شہروں میں طوفان آیا ہے۔ جس میں ایک ہزار آدمی ہلاک دو ہزار زخمی اور ایک ہزار لاپتہ ہیں۔ ایک لاکھ مکانات منہدم اور دو لاکھ پانی میں ڈوب چکے ہیں لاکھوں آدمی بے خانماں و دربدر ہیں۔

عبدالمجید صاحب سالک کی اچانک موت

ملک کے مشہور و معروف اور نامور ادیب شاعر اور اخبار نویس عبدالمجید صاحب سالک جب کہ وہ بمعہ اپنے دو فرزندوں اور ایک بہو کے سینما کا سنسر شو دیکھنے جا رہے تھے حرکت قلب بند ہو جانے سے اچانک فوت ہو گئے شہر لاہور اور ملک میں آپ سے ہمدردی کا مظاہرہ ہو رہا ہے۔

فرانسیسیوں کی خرمستی

ٹیونس کے گشتی دستے اور سرحدی چوکی پر فرانسیسیوں نے گولہ باری کر کے دو عربوں کو شہید کر دیا۔ جس پر ٹیونس کی حکومت نے فرانس سے احتجاج کیا ہے۔

روس و امریکہ

آئزن ہاور اور خروشچیف کی گفتگو کے بعد ایک متفقہ اعلامیہ میں کہا گیا ہے۔ کہ بین الاقوامی مسائل طاقت سے نہیں۔ بلکہ پرامن ذرائع سے حل کئے جائیں۔ برلن و جرمنی کے مسئلہ کے حل کے لئے متعلقہ فریقین کی رضامندی کے بعد دوبارہ گفتگو ہوگی۔ امریکہ کے صدر آئزن ہاور آئندہ موسم بہار میں روس کا دورہ کریں گے۔

لنکا کا وزیر اعظم قتل ہو گیا۔

لنکا کے وزیر اعظم کو کسی نے قتل کر ڈالا۔ اور ان کی جگہ نئے وزیر اعظم کا انتخاب بھی ہو گیا جن سے ملک کی تمام پارٹیوں نے تعاون کا یقین دلایا ہے۔

ابھی قتل کے اسباب معلوم نہیں ہو سکے۔ اتنی بات یقینی ہے۔ کہ آج کل وزیر اعظم بننا موت کو دعوت دینا ہے۔

مولانا عبدالستار خان صاحب نیازی کی گرفتاری

مولانا نیازی صاحب کو بعض تقریروں کی بنا پر لاہور میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ابھی تک یعنی ۲۸ ستمبر تک ان کی ضمانت کا فیصلہ نہیں ہو سکا۔

آپ کی گرفتاری مارشل لاء قوانین کے تحت عمل میں لائی گئی ہے۔

متفرق خبریں

ایم اے او کالج کا بہترین اقدام پرویز کی تقریر روک دی

غلام احمد پرویز کو ایم اے او کالج لاہور میں تقریر کرنی تھی۔ مگر عوامی اثرات کے تحت کالج والوں نے اس کو تقریر سے روک دیا ہم کالج کے سٹوڈنٹس اور دیگر حضرات کو مبارکباد دیتے ہیں۔ جنہوں نے ملک کی بہی خواہی کے تحت اپنا پروگرام منسوخ کر دیا۔ اس حقیقت سے کس کو انکار ہو سکتا ہے۔ کہ پرویز کی تقریر سے زیادہ قیمتی اور ضروری بات ملک کا امن و امان ہے۔

اگر کسی کی تقریر یا تحریر سے یہ خطرہ ہو کہ اس سے ملک میں انتشار پیدا ہو سکتا ہے تو حکومت اور حکام قبل از وقت ان کی زبان بندی یا داخلہ بند کر دیتے ہیں۔ پرویز ایک خاص نظریے کا پرچارک ہے۔ جس سے کروڑوں مسلمان مخالف ہیں اور اس کی تقریر اسلام کے خلاف سمجھتے ہیں۔ اگر ہماری حکومت یا کالج والوں نے پراگندگی اور انتشار پھیلنے کو روک دیا تو یہ مبارک اقدام ہے۔

ملکی امن و امان پر نیز رعایا اور حکومت کے درمیان نیک گمان قائم رکھنے پر ایسے ہزاروں پرویزوں کی تقریریں قربان کی جا سکتی ہیں۔

حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ امیر نظام العلماء کی روانگیٔ حجاز

حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ امیر نظام العلماء مغربی پاکستان عمرہ (نفل حج) کی نیت سے دو اکتوبر ۵۹ء کو لاہور سے کراچی روانہ ہو جائیں گے ویزا ہوائی جہاز اور سیٹوں کا انتظام ہو چکا ہے۔

آپ چند دن مکہ معظمہ میں اور چند دن مدینہ منورہ میں گزاریں گے۔ حضرت کی صحت کمزور ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت کو صحت و عافیت میں رکھے۔ آمین یا الٰہ العالمین

مدرسہ دارالفیوض کندھ کوٹ میں عظیم الشان جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

الحمد للہ کہ اس دور الحاد میں منجانب مدرسہ عربیہ اسلامیہ دارالفیوض کندھ کوٹ نزد ریلوے اسٹیشن بتاریخ ۲۸ ربیع الاول ۱۳۷۹ھ مطابق دو اکتوبر ۱۹۵۹ء بروز جمعہ بعد نماز جمعہ و عشاء عظیم الشان جلسہ سیرت النبیؐ ہونا قرار پایا ہے مقامی علماء حضرات کے علاوہ مندرجہ ذیل علماء حضرات نے اپنا قیمتی وقت صرف کر کے تشریف لانے کا وعدہ فرمایا ہے۔ لہٰذا عوام الناس سے پرزور اپیل ہے کہ اس عظیم الشان جلسہ سیرت النبیؐ میں زیادہ سے زیادہ شرکت فرما کر اس جلسہ کو کامیاب بنائیں اور زمانے کے مشہور علماء کرام کے بااثر وعظ سن کر مذہبی بیداری پیدا کریں اور فیوض و برکات سے مالا مال ہوں۔

اسمائے گرامی علمائے کرام حضرات

(۱) زبدۃ الاتقیا حافظ الحدیث والقرآن شیخ المعقول والمنقول عالیجناب حضرت مولانا عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ (خانپور)

(۲) مجاہد اسلام عالی جناب حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ العالی

(۳) رئیس العلماء عالی جناب حضرت مولانا احمد دین صاحب مدظلہ العالی خلیفۂ اول حضرت مولانا مرشدنا ھالیجیوی صاحب مدظلہ العالی۔ علاوہ ازیں نعت خواں حضرات بھی آئیں گے

نوٹ:۔ لاؤڈ سپیکر اور عورتوں کے پردے کا خاص انتظام ہوگا۔ بیرونی حضرات اپنے قیام کے خود ذمہ دار ہوں گے

منجانب اراکین مدرسہ دارالفیوض نزد ریلوے اسٹیشن قصبہ کندھ کوٹ ضلع جیکب آباد (سندھ)

اہل حدیث کے الاعتصام کی شکایت

رسالہ تنظیم اہل حدیث میں حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری مدظلہ کے ارشادات پر تنقید کی گئی تھی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو کھانے کے حلال و حرام کا علم نہ ہوتا تھا تو اور کس کو ہو سکتا ہے۔ تنظیم اہل حدیث کے یہ الفاظ محتاج تشریح نہیں مگر اس کا یہ پہلو نہایت بھیانک ہے کہ اس سے یہ نتیجہ بھی برآمد ہوتا ہے۔ کہ جو شخص یہ کہے کہ بعض اولیاء کو کھانے میں حلال و حرام کا پتہ لگ جاتا ہے گویا وہ ان اولیاء کو سرور کائنات علیہ السلام و الصلوٰۃ پر فضیلت دیتا ہے (العیاذ باللہ)

ہمیں اہل حدیث کے دعویٰ طرز استدلال اور اس نتیجہ سے بھی اختلاف تھا اس لئے ہم نے اہلسنت والجماعت کے مسلک کی تشریح کرنی ضروری سمجھی یہ ایک علمی بحث ہے جس کی ابتداء خود مدعیان اتباع سنت نے کی۔ اب گلے شکوے میں کیا فائدہ۔ اور علمی تحقیق میں کیا نقصان ہے آپ خواہ مخواہ علمی تحقیقات سے اس وہم میں مبتلا ہو گئے۔ کہ اس سے گویا احقر غلام غوث آپ کے اور حضرت مولانا مدظلہ کے تعلقات پر برا اثر ڈال رہا ہے۔ حاشا وکلا۔ یہ مقصد ہرگز نہیں ہے۔ نہ حضرت مولانا مدظلہ کے ظرف عالی میں دوسروں کی طرح تنگی کا امکان ہے۔ وہ ہم خدام کو حکم دیتے اور اصلاح کر سکتے ہیں۔ لیکن ہماری کوئی بات ان کے بلند اصول پر اثرانداز نہیں ہو سکتی۔

میں اپنے محترم دوست مدیر الاعتصام کی اس بدگمانی کا جواب (کہ گویا میں ان کے تعلقات بگاڑ رہا ہوں) اس لئے نہیں دیتا کہ اس میں بہت سے اہل حدیث حضرات کی تنگ ظرفی۔ تعصب اور بے اصولی کا ذکر کرنا پڑیگا جو میں مناسب نہیں سمجھتا۔ ہاں آپ کی آخری بات کا آخری جواب دیدوں کہ میں نے اصل دلائل کا جواب نہیں دیا وہ یہ کہ آپ کو یہ لکھنے سے پہلے باقی قسطوں کا انتظار کرنا چاہیئے تھا۔ جواب چھپ چکے ہیں یہ سمجھنا۔ یا کسی اہل حدیث دوست کا اس وہم میں مبتلا ہونا واقعی بڑا ابتلاء ہے۔ کہ ہماری بات لاجواب ہے۔ علماء دیوبند سے تعاون کی تذکیر اچھی ہے۔ مگر معزز و محترم میں آپ کو ان اہل حدیث کا نام بتا کر رنجیدہ کرنا مناسب نہیں سمجھتا۔ جنہوں نے دیوبندیوں کے مقابلہ میں بدعتی امام کا تقرر کرایا۔ یا وہ مودودی فرقہ والوں سے مل کر علماء حق کی مخالفت کرتے ہیں۔ حالانکہ مودودی صاحب نے اعتقاد حدیث پر جو ضرب لگائی ہے وہ اب تک کسی اور سے نہیں لگ سکتی۔ کیا تقلید کو چھوڑ کر حدیث سے کسی کی برائیاں نیکیاں بن جاتی ہیں

غازی خدا بخش پرنٹر پبلشر نے پنجاب پریس لاہور چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ سے شائع کیا۔

Scanned with CamScanner

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۲ ،   العلماء ورثة الانبياء (الحديث)   ٹیلیفون نمبر

زیر سرپرستی شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ العالی

سہ روزہ

ترجمان اسلام لاہور

قیمت ۲ آنے

جلد (۳) ۲۲ و ۲۶ ذی الحجہ سنہ ۱۳۷۸ھ مطابق ۲۴ جون - ۲ جولائی سنہ ۱۹۵۹ء نمبر ۳/۳۴

اسلامی لائبریری نورپور نورنگا

مقامِ رسالت

تیرا دعویٰ ہے تیرا مسلک قابلِ صد احترام
اے یتیموں اور بیواؤں کے رکھوالے سلام!

[illegible] ہے تیرے رہوارِ مقدس کا غبار   تیرے نقشِ پا ہیں فردوسِ بریں کے لالہ زار
[illegible] کے مقدر پر ہے تیرا اختیار   خالقِ کون و مکاں کے روبرو تیرا قیام
اے یتیموں اور بیواؤں کے رکھوالے سلام!

تیرے کوچے کی ہوا ہے چارہ سازِ رنج و غم   اک نویدِ جانفزا اک مژدۂ ابرِ کرم
تیرے قدموں کی قسم کھاتے ہیں پتھر کے صنم   ظلمتِ دوراں میں شمعِ آگہی تیرا کلام
اے یتیموں اور بیواؤں کے رکھوالے سلام!

تیرے در پر سرنگوں ہیں آفتاب و ماہتاب   تو نے ختم المرسلین کا حق سے پایا ہے خطاب
فکرِ انساں ہو نہیں سکتی وہاں تک باریاب   طائرِ سدرہ کو بھی حاصل نہیں تیرا مقام
اے یتیموں اور بیواؤں کے رکھوالے سلام!

تا ابد روشن رہیں گے تیرے تابندہ اصول   اے خدا کے ماننے والے خدائی کے رسول
بینوا شاعر کے ویرانے میں ہیں دو چار پھول   تیرے ہاتھوں میں بہارِ لالہ و گل کا نظام
اے یتیموں اور بیواؤں کے رکھوالے سلام!

(خاص برائے ترجمان اسلام لاہور)   (ساغر صدیقی)

غازی خدا بخش پرنٹر پبلشر نے پنجاب پریس لاہور میں چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام لاہور بیرون دہلی دروازہ سرکلر روڈ لاہور سے شائع کیا

Scanned with CamScanner

گھر کے بھیدی نے مودودی کا دامِ تزویر تار تار کر دیا!

دین میں حکمت عملی کا مقام

(از مولانا امین احسن صاحب اصلاحی)

(قسط نمبر ۸)

تیسری چیز یہ ہے کہ اس جماعت کے سارے کام میں وہ تدریج و ترتیب ملحوظ ہو جس کا اہتمام انبیاء علیہم السلام نے فرمایا۔ یہ ترتیب و تدریج ہی درحقیقت وہ چیز ہے جس کے اندر اس طریقہ کار کی تمام خوبیاں اور تمام برکتیں مضمر ہیں آپ چاہیں تو اس چیز کو حکمت عملی اور مصلحت سے تعبیر کر سکتے ہیں لیکن اس سے مراد وہ تدریج و ترتیب ہی ہوگی جو دین کی اقامت کے لئے خود دین کے بھیجنے والے نے پسند فرمائی ہے۔ انبیاء کرام اللہ کا دین پہلے لوگوں کے دلوں پر قائم کرتے ہیں جب بہت سے ایسے دل جمع ہو جاتے ہیں جن پر اللہ کا دین قائم ہو چکا ہے۔ تب وہ معاشرہ بننا شروع ہو جاتا ہے جو اللہ کا دین اپنے اوپر قائم کرتا ہے اور جب ایک معاشرہ اللہ کا دین اپنے اوپر قائم کر لیتا ہے تو جو زمین اس معاشرہ کے پاؤں کے نیچے ہوتی ہے۔ اس کے اوپر اللہ کے دین کے سوا دوسرا کوئی دین یا نظام زندگی قائم ہی نہیں رہ سکتا، اگر کوئی اور دین یا نظام زندگی پہلے سے قائم ہوگا تو اس کو اکھڑنا پڑے گا۔ خواہ وہ طوعاً اکھڑے یا کرہاً

لیکن اس تدریج و ترتیب کا التزام و اہتمام بڑا صبر آزما کام ہے۔ اس کے تقاضے وہی لوگ پورے کر سکتے ہیں جن کو انبیاء کی حکمت اور ان کے صبر میں حصہ ملا ہو۔ بے صبر، جلد باز، طالع آزما اور صدارت و وزارت کے حریص لوگوں کا یہ کام نہیں ہے کہ وہ یہ پاپڑ بیل سکیں۔ وہ تو سیدھا طریقہ یہی اختیار کریں گے کہ لاؤ صدارت اور وزارت کی کرسیاں ہمارے حوالے کردو۔ ہم صبح و شام میں اسلامی نظام قائم کئے دیتے ہیں۔ اس طرح کے لوگوں کو یہ بات کچھ اوپری اور انوکھی سی معلوم ہوتی ہے کہ اسلامی زندگی اسلامی معاشرہ اور اسلامی نظام کا آغاز ذکر و فکر کی خلوتوں، تنہائی کی دعاؤں اور مناجاتوں، مسجدوں کے منبروں اور محرابوں اور بندگان الٰہی کے دلوں اور ان کی روحوں کو بیدار کرنے سے ہوتا ہے۔ وہ دیکھتے ہیں کہ ہر چیز تو کیاپی کے قصر وزارت و صدارت سے چلتی ہے تو آخر اسلام اور اسلامی نظام ہی کی یہ خصوصیت کیوں ہوگی کہ وہ اپنے سفر کا آغاز مسجد سے کرے گا اس وجہ سے وہ ان بہت سی چیزوں کا مذاق اڑاتے ہیں جن کی دین میں بڑی اہمیت ہے اور ان چیزوں کی دعوت دینے والوں کو راہب، ملا اور احمق قرار دیتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ یہ لوگ اسلام کی راہ مارنا چاہتے ہیں۔ چھوڑو ان احمقوں اور ملاؤں کو آگے بڑھ کر قبضہ کرلو۔ پارلیمنٹ اور اسمبلیوں پر، اس وقت اسلام کے لئے یہی بڑی [illegible]

کا غزوہ ہے اور اس جنگ کے جیتنے کے لئے توڑ دو ان حدود و قیود کو جو اس مقصد کی راہ میں حائل ہوتی ہیں اس لئے کہ حکمت عملی اور اہون البلیتین کے اصول کا تقاضا یہی ہے۔

میں اپنے ان دوستوں کے اس طرز فکر پر ان کو ملامت کرنا بے سود سمجھتا ہوں۔ اس لئے کہ سوچنے کا ایک انداز یہ بھی ہے ممکن ہے اسلام کی خیر خواہی کے جذبہ ہی کے تحت انھوں نے یہ راہ اختیار کی ہو۔ البتہ میں یہ ضرور کہوں گا کہ یہ کام نہ تو اقامت دین کا کام ہے اور نہ اس کو انبیاء علیہم السلام کے طریقہ اقامت دین سے کوئی نسبت ہے یہ عام سیاسی کھلاڑیوں کے کھیلوں کی طرح کا ایک کھیل ہے جس میں اسلام کے نام کو یا تو محض عوام فریبی کے لئے استعمال کیا گیا ہے یا محض نادانی کے سبب سے اور ساتھ ہی یہ بھی عرض کروں گا کہ جس سبب سے بھی اسلام کے نام کو استعمال کیا گیا ہے یہ اسلام کے اوپر ایک بہت بڑا ظلم ہے۔

مولانا مودودی صاحب کے دلائل کا جائزہ

یہاں تک تو میں نے مسئلہ پر ایک عام اصولی بحث کی ہے۔ اب میں مختصر طور پر مولانا کی ان دو دلیلوں کا بھی جائزہ لینا چاہتا ہوں جو انھوں نے زیر بحث مضمون میں اپنے نقطہ نظر کی حمایت میں پیش کی ہیں۔

مولانا کے نقطہ نظر کو ایک مرتبہ پھر سمجھ لیجئے مولانا یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ اقامت دین کی تحریک چلانے والے قائد کو یہ حق حاصل ہوتا ہے کہ وہ اگر محسوس کرے کہ فلاں چیز جو شریعت میں حرام ہے۔ اگر اس کو گوارا نہ کیا گیا تو اس سے دین کی کوئی بڑی مصلحت فوت ہو جائے گی تو وہ اس حرام کو جائز قرار دے سکتا ہے۔

مولانا کی پہلی دلیل (غیبت اور راویانِ حدیث کی جرح و تعدیل)

اس کے ثبوت میں مولانا فرماتے ہیں کہ دیکھئے مثلاً غیبت شریعت میں کتنا بڑا گناہ کا کام ہے لیکن امت کے سب سے پہلے تمام فقہاء و محدثین نے اس گناہ کے کام کو کار ثواب سمجھ کر بالاتفاق کیا اور تمام امت نے اس کو کار ثواب مانا۔ اس لئے کہ اگر وہ اس برائی کا ارتکاب نہ کرتے تو اس سے بہت زیادہ بڑی برائی یہ لازم آتی کہ دین میں بہت سی وہ باتیں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے داخل ہو جاتیں جو حضور نے نہیں فرمائیں اور اس طرح دین کا حلیہ بگڑ کے رہ جاتا

اس میں شبہ نہیں کہ مولانا کی یہ دلیل بڑی وزنی ہے بشرطیکہ دو باتیں ثابت ہو جائیں۔ ایک تو یہ کہ راویان حدیث پر جرح کرنا غیبت ہے اور دوسری یہ کہ محدثین نے اسی دلیل کی بنا پر اس حرام کام کو کار ثواب ٹھیرایا ہے کہ اگر وہ اس حرام کا دروازہ نہ کھولتے تو دین میں اس سے زیادہ بڑے بڑے حرام داخل ہو جاتے۔

اب آئیے پہلے اس سوال کو لیجئے کیا فی الواقع حضرات محدثین اور فقہاء نے راویوں پر جو جرحیں کی ہیں وہ اس دلیل کی بنا پر کی ہیں جو مولانا نے ان کی طرف سے پیش فرمائی ہیں؟ یعنی ہے تو یہ چیز وہی غیبت جس کو قرآن نے مردہ بھائی کے گوشت کھانے سے تعبیر کیا ہے لیکن محدثین کرام اور ہمارے فقہائے عظام نے اپنے بھائیوں کا یہ گوشت کھانا اس لئے گوارا کیا کہ اگر وہ مولانا کے بقول یہ گھناونا کام نہ کرتے تو دین کا حلیہ ہی بگڑ کے رہ جاتا۔

میرے نزدیک ہمارے محدثین اور فقہاء پر اور ساتھ ہی اسلام پر یہ ایک بہت ہی گھناونی تہمت ہے جو مولانا نے لگائی ہے۔ آخر کوئی فکر سلیم رکھنے والا شخص یہ تصور بھی کیسے کر سکتا ہے کہ ایک ایسے اہم معاملہ میں، جس کے اوپر، خود مولانا ہی کے بقول، دین کے حلیہ کے بننے اور بگڑنے کا انحصار ہو، اسلام جیسا دین کامل، منفی یا مثبت طور پر، تصریح کے ساتھ کوئی حکم نہ دے اور فقہاء اور محدثین کو اس بات پر مجبور ہونا پڑے کہ وہ دین کو ایک بہت بڑے خطرے سے بچانے کیلئے اختیار اہون البلیتین کی آڑ لیں اور غیبت جیسی غلیظ برائی کو "کار ثواب" سمجھ کر اختیار کریں اس کے معنی تو یہ ہوئے کہ اللہ میاں نے پورے دین کو ایک شدید خطرے میں ڈال دیا تھا لیکن وہ تو خیر ہوئی کہ فقہا اور محدثین کو وقت پر سوجھ گئی اور انھوں نے دین کو دین ہی کی [illegible] کر بچا لیا۔ ورنہ غیبت کی یہ تحریم تو سارے دین ہی کو لے ڈوبی تھی۔

معلوم نہیں مولانا کی اس تحقیق کی بنیاد کیا ہے کہ محدثین نے جرح و تعدیل کا یہ عظیم کام جو کیا ہے اختیار اہون البلیتین کے اصول کی روشنی میں غیبت کو جائز کر کے کیا ہے۔ محدثین خود تو یہ بات نہیں کہتے۔ وہ تو اپنے اس کام کو ایک فریضہ دینی و شرعی بتاتے ہیں اور اس کی بنیاد قرآن و حدیث کے متعدد قطعی اور واضح نصوص پر رکھتے ہیں۔ انہوں نے تو کہیں بھی یہ نہیں کہا ہے کہ غیبت کے حرام ہونے کی وجہ سے ہم دین کے تحفظ کی طرف سے سخت مخمصہ میں پڑ گئے تھے۔ بالآخر ایک بڑی مصلحت کے پیش نظر اختیار اہون البلیتین کی کنجی سے ہم نے غیبت کے مقفل دروازے کو کھول لیا۔

جن نصوص پر حضرات محدثین [illegible] عظیم کو مبنی بتاتے ہیں وہ ایک [illegible] سب کا حوالہ دینے میں طوالت ہوگی نص قرآنی کا حوالہ دیں محض اس خیال سے یہ اللہ تعالےٰ کی مہربانی سے قرآن مج[illegible] میں ہے جس میں غیبت کی جو [illegible] ارشاد ہے۔

یا ایہا الذین ا[illegible]
بنبأ فتبینوا [illegible]
اے ایمان وا[illegible]
کوئی خبر لے کر آ[illegible]

اس نص قرآنی میں [illegible] پوری امت کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ خبر اور روایت کے قبول کرنے میں مسلمانوں کو بے احتیاط نہیں ہونا چاہیئے۔ خبر اور روایت صرف وہی قابل قبول ہے جس کے پہنچانے والوں کی دیانت، احتیاط، ثقاہت، معاملہ فہمی، راست بازی مشہور و معروف ہے۔ اگر ذرا بھی شبہ ہے کہ راوی غیر محتاط اور غیر ثقہ ہے اور خبر کی اہمیت رکھنے والی ہے تو راوی اور روایت دونوں کی ہر پہلو سے تحقیق کرو

اب غور کیجئے کہ اگر یہ حکم قرآنی موجود ہے اور کوئی روایت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی قول یا فعل یا تقریر سے متعلق (جن کی ہر چیز پوری امت کے لئے قانون اور ہدایت کی اہمیت رکھتی ہے) کسی محدث یا فقیہ کے سامنے آتی ہے تو وہ کیا کرے گا؟ یہی تو کرے گا کہ اگر راوی اپنی ثقاہت و عدالت کے لئے مشہور ہے تو اس کو قبول کرے گا۔ اور اگر راوی مجہول ہے، یا مبتدع ہے یا فاسق ہے یا کسی اور پہلو سے اس کی ثقاہت و عدالت مشتبہ ہے تو اس کی

(باقی صفحہ ۵ پر)

Scanned with CamScanner

صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے زمانہ کے ایمان افروز حالات

(از مولانا حبیب الرحمان صاحب مرحوم مہتمم دارالعلوم دیوبند)

(قسط نمبر ۴۶)

حضرت خالد بن الولیدؓ کے حالات میں

جس قدر انقلابات اور جتنے تغیرات ہوئے ہیں کم کسی فرد کی ذات واحد میں ہوئے ہوں گے کبھی وہ مسلمانوں کے مقابلہ میں دادِ شجاعت دیتے ہوئے نظر آتے ہیں اور کبھی اسلام کی حمایت میں سربکف میدان کارزار میں دکھلائی دیتے۔ اور اسلام و مسلمانوں کو سخت خطرناک مواقع سے صحیح سالم نکال لاتے ہیں اور اپنی جبلی فراست و دانائی کی بدولت سرداری کا علم اٹھا کر نفس عصام سوّدت عصاماً (عصام نے نفس نے کو سردار بنا دیا) کا ثبوت دیتے اور ...د کا خطاب پاتے ہیں اور کبھی سپہ سالا... ...اس میں نمودار ہو کر ممالک فارس و ... ...ٹ کرتے اور اسلامی دائرہ کو ... ...تے ہیں اور کبھی وہی شخص جو ... ...ہے جس سے ایک اشارہ ... ...ت اور ایک آواز پر جد... ...ے کو تیار ہیں۔ خلیفہ ... ...ہو کر جرنیل اعظم کے درجہ ... ...ہی کے درجہ پر پہنچا ... ...طاعت و انقیاد ... ...ہ مردانہ و ... اور جاں نثاری میں ذرہ برابر فرق نہیں آتا یہ وہ حالات ہیں جن سے پہلے عنوان پر ایک نہیں بہت سے دلائل قائم ہوتے ہیں اس لئے ہم حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے تمام حالات دکھلا کر آخر میں دکھلائیں گے کہ اسلامی تعلیمات کو قلب خیالات و انقلاب حالات میں کتنی کچھ تاثیر تھی، اور اسلام افراد عالم کو آیا بجبر و اکراہ اپنی طرف کھینچتا تھا یا اس کے جذبات و اثرات صادقہ تھے جس کا ذوق حاصل ہوتے ہی آدمی سب خیالات سے بالاتر واقع ہو کر اسلام کا شیدائی بن جاتا تھا۔ نہ اس کے اندر خود بینی باقی رہتی تھی نہ خود آرائی نہ وہ ستائش کا خواہاں رہتا نہ جاہ و عزت کا جویاں نہ ملک داری اس کو مطلوب رہتی تھی نہ جہانبانی کا ذوق اس کے دل میں باقی رہتا تھا۔ اس کے قلب میں سوائے اسلام اور اس کے کمالات کے کسی چیز کی ہوس ہی نہ رہتی تھی۔ ہمیں توقع ہے کہ ناظرین حضرت خالدؓ کے حالات کو تاریخی حیثیت سے نہ دیکھیں گے بلکہ اس نظر سے دیکھیں گے کہ اسلام کی تعلیم میں کیا مقناطیسی اثر تھا۔ وہ کس طرح انسان کے تمام قویٰ ذہنی و دماغی اعضاء و جوارح کو اپنا تابع بنا لیتے تھے حضرت خالدؓ کے حالات اسلامی تعلیمات اور اس کے پاک اثر کے مکمل نمونہ ہیں اور اسی بنا پر ہم آپ کے حالات کو چار حصوں پر منقسم کرتے ہیں۔ حصہ اول زمانہ جاہلیت۔ حصہ دوم زمانہ اسلام تا وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ حصہ سوم زمانہ امارت و نیابت عساکر اسلامیہ۔ حصہ چہارم معزولی و برطرفی و لاینت کا زمانہ۔ ہر چہار حصوں کے حالات چونکہ ہم تفصیل سے بیان کریں گے۔ اس لئے بعض واقعات ایسے جو ضمناً بیان سابق میں آ چکے ہیں مکرر بھی بیان کر دیے جائیں تو کچھ ہرج نہیں۔

حصہ اول زمانہ جاہلیت

نسب شرافت خاندانی

خالد بن الولیدؓ قریش مکہ کے ان خاندانوں میں سے تھے جو اپنی شرافت نسبی و کمال حسبی میں ممتاز سمجھے جاتے تھے آپ بنی مخزوم کے ایک رکن رکین ابوجہل بن ہشام بن المغیرہ اور آپ ایک ہی خاندان سے تھے۔ آپ تیسری پشت میں ابوجہل کے ساتھ مل جاتے ہیں کیونکہ آپ خالد بن الولید بن المغیرہ ہیں۔ مغیرہ میں آپ اور ابوجہل دونوں جا ملتے ہیں۔

اس اشتراک خاندانی اور قرب نسب سے اس عداوت کا اندازہ بھی ہو سکے گا جو خالد بن الولید کو ذات اقدس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور خاندان نبوت سے ہونی چاہیئے تھی قریش مکہ تمام قبائل عرب خواہ اولاد ربیعہ سے ہوں یا مضر سے اور جزیرہ نما عرب کے کل خطوں کے جن میں حجاز و یمن و نجد وغیرہ سب ہی داخل تھے مطاع اور واجب التسلیم بزرگ سمجھے جاتے تھے۔ تمام اقوام عرب کا رجوع اپنے معاملات میں ان کی طرف تھا۔ موسم حج میں عرب کے تمام قبائل اپنی سب خانہ جنگیوں کو بالائے طاق رکھ کر مکہ کی سرزمین پر جمع ہو جاتے۔ اور برادرانہ میل جول رکھتے تھے قریش مکہ بیت اللہ کے متولی اور محافظ تھے اور بیت اللہ کی ہی بدولت تمام عرب کو اس قدر امن و اطمینان نصیب تھا کہ چار مہینوں میں جن کو اشہر حرم کہتے ہیں بلا خوف و خطر سفر کرتے تھے ان ہی مہینوں میں ان کے بڑے بڑے مشہور بازار لگتے تھے جہاں جمع ہو کر وہ تجارتی کاروبار اور تبادلہ خیالات کرتے ایک قبیلہ دوسرے کے حالات سے واقف ہوتا اور اسی جگہ مشاعروں کی مجلسیں منعقد ہوتیں اور ہر خطیب و شاعر اپنے فن کا کمال دکھلاتا تھا غرض اگر غور و انصاف سے دیکھا جائے تو ملک عرب کی زندگی اور بقا صرف بیت اللہ اور قریش مکہ کی وجہ سے تھی اگر ان کو اس قدر امن و اطمینان کے دن کبھی سال بھر میں نہ ملا کرتے تو کوئی صورت عرب کی آبادی کی نہ تھی ادھر تو ان کی وحشیانہ خونخواری اس درجہ بڑھی ہوئی تھی کہ ہر ایک قبیلہ دوسرے کی صورت سے بیزار، دوسرے آمد و رفت کے سلسلے منقطع، تجارت درآمد برآمد ہو تو کیونکر پھر ان کو اسباب معیشت مہیا ہونے کی صورت ہوتی تو کیا ہوتی۔ ان تمام وجوہ سے قریش مکہ کی قدر و منزلت تمام عرب کے قلوب میں جاگزین تھی۔ بیت اللہ تمام عرب کا قبلہ تھا۔ گو عرب کے ہر قبیلہ میں جدا جدا بت موجود تھے جن کی وہ عبادت کرتے تھے مگر خانہ کعبہ سے کوئی مستغنی نہ تھا حج صرف بیت اللہ ہی کا کیا جاتا تھا اور قریش بیت اللہ کے متولی و محافظ ہونے کی حیثیت سے مشائخ اور آئمہ کا درجہ رکھتے تھے اور عقول و تجربہ کے اعتبار سے قابل تقلید تھے اکثر لاینحل معاملات قریش مکہ کے سامنے پیش ہو کر طے ہوتے تھے۔ اور مشکل امور میں عرب کا رجوع قریش کی طرف ہوتا تھا۔ قریش مکہ کو سال بھر میں ایک مرتبہ کل عرب کی میزبانی بھی کرنی پڑتی تھی جس کو وہ نہایت خوشی، مسرت اور فخر کے ساتھ برداشت کرتے تھے گویا ان تمام اعتبارات سے قریش مکہ کل عرب کے مرجع تھے اور ان کی روحانی و مادی حکومت تمام قبائل کو شامل و حاوی تھی۔ اسی مضمون کی طرف اشارہ ہے حدیث شریف میں الناس تبع لقریش فی ھذا الشان مسلمھم تبع لمسلمھم وکافرھم تبع لکافرھم متفق علیہ (تمام لوگ تابع ہیں قریش کی شان میں یعنی امارت وغیرہ کے بارہ میں مسلم تابع ہیں مسلم قریش کے اور کافر تابع ہیں کافر قریش کے) قریش مکہ بہت سے شریف اور عالی خاندانوں میں منقسم تھے اور اس نے اپنی مذہبی اور ملکی حکومت و اقتدار کو جمہوریت کی ترکیب پر قائم کر رکھا تھا اور اس جمہوریت کی صدارت بنی ہاشم کے ہاتھ میں تھی جتنی عظیم الشان خدمات ان کے سپرد تھیں جن سے ان کا امتیاز و شرف قائم تھا ان کو باہم تقسیم کر رکھا تھا۔ ایک خاندان دوسرے خاندان سے اس بارہ میں مزاحمت نہیں کرتا تھا اور اس طرح یہ ان کا نظام نہایت سکون و اطمینان کے ساتھ قائم تھا۔

تفصیل اس کی یہ ہے کہ قصی بن کلاب نام کے جد امجد کو جب تمام قریش مکہ کی ریاست و حکومت مل گئی ان کی سرداری بلا اختلاف تسلیم کر لی گئی تو قصی کی اولاد میں عبدالدار باعتبار عمر کے سب سے بڑے تھے مگر شرافت ذاتی اور اخلاق کی خوبیوں میں چھوٹے بیٹے عبد مناف و مطلب بہت کچھ فائق تھے باپ نے دیکھا کہ یہ دونوں تو اپنی ذاتی خوبیوں سے برتری حاصل کر لیں گے۔ اور خیال کیا کہ عبدالدار کو ظاہری مناصب سے کیوں ان کا ہمسر بلکہ فائق بنا دیا جائے اس بنا پر اپنی تمام تمام مناصب عبدالدار کے سپرد کر دیئے قصی کے ہاتھ مناصب ذیل تھے:۔ سقایۃ الحاج یعنی حجاج بیت اللہ کو اپنے ہاتھ سے چاہ زمزم کا پانی پلانا تھا۔ کوئی شخص باختیار خود اپنے ہاتھ سے لیکر زمزم کا پانی نہیں پی سکتا تھا۔ رفادہ یعنی حجاج کی میزبانی۔ موسم حج میں قریش مکہ خاص ٹیکس اس غرض کے لئے قصی کو ادا کرتے تھے اور اس میں وہی مال دیتے تھے جو بالکل حلال و طیب ہو ظلم و غصب سے حاصل کیا ہوا نہ ہو۔ حجابۃ یعنی بیت اللہ کی کلید برداری کہ کوئی شخص بغیر ان کے اذن کے بیت اللہ میں داخل نہ ہو سکے۔ یہ تینوں منصب مذہبی تھے۔ قیادۃ معرکوں کے وقت فوجوں کی کمان کرنا یعنی عساکر قریش کے کمانڈر انچیف یا سپہ سالاری کا عہدہ۔ لواء یعنی علم برداری معرکوں کے وقت فوجی جھنڈا بھی انہی کے ہاتھ میں ہوتا تھا۔ دارالندوہ یعنی مجلس شوریٰ کی قومی عمارت جس کو دارالعوام یا پارلیمنٹ کے الفاظ سے تعبیر کر دیا جائے تو نامناسب نہ ہوگا۔

قریش کے تمام امور عظام اور مہم کام اس مجلس میں طے ہوتے تھے۔ خواہ کسی سے معرکہ آرائی کا مسئلہ ہو یا باہمی معاملات کا تصفیہ یا تمدن وغیرہ کے مسائل۔ کوئی معاملہ جس کا تعلق قریش کے عام افراد سے ہوتا سوا دارالندوہ کے کہیں طے نہ ہو سکتا تھا کوئی شخص اگر بالا بالا کسی معاملہ کو طے کر لیتا تو وہ قابل اعتبار نہ سمجھا جاتا تھا۔ قریش میں کسی کا نکاح ہو تو وہ بھی دارالندوہ ہی میں ہوتا تھا۔ کوئی لڑکی بالغ ہو جاتی تو دارالندوہ میں حاضر کی جاتی تھی اور اس کو ...

پچھلے صفحہ کا بقیہ

کرتا پہنایا جاتا جو علامت بلوغ سمجھا جاتا تھا۔ اور اس کے بعد وہ پردہ میں بیٹھ جاتی۔ محاربات کے وقت علم جنگ بھی اہر مجلس کی رائے سے اہل و قابل شخص کے سپرد کیا جاتا تھا۔ غرض تمام ملکی و مذہبی اختیارات کی باگ قصی کے ہاتھ میں تھی جس کو اس نے اپنے فرزند کلاں عبدالدار کے سپرد کر دیا لیکن یہ نامنصفانہ فیصلہ دیر تک قائم نہیں رہ سکتا تھا۔ عبدالدار کی زندگی میں تو کسی نے منازعت نہ کی لیکن جب عبد مناف مطلب اور عبدالدار کی وفات ہو چکی تو ان کی اولاد میں نزاع قائم ہوا۔ عبد مناف کی اولاد ہاشم و عبد شمس اور مطلب کی اولاد ایک طرف ہو گئی اور عبدالدار کی اولاد ایک جانب۔ فریقین نے باہم اپنے اپنے طرفداروں کے ساتھ مل کر معاہدے کئے کہ جب تک فیصلہ نہ ہو جائے ساتھ نہ چھوڑیں گے۔ بنی عبد مناف اور ان کے رفقاء بنو زہرہ بنو اسد۔ بنو تیم۔ بنو الحارث مطیبون کہلاتے ہیں کیونکہ انہوں نے خوشبو کا پیالہ درمیان میں رکھ کر اور ہر ایک نے اپنا ہاتھ اس میں ڈال کر عہد و پیمان کیا تھا اور بنی عبدالدار مع اپنے حلیفوں بنی مخزوم و بنی سہم۔ بنی جمح اور بنی عدی کے لعقۃ الدم کہلاتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے ایک بڑے برتن کو خون سے بھر کر اور اس کو چاٹ کر معاہدہ کیا تھا لڑائی کے ٹھن جانے میں کچھ کسر باقی نہ رہی تھی۔ مگر پھر باہم اس پر صلح ہو گئی کہ سقایہ، رفادہ، قیادہ تو بنی عبد مناف کے ہاتھ میں رہے اور حجابۃ و لواء بنی عبدالدار کے قبضہ میں۔ دارالندوہ مشترک رہے۔ کیونکہ یہ قومی مجلس تھی اس کو کسی کے لئے خاص کرنا مصالح عامہ کے منافی سمجھا اس طرح صلح و صفائی ہونے کے بعد ہر ایک جماعت اپنے اپنے مناصب پر قائم ہو گئی۔ بنی عبد مناف کے جو مناصب متعلق تھے ان میں قیادۃ تو عبد شمس اور اس کی نسل کے یہاں منتقل ہوتی رہی اور سقایہ و رفادہ ہاشم اور ان کی اولاد میں اور اس کے ساتھ بوجہ اسکی خاص اقتدار اور مذہبی شرافت و اخلاق حسنہ کے جو عبدالمطلب کے ساتھ مخصوص سمجھے جاتے تھے منصب رفادہ بھی ان کو حاصل ہوا یعنی سلاطین اور اکابر مملکت ملت کے درباروں میں نیابتاً شاہ قریش کی حیثیت سے جا کر گفتگو کرنا بھی ان کے سپرد تھا۔ چنانچہ جب ابرہہ اہل مکہ کو تباہ کرنے اور بیت اللہ کی بنیاد اکھاڑنے کیلئے ہاتھیوں کا لشکر لے کر چڑھا اور راستہ میں جب دو اور اس کا لشکر اصحاب فیل کہلاتے ہیں تو عبدالمطلب ہی اس کلام کے لئے منتخب ہوئے تھے کہ قریش کے قائم مقام بن کر ابرہہ سے گفتگو کریں۔

قیادۃ کا تعلق بنی عبدالدار سے تھا اسی کی خروج میں قبہ اور اعنۃ الخیل بھی تھا جو خالد بن الولید کے متعلق ہو گیا۔ گو خالد بن الولید بنی عبدالدار میں سے نہ تھے مگر ان کے حلفاء یعنی بنی مخزوم میں سے تھے منصب قبہ کا حاصل یہ تھا کہ قریش کو جب کبھی معرکہ کارزار کا موقعہ ہوتا تو ان کو ایک فوجی ٹیکس دینا پڑتا تھا اور ایک بڑا خیمہ اس غرض کے لئے نصب کیا جاتا تھا کہ اس فنڈ کا روپیہ اس میں جمع کیا جائے۔ اس خدمت کی سربراہی خالد بن الولید کے سپرد تھی۔ خیمہ کھڑا کرنا۔ روپیہ کا وصول کرنا۔ اس کو جمع کر کے جنگ کے مصارف میں صرف کرنا انہیں کے متعلق کیا اور یہ خدمت جس قدر عظیم الشان تھی ظاہر ہے۔ قریش کا اپنی عزت و وقار کو قائم رکھنا دوسری اقوام کی دست درازی سے محفوظ رہنا اسی پر موقوف تھا۔ اعنۃ الخیل کی خدمت کا حاصل یہ تھا کہ جب لڑائی ٹھن جائے تو کسی منتخب دلیر و جوانمرد کے ہاتھ میں فوج سوارہ کی کمان دے دی جائے حقیقت میں یہ دونوں خدمتیں باوجود جلیل القدر ہونے کے منصب قیادۃ کے ماتحت تھیں۔ گویا بنی عبدالدار نے اپنی مفوضہ خدمت کے ایک حصہ کو خالد کے سپرد کر دیا تھا۔ اس تشریحی بیان سے واضح ہو گیا کہ خالد بن الولید زمانہ جاہلیت میں کیا کچھ اقتدار رکھتے تھے۔ ان کی شجاعت، حسن تدبیر، فنون جنگ کی تدابیر پر قریش کو کس قدر اعتماد تھا۔ (باقی آئندہ)

صفحہ ۲ کا بقیہ

بھی اور اس کی روایت کی بھی تحقیق کرے گا اگر تحقیق کی کسوٹی پر جانچنے کے بعد اس کو قابل قبول پائے گا تو قبول کرے گا ورنہ اس کو رد کر دیگا یہ نص قرآنی ہے جس کے تحت محدثین اور فقہا نے ہر غیر مشہور راوی کو جانچا اور پرکھا اور اس کے ہر عیب و ہنر کو واضح اور بے نقاب کیا ہے۔ اس آیت میں روایت قبول کرنیوالوں کے لئے بھی رہنمائی ہے اور روایت کی ذمہ داری اٹھانے والوں کے لئے بھی تنبیہ ہے کہ جو شخص کسی اہم معاملہ میں کوئی روایت کرنے کے لئے اٹھے وہ اس بات کو اچھی طرح سمجھ کے اٹھے کہ وہ پوری امت کے دین و ایمان کے معاملہ میں دخیل ہو رہا ہے اس وجہ سے اس کو یونہی نہیں گزر جانے دیا جائے گا بلکہ پوری امت کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ ہر پہلو سے اس کی امانت و دیانت اور اس کے علم و حافظہ کو جانچے اور پرکھے قرآن و حدیث میں اس کے ہم معنی اور بھی نصوص ہیں اور محدثین صاف الفاظ میں کہتے ہیں کہ تم انہی نصوص کی تعمیل میں راویوں کی جرح و تعدیل کی ذمہ داری لیتے ہیں۔ لیکن مولانا فرماتے ہیں کہ محدثین نے دین کے تحفظ کے پیش نظر غیبت جیسی حرام چیز کو حلال کیا۔ دیکھئے کہ اپنی بات کی پیچ آدمی کو کہاں سے کہاں لے جا کے پھینکتی ہے اور جب وہ خود کوئی غلطی کر گذرتا ہے تو اپنے ساتھ کیسے کیسے لوگوں کو اس غلطی میں شریک اور حصہ دار ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے

مولانا کی یہ عادت ہے کہ جب وہ اپنی کسی غلطی کی تصویب پر کمر باندھ لیتے ہیں تو اس وقت تک کمر نہیں کھولتے جب تک اس کو کھینچ کے بھینس بنا کے نہ رکھ دیں۔ اس وجہ سے مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ یہ نہ فرما دیں کہ جب اللہ میاں نے سورہ حجرات ہی میں غیبت کی حرمت بیان کی اور اس میں راویوں پر جرح کرنے کا حکم بیان کر دیا تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ (العیاذ باللہ) اللہ میاں کو عملی سیاسیات کے تحت خود بھی اختیار اہون البلیتین کے اصول سے کام لینا پڑا۔ چنانچہ جس غیبت کو ایک آیت میں حرام ٹھہرایا اسی غیبت کو اس دوسری آیت میں جائز کر دیا۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ کے حق تحریم و تحلیل پر تو کسی کو مجال اعتراض نہیں البتہ مجھے اگر اعتراض ہے تو مولانا کے حق تحریم و تحلیل پر ہے۔ تاہم مولانا کی تفہیم کے لئے میں چاہتا ہوں کہ اس تبیین میں جس پر راویوں کے جرح و تعدیل کی اساس ہے، اور غیبت میں، جو قرآن میں حرام قرار دی گئی ہے، جو بنیادی اور اصولی فرق ہے وہ واضح ہو جائے۔

قرآن مجید اور احادیث میں جن چیزوں کو غیبت قرار دیا گیا ہے ان سب کو سامنے رکھ کر اگر غیبت کی تعریف کی جائے تو اس کی تعریف یہ ہو گی کہ آدمی کسی کے پیٹھ پیچھے اس کی کسی واقعی برائی کا، اس کی تحقیر و تذلیل کی نیت سے، چرچا کرے اور ساتھ ہی اس بات کا خواہشمند ہو کہ جس کی وہ برائی بیان کر رہا ہے اس کو اس کے فعل کی خبر نہ ہو۔"

اب مختصر طور پر اس تعریف کے تمام اجزا کی وضاحت بھی سن لیجئے تاکہ بات اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے۔

"پیٹھ کے پیچھے" کی قید اس لئے لگی ہوئی ہے کہ آدمی کے منہ پر اگر اس کی کسی برائی کو بیان کرنا بھی غیبت بن جائے تو آپ کا کسی کو اس کی برائی پر نصیحت کرنا بھی غیبت میں شامل ہو جائے گا۔ حالانکہ یہ چیز بالاتفاق نہ صرف یہ کہ جائز ہے بلکہ ایک مسلمان کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے دوسرے بھائی کو اس کی غلطیوں اور کمزوریوں پر ٹوکتا اور نصیحت کرتا رہے۔ حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لئے بمنزلہ آئینہ کے ہے

"واقعی برائی" کی قید کا یہ مطلب ہے کہ اگر وہ برائی فی الواقع اس کے اندر نہ ہو بلکہ محض جھوٹ موٹ اس کی طرف منسوب کی جا رہی ہو تو یہ چیز جیسا کہ حدیث میں وارد ہے۔ غیبت سے گذر کر بہتان کی حیثیت اختیار کر لیتی ہے۔

"تحقیر و تذلیل کی نیت" کی قید کا فائدہ یہ ہے کہ اگر یہ قید اٹھا دی جائے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ اگر آدمی کو کسی ضرورت سے کسی کا حلیہ بیان کرنا پڑ جائے کہ اس کا رنگ سانولا ہے اس کی ناک چپٹی ہے۔ اس کی ایک آنکھ زخمی ہے تو یہ چیز بھی غیبت میں شامل ہو جائے گی حالانکہ یہ چیز غیبت نہیں ہے۔ بلکہ یہ چیز (پہچانے کے مفہوم میں) اس کی تعریف ہے

(باقی آئندہ)

اعتذار

بعض اہم مجبوریوں کی وجہ اس
صرف چار صفحات کا شائع ہو رہا ہے
تعالیٰ آئندہ یہ کمی پوری [illegible]

دواخانہ [illegible]

خاص [illegible]

مقوی بدن [illegible]
کو درست کر کے [illegible] کو طاقت دے۔ ہر عمر [illegible] کر سکتا ہے قیمت۔۔ گولی چھ روپے۔

اکسیر ذیابیطس۔ پیشاب کی کثرت اور پیشاب میں شکر کے لئے اکسیر ہے تین قسم کی گولیاں استعمال کرنی پڑتی ہیں تین مہینے بھر سے زیادہ استعمال کرنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ قیمت ہر سہ ادویہ برائے ایک ماہ بیس روپے (علاوہ)

سرمہ مقوی البصار۔ سوائے موتیا کے آنکھ کی تمام امراض کے لئے مجرب ہے قیمت فی شیشی آٹھ آنے۔ دو شیشی سے کم وی۔ پی نہ ہو گا۔

دوائے جریان و احتلام۔ قیمت فی مریض کے لئے دس روپے (علاوہ)

چنبل کی مجرب دوا۔ جو چنبل کسی علاج سے اچھی نہ ہوتی ہو۔ اس کے لئے دس دن کی دوا قیمت دس روپے (علاوہ)

بواسیر کا علاج بغیر اپریشن۔ یہ کھانے اور لگانے کی دوا ہے۔ دس پندرہ دن تک استعمال کی جاتی ہے قیمت ایک آدمی کے لئے بیس روپے امیروں سے [illegible] روپے۔ منگانے کی دوا قابل برداشت ہو گی۔ (ملنے کا پتہ)

دواخانہ فیض عام [illegible] ضلع ہزارہ